فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا
نوائے
افغان جہاد
جمادی الاول ۱۴۳۳ھ
اپریل 2012ء
افغانستان میں جلتے اوراقِ قرآنی
محشر کے روز رب کو تم کیا جواب دو گے؟؟؟

حضرت خالدؓ بن ولید کی جانب سے اہل مدائن کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''خالد بن ولید کی جانب سے اہل فارس کے صوبہ داروں کے نام!

جس نے ہدایت کا اتباع کیا اس پر سلام ہو۔ اما بعد! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے تنہا ساری جمعیت کو بکھیر دیا اور تمہارا ملک چھین لیا اور تمہاری تدبیروں کو کمزور کر دیا۔ (لکھنے کی اصل) بات یہ ہے کہ جو آدمی ہماری طرح نماز پڑھے گا اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے گا اور ہمارے ہاتھوں کا ذبح کیا ہوا جانور کھائے گا...... وہ مسلمان شمار کیا جائے گا، اسے بھی وہ حقوق ملیں گے جو ہمیں حاصل ہیں۔ اور اس پر بھی وہ تمام ذمہ داریاں عائد ہوں کی جو ہم پر ہیں۔ جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو میرے پاس گروی کی چیزیں بھیجو (تا کہ معاہدہ مستحکم ہو) اور اس بات کا یقین رکھو کہ ہم تمہاری تمام چیزوں کے ذمہ دار ہیں ورنہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبوُد نہیں ہے! میں تمہاری طرف ایسی جماعت بھیجوں گا جو موت سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی تم زندگی سے کرتے ہو''۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵،شمارہ نمبر۴

جمادی الاول ۱۴۳۳ھ اپریل 2012ء

’’اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح چلنا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کمان یا ایک چابک کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہت رہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی اہل دنیا کی جانب جھانک ہی لے تو ان کے درمیان کی ہر شے روشن اور اس کی مہک سے معطر ہو جائے اور اس کے سر کی تو اوڑھنی بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے‘‘۔(صحیح بخاری)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع ’نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت ازبام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

قرآن مجید کی بے حرمتی، مجاہد افغان قوم کا انتقام......امت کے لیے نشان راہ

حق تو یہ ہے کہ مسلمانانِ افغانستان نے حاملین قرآن ہونے کا حق ادا کردیا۔ کتابِ کریم کی بگرام ایئربیس پر امریکی فوجیوں کے ہاتھوں بے حرمتی پر یوں تو پوری امت کا فرض تھا کہ صلیبی کفار پر روئے ارض تنگ کردیا جاتا اور ان مفسدین کے جینے کی راہیں مسدود کردی جاتیں......لیکن افسوس!......کہ وہن کے مرض میں مبتلا افراد کو قرآن کی صدا بھی بیدار نہ کرسکی اور اگر اس پکار پر کسی نے لبیک کہا تو وہ افغانستان ہی کے مسلمان اور مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں کہ اللہ کریم کی رحمت نے تیس سالہ جہاد کی بدولت جن کے قلوب کو وہن سے پاک کردیا ہے۔ غیور افغان قوم نے اپنی تہی دامنی کو ہی اپنا اسلحہ بنایا اور سرزمین افغانستان میں موجود صلیبیوں کا جینا حرام کردیا۔ افغانستان کے کونے کونے میں اتحادی و افغان افواج کے مراکز کا گھیراؤ، ان پر دستی و پٹرول بموں سے حملے، ان کی رسد کے قافلوں کو تباہ کرنا......غرض جو کچھ ان سے بن پڑتا تھا انہوں نے کیا۔ امت کی سرحدوں کے محافظ، اس کے بیٹے اور مجاہد تو میدان میں نکلے ہی دین کی پاسبانی کے لیے ہیں چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی بے حرمتی کے انتقام میں صلیبی اتحاد پر ایسی جان لیوا ضربیں لگائیں کہ فرانس اور جرمنی تو میدان سے ہی بھاگ گئے ۔ امریکہ اور برطانیہ نے بھی اپنے عملے اور اہل کاروں کو اپنی چھاؤنیوں میں چھپانے میں عافیت سمجھی۔ اور امریکہ تو باقاعدہ گھگھیانے لگا کہ ''افغانستان میں قرآن کی بے حرمتی پر صدر اوباما اور حکومت معافی مانگ چکے ہیں، سب کو مل کر افغانستان میں امریکی فوجیوں کا قتل روکنا چاہیے''۔ ایک محتاط تخمینے کے مطابق ۲۱ فروری کو اس سانحے کے بعد سے اب تک مجاہدین کے حملوں میں پانچ سو سے زائد صلیبی فوجی مردار ہو چکے ہیں۔ جن میں کابل میں افغان وزارت داخلہ میں مارے گئے چار اعلیٰ امریکی اہل کار بھی شامل ہیں۔

اسلامیان افغانستان کا یہ ردعمل امت مسلمہ اور بالخصوص اہلِ پاکستان کو عزت اور سربلندی کی منزل کا راستہ دکھا رہا ہے۔ تیونس، مصر، لیبیا اور یمن کی طرح افغانستان کے مسلمانوں نے بھی یہ واضح کردیا ہے کہ اگر کسی خطے کے عوام چاہے وہ نہتے ہی کیوں نہ ہوں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے پرعزم ہو کر ڈٹ جائیں تو بڑی سے بڑی فوج بھی انہیں پسپا نہیں کرسکتی کیونکہ بندۂ مومن تو لڑتا ہی نصرت الٰہی کے بھروسے پر ہے نا کہ تیغ و سناں کے بل پر۔ گیارہ سال سے پاکستانی حکومت اور فوج کی صلیبی اتحاد میں شمولیت نے اہلِ پاکستان کو معاشی بدحالی، خوف، ذلت اور غلامی کے سوا کچھ نہیں دیا اور نہ آئندہ کچھ ملے گا۔ آج جب کہ مللِ کفر افغانستان سے پسپائی کے راستے تلاش کررہی ہیں، پاکستان کے مسلمان بھی اپنے دینی فریضے کو پہچانیں اور برسراقتدار طبقے اور جرنیلوں کو صلیبی صیہونی اتحاد سے علیحدگی، قبائل، مالاکنڈ اور بلوچستان میں جاری فوجی جارحیت سے روکنے کے لیے ایسی جدوجہد کا آغاز کردیں جو بالآخر شریعت الٰہیہ کے نفاذ اور طاغوت کے اقتدار اور موجودہ مفسد نظام کے خاتمے پر منتج ہو تو یہ ان کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی اور فلاح کا سبب بنے گی، ان شاء اللہ۔ اس مرحلے پر ہم بالخصوص وارثانِ منبر و محراب، علمائے دین سے درخواست کرتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ وہ ۶۵ سال سے منجدھار میں پھنسی اس کشتی کے ناخدا بنیں اور نفاذ شریعت کی جدوجہد میں اس کی راہنمائی کریں، شرعی مسائل اور فتاویٰ سے لے کر عملی جہاد تک میں قیادت سنبھالیں یہ وقت ہے کہ آپ عنداللہ اپنی ذمہ داریوں سے بری ہوسکتے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی امریکہ سے بات چیت کا خاتمہ

امارت اسلامیہ افغانستان نے امریکہ کے ساتھ قطر میں سیاسی دفتر کھولنے اور قیدیوں کے تبادلے کے حوالے سے ہونے والی بات چیت کو اس وقت تک کے لیے معطل کرنے کا اعلان کیا ہے جب تک امریکہ ان متعین موضوعات پر اپنا موقف واضح اور کیے گئے وعدوں پر عمل نہیں کرتا۔ اس حوالے سے امارت کا تفصیلی اعلامیہ زیر نظر شمارہ میں شامل ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ میدانِ جنگ کی طرح الحمدللہ امارت اسلامیہ بات چیت کے اس عمل میں بھی ایک بالاتر فریق کی حیثیت رکھتی ہے اور امارت کی قیادت عسکری کے ساتھ سیاسی امور میں بھی مومنانہ بصیرت کی حامل ہے۔

امریکی فوج کی فائرنگ سے بچوں اور خواتین سمیت نہتے مسلمانوں کی شہادت

۱۴ مارچ کی شب امریکی فوجیوں نے قندھار کے ضلع پنجوائی میں زنگاوت نامی دیہات کے تین گھروں میں گھس کر ۹ بچوں، ۳ خواتین اور معمر افراد سمیت (مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق) کم از کم ۱۶ افراد کو نا صرف شہید کیا بلکہ ان کی میتوں کو بھی کیمیکل چھڑک کر آگ لگادی۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کے تین ہفتے بعد ہی اس سانحے نے افغان مسلمانوں کے اشتعال میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ امریکیوں نے حسب معمول اس واقعہ کا ملبہ ایک فوجی پر ڈال کر اسے نفسیاتی مریض ظاہر کرنے کی کوشش کی، جس پر امارت اسلامیہ نے بڑا برمحل تبصرہ کیا کہ ''اگر اس بات کو سچ بھی مان لیا جائے تو یہ امریکی فوج کے ایک اور جرم کو عیاں کرتی ہے کہ انہوں نے نفسیاتی مریضوں کو افغانستان میں تعینات کر رکھا ہے جو بلاوجہ نہتے اور معصوم عوام پر فائرنگ شروع کردیتے ہیں''۔ حقیقت تو یہ ہے کہ افغانستان میں موجود تمام صلیبی فوجی مسلسل خوف کی کیفیت میں رہ کر نفسیاتی و ذہنی مریض بن چکے ہیں۔ امریکی اور اتحادی افواج میں پاگل پن، دوسرے نفسیاتی امراض اور خودکشیوں کے بڑھتے رجحان کے بارے میں 'نوائے افغان جہاد' کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب یہ پاگل فوجی اپنے ملکوں میں واپس جا کر خود اپنے ہی ہم وطن کافروں کو ماریں گے، ان شاء اللہ۔

ترکِ گناہ

فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہ اللہ

خواهش نفس کی مثال:

حضرت بوصیریؒ فرماتے ہیں:

''نفس دودھ پیتے بچے کی طرح ہے، اگر مشقت برداشت کر کے اس کا دودھ نہ چھڑایا تو جوان ہو کر بھی ماں ہی کا دودھ پینے پر مُصر رہے گا، اس لیے گناہوں کے ذریعہ شہوت پوری کرنے کی کوشش مت کرو کیونکہ اس سے گناہوں کی خواہش اور بڑھ جائے گی، جس طرح جوع البقر کے مرض میں کھانے سے بھوک اور زیادہ بڑھتی ہے''۔

ہیضہ کا مریض اگر بھوک پر صبر نہ کرے بلکہ کچھ کھا کر بھوک کا علاج کرنا چاہے تو وہ اپنی موت کا سامان کر رہا ہے۔ بس یہ سوچ کر صبر کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے، اس سے سبق حاصل کیا جائے اور دعا کرتے رہیں کہ جن لوگوں نے صبر کر کے طالوت کا ساتھ دیا، یا اللہ! ہمیں ان کا ساتھی بنا، حرام اور گناہ سے بچنے کی ان جیسی ہمت عطا فرما۔

حرم کے شکار:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (المائدة: ۹۴)

فرمایا کہ احرام کی حالت میں ہم تمہارے پاس شکار لائیں گے۔ احرام میں ہوں یا حرم میں، ہم شکار کو تمہارے قریب لائیں گے کہ تمہارے نیزے ان تک پہنچ سکیں گے بلکہ ہاتھوں سے بھی پکڑ سکو گے۔ مگر یہ ہماری طرف سے امتحان ہے، ان کو ہرگز نہ پکڑنا۔ بلکہ اگر تم نے خود شکار نہ کیا اور دوسرے کو اشارہ کر دیا تو اس پر بھی مواخذہ ہوگا لیکن اگر صبر کرو گے تو ہمارے انعامات کے مستحق ہو گے۔

گناہوں کے شکار:

اس زمانے میں قدم قدم پر گناہوں کے شکار ملتے ہیں۔ بنک اور انشورنس کی ملازمت، ناجائز تجارت، رشوت اور سود وغیرہ...... یہ شکار نظر آتے ہیں لیکن دیکھو! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ان سے بچ جاؤ، یہ ہماری طرف سے امتحان ہے۔ اگر نہ بچے تو آخرت میں عذاب ہی عذاب ہے۔ ویسے بھی جہاں ننگی تصویریں نظر آتی ہیں، جس طرف دیکھو گناہ ہی گناہ کے ذرائع میسر ہیں، ہر طرف گناہوں کے طوفان اٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شکار آ آ کر انسان کے اوپر زبردستی گرتے ہیں، آگے پیچھے، دائیں بائیں، ہر طرف سے معصیت کے حملے ہی حملے ہیں۔

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی۔ جب اتنی زندگی مل گئی تو کہنے لگا کہ تیرے بندوں کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف سے حملے کروں گا اور ان کو بہکاؤں گا۔ کہیں تصویریں لگ رہی ہیں، کہیں گانے ہو رہے ہیں، کہیں ناجائز مال مل رہا ہے، کہیں ٹی وی دکھایا جا رہا ہے، جدھر نکلو نیم عریاں عورتیں سامنے ہیں، ہر طرف سے گناہوں کی یلغار ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ اس شکار سے کھیلنا بلکہ اس کی طرف دیکھنا بھی ناجائز ہے، اس شکار سے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے:

وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللّهُ مِنْهُ وَاللّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ (المائدة: ۹۵)

''اگر ایسا شکار کیا تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ذات غالب ہے، انتقام لینے والی ہے''۔

بنی اسرائیل کی مچھلیاں:

وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ لاَ تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (الاعراف: ۱۶۳)

فرمایا کہ ہم نے بنی اسرائیل کا امتحان لیا کہ ان کو ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار کرنے سے روکا گیا اس روز مچھلیاں پانی کے اوپر تیرنے لگتیں اور جہاں ہفتے کا دن ختم ہوا سب مچھلیاں غائب۔

انہوں نے یہ حیلہ کیا کہ نہر کے قریب تالاب کھود لیے۔ یوم السبت کو مچھلیاں تالاب میں داخل ہو جاتیں تو تالاب کے منہ پر بند لگا دیتے اور یوم الاحد کے روز مچھلیاں پکڑ لیتے۔

آج کے بنی اسرائیل:

آج کے مسلمان کی حالت بھی یہی ہے کہ اگر شریعت کے مطابق کرتے ہیں تو مال منصب اور عزت سے محروم ہوتے ہیں اور جہاں شریعت کے خلاف کام کیا، مال، عزت اور منصب سامنے آ جاتے ہیں۔ اس لیے بیمہ کمپنیاں اور سود خور لوگ تاویلات کے ذریعہ اس حرام کو حلال ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل جیسا امتحان لے رہے ہیں۔ اگر آج محرمات سے بچ گئے اور کوئی حیلہ سازی نہ

16 فروری: صوبہ کنڑ.................. ضلع مانوگئی.................. مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.................. 2 امریکی فوجی ہلاک.................. 4 زخمی ہوئے۔

کی تو بہت بڑا جہاد ہوگا اور اگر اس امتحان میں ناکام رہے تو اللہ کے قہر سے ڈریں کہیں بنی اسرائیل کی طرح بندر نہ بنا دیے جائیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا مراقبہ:

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے گناہ کی دعوت دی تو فرمایا:

إِنَّهُ رَبِّیٓ أَحۡسَنَ مَثۡوَایَ (یوسف: ۲۳)

میرے رب کے مجھ پر بڑے بڑے احسانات ہیں اتنے بڑے محسن کی نافرمانی میں کیسے کرسکتا ہوں۔ دنیا میں کوئی ایک گلاس پانی پلا دے تو اس کا شکریہ بار بار ادا کیا جاتا ہے مگر وہ ذات جس نے وجود دیا، زندگی دی، جس نے بولنے اور سننے کی قوت دی، چلنے پھرنے کی طاقت دی اور طرح طرح کے انعامات سے نوازا، ایسے مالک کی نافرمانی کرتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی؟

وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهِۦ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَآ أَن رَّءَا بُرۡهَانَ رَبِّهِۦ كَذَٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلۡفَحۡشَآءَ (یوسف: ۲۴)

یعنی آپ نے ہماری قدرت قاہرہ کا مراقبہ کیا جس کی بدولت ہم نے آپ کو گناہ سے بچا لیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی بلند ہمتی:

حضرت یوسف علیہ السلام گناہ سے بچنے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، دیکھ رہے ہیں کہ دروازے سب مقفل ہیں، بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں، اس کے باوجود ہمت سے کام لیا اور جہاں تک بھاگ سکتے تھے بھاگے تو اللہ تعالیٰ نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی مزید ہمت:

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے مجمع میں قید کی دھمکی دی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یوں فریاد کی:

رَبِّ ٱلسِّجۡنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدۡعُونَنِيٓ إِلَيۡهِ (یوسف: ۳۳)

اے میرے رب! مجھے قید و بند برداشت کرنا سہل ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ کی معصیت کروں۔ محبوب کی معصیت سے بچانے والی قید محبوب ہوگئی۔ قید اس لیے محبوب ہے کہ رضائے محبوب کا ذریعہ ہے۔ اس لیے گناہوں سے بچنے کی خاطر ہر تکلیف اور بڑی سے بڑی مشقت کو بطیب خاطر برداشت کریں، ناجائز ذرائع آمدنی کے ترک کرنے سے، ناچ گانے بجانے کا مشغلہ چھوڑ دینے سے اور اسلام کے مطابق وضع قطع، شکل وصورت اور لباس اختیار کرنے سے اگر بظاہر کچھ تکلیف بھی ہو تو وہ تکلیف بھی محبوب ہے۔ محبوب کو ناراض کرکے لذت گناہ کی بہ نسبت یہ تکلیف زیادہ محبوب ہے۔ مسلمانوں جیسی شکل وصورت اور مسلمانوں کا لباس اختیار کرنے پر اگر عیسائی صورت کے شیاطین مذاق اڑائیں تو ان کو یوں جواب دیں

؎ عذل العواذل حول قلبی التائه
وھوی الاحبة منه فی سودائه

محبوب کی محبت میرے قلب کی گہرائیوں میں اس قدر رچی بسی ہے کہ وہاں تک شیاطین کی ملامت کی رسائی ممکن نہیں۔ غرض یہ کہ اس میں بظاہر تکلیف بھی نظر آئے تو رضائے محبوب کی خاطر اسے خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

راحت قلب کا اصل سامان:

بظاہر اس لیے کہا کہ حقیقت میں تو گناہ چھوڑنے سے راحت نصیب ہوتی ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ ہمارے دل میں اتنا سکون ہے کہ اگر بادشاہوں کو معلوم ہوجائے تو وہ اس دولت کو لوٹنے کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ حملہ کریں۔ حضرت پیران پیر رحمہ اللہ تعالیٰ کو شاہ سنجر نے صوبہ نیمروز بطور نذر پیش کرنا چاہا تو فرمایا:

؎ چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
گر دردلم رود ہوس ملک سنجرم
آنگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

''میرے دل میں ملک سنجر کی ذرا بھی خواہش ہو تو شاہ سنجر کے تاج کی طرح میرا بخت سیاہ ہوجائے (ان کا تاج سیاہ رنگ کا تھا) میں نے جب ملک نیم شب کی لذت پالی ہے تو میں صوبہ نیمروز کو ایک جو کے عوض بھی خریدنے کو تیار نہیں''

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

؎ دلے دارم جواہر خانہ عشق است تحویلش
کہ دارد زیر گردون میر سامانے کہ من دارم

''میں ایسا دل رکھتا ہوں کہ اس کی تحویل میں عشق کا جواہر خانہ ہے، کیا میرے جیسا میر سامان دنیا میں اور کسی کے پاس بھی ہے؟''

اس لیے میں نے بتایا کہ ترک گناہ سے بظاہر مصیبت معلوم ہوتی ہے، اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح سوچا کریں کہ یا اللہ! آپ کی ناراضی سے بچنے کے لیے قید زیادہ محبوب ہے، یا اللہ! آپ کی ناراضی برداشت نہیں کی جاسکتی، اس لیے وہ قید محبوب ہے جو آپ کی معصیت سے بچنے کا ذریعہ ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 فروری: صوبہ فاریاب.................ضلع خواجہ ناموسی.................بارودی سرنگ دھماکہ..............صلیبی فوج کا بکتر بند ٹینک تباہ.............9 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

تقویٰ اور ورع

شیخ ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ

ورع کا دوسرا مرحلہ:

ورع کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ برائیوں سے دور رہا جائے۔ جہاں بارودی سرنگیں بچھی ہوں وہاں ہمیشہ احتیاط سے گزرا جاتا ہے......مباح اور شبہات کی وادیوں میں احتیاط سے قدم رکھا جائے۔ جوان سے بچ کر گزرا، اُس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچا لی۔ آپ جانتے ہیں کہ انسان، بول و براز اور ناپاکیوں سے بچنے کے لیے کس طرح اپنے کپڑے سمیٹتا ہے۔ اسی طرح اپنے دین کی حفاظت کرنی چاہیے، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اپنے قلب و ذہن کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنا دل پاک کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! دل 'ورع' کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا۔ یہ 'ورع' ہی ہے جو اُسے شبہات اور شہوات سے پاک کر دیتا ہے۔ انسان دینی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی صالح اور متقی افراد اُس کی بات قبول کر سکتے ہیں جب تک کہ وہ شبہات اور شہوات سے پاک نہ ہو جائے۔

صبر اور یقین اصل علاج:

شبہات سے بچنے کے لیے یقین علاج ہے اور شہوات کا علاج صبر ہے۔ صبر اور یقین کے اس دور سے گزر کر ہی انسان متقین کی امامت کو پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدة: ۲۴)

''اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے''۔

آپ کو یقین اختیار کرنا چاہیے جو سارے شبہات کو اٹھا کر دیوار پر دے مارے گا۔ اپنی زبان سے کوئی ایسا جملہ نہ کہیے کہ جس کی صحت پر آپ کو مکمل یقین نہ ہو۔ اور اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ بھی نہ نکالیے کہ جس کے خیر ہونے کا آپ کو پورا یقین نہ ہو۔ اگر بات خیر اور شر میں بین بین ہو تو اس جھگڑے سے نکل آیئے۔ شبہات سے کنارہ کش رہیے تاکہ متقی ائمہ کے مقام پر فائز ہو سکیں۔

ایمان کے بارے میں ورع:

ایمان کے بارے میں ورع یہ ہے کہ نیک اعمال جتنے زیادہ ہوں گے ایمان اتنا ہی زیادہ بڑھے گا۔ اس پر اہل سنت والجماعت کے جمہور متفق ہیں کہ ایمان جس دل میں ٹھکانہ کر لیتا ہے تو زبان اُسی کے بارے میں اور اعضا اُسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اسی صورت میں نفس کی اطاعت گزاری میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہ خود بخود کم ہونے لگتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں جب انسان شبہات اور شہوات کے میدان میں داخل ہوتا ہے تو برائیاں بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں اور یہاں تک کہ برائیاں اس قدر زیادہ ہو جاتی ہیں کہ وہ آگے بڑھ کر نورِ قلب کو بجھا ڈالتی ہیں۔ جیسا کہ امام مالکؒ نے امام شافعیؒ کو پہلی مرتبہ دیکھنے پر فرمایا:

''اے لڑکے میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایک نور انڈیل رکھا ہے۔ دیکھنا اسے معصیت کی سیاہی سے مٹا نہ ڈالنا''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ (المطففين: ۱۴)

''ہرگز نہیں...... بلکہ اُن کی کمائی اُن کے دلوں پر دے ماری گئی''۔

یہ ''ران'' کیا ہے؟ یہ وہ کالا غلاف ہے جو سیاہ نکتوں سے مل کر بنتا ہے اور پورے دل پر چھا جاتا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ انسان جب بھی کوئی برائی کرتا ہے، اس کے دل پر ایک نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اور اس کے بعد ہر برائی کے ساتھ نکتے پر نکتہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ نکتے دل کے اوپر ایک پورا غلاف بُن ڈالتے ہیں......بس یہی ''ران'' ہے پھر دل بعض روایات کے مطابق چھلنی کی طرح ہو جاتا ہے اور اگر برائیاں زیادہ ہو جائیں تو اس میں کوئی نور، کوئی نیکی، کوئی بھلائی اور کوئی حکمت ٹھہر نہیں پاتی...... اس میں علم نہیں ٹھہرتا...... پھر دل شیطان کے لیے خالی ہو جاتا ہے اور وہ اس میں خوب آزادی کے ساتھ چکر لگاتا ہے۔

> یہ ورع والا دل ہے، جو بہادر اور جرأت مند ہوتا ہے اور قوت بہم پہنچاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں شہوات اور شبہات والوں کے دل مریض، نحیف اور کمزور ہوتے ہیں، وہ سڑک پر گزرتے ہوئے سپاہی کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ اکثر سوچنے لگتے ہیں کہیں وہ دیکھ نہ لے، کہیں چالان ہی نہ کر دے، کہیں مقدمہ نہ بنا دے۔

نوویؒ کا ورع:

روایات میں سلف کے ورع اور تقویٰ کے بارے میں ایسی ایسی باتیں آئی

ہیں کہ جن پر یقین کرنے کو دل نہیں مانتا۔ امام نوویؒ کے بارے میں نقل ہے کہ آپ نے شام میں زندگی کا ایک طویل عرصہ گزارا اور وہیں وفات پائی لیکن آپ نے شام کے پھلوں کو کبھی نہ چکھا۔ جب آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہاں کچھ باغ اللہ کے نام پر وقف کیے گئے تھے جو بعد میں ضائع ہو گئے اور مجھے خدشہ ہے کہ میں کہیں اس وقف کے مال میں سے کچھ نہ کھا جاؤں''۔

آپ کے اس ورع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر علم کے کتنے باب وا کر دیے۔ بہت سے اصحاب نے آپ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز تیل ختم ہونے کے باعث چراغ بجھ گیا، اس موقع پر آپ کی ایک انگلی سے روشنی پھوٹنے لگی تا کہ آپ اس روشنی میں لکھائی کا کام مکمل کر سکیں۔ آپ نے اتنی تالیفات چھوڑی ہیں کہ عقل انہیں انسان کی تالیفات تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔

لوگوں نے حساب لگایا کہ آپ کی کل عمر ۴۲ سال تھی، اگر آپ اپنی عمر کے ہر دن کے اکثر اوقات میں بھی لکھتے رہتے تو بھی آپ کی تالیفات کی تعداد اتنی نہ ہوتی...... مقام حیرت ہے کہ اس قدر گراں قدر اور وسیع تالیفات آپ کے قلم سے نکلیں۔

ورع سے قوت قلبی پیدا ہوتی ہے، عزت ملتی ہے۔ جب ملک الظاہر بیبرس نے اسلحے کی خریداری کے لیے عامۃ المسلمین پر ٹیکس لگا کر مال جمع کرنے کے لیے علما سے فتویٰ مانگا تو امام نوویؒ کے علاوہ شام کے تمام علما نے فتویٰ صادر کر دیا۔ ظاہر بیبرس نے آپ کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ میں تو اللہ کے دشمنوں کو روکنے، اسلام کے مرکز اور سرحدوں کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم فتویٰ دینے سے انکاری ہو۔ آپ نے فرمایا ''جب تم یہاں آئے تھے تو ایک غلام تھے، تمہارے پاس کوئی مال و دولت نہیں تھا اور آج تمہارے پاس غلام، باندیاں، محلات اور زیورات دیکھ رہا ہوں، یہ سب کیا ہے؟ یہ تمہارا مال نہیں ہے۔ اگر تم یہ سب بیچ ڈالو اور اس کے بعد بھی تمہیں اسلحے کی خریداری کے لیے مال کی ضرورت پڑی تو میرے پاس آنا، میں تمہیں مسلمانوں سے مال جمع کرنے کا فتویٰ دے دوں گا''۔

بیبرس یہ سن کر غضب ناک ہو گیا اور چلّایا: جاؤ شام سے نکل جاؤ!۔ آپ شام سے نکل کو 'نوی' آ گئے۔ آپ کے شام سے نکلنے کے بعد علمائے شام ظاہر بیبرس کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ محی الدین نووی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی بڑا عالم نہیں ہے، اُن کو واپس بلاؤ۔ اُس نے فوراً حکم جاری کیا کہ نووی کو واپس لایا جائے۔ پیادوں کا ایک گروہ آپ کی تلاش میں 'نوی' پہنچا اور عرض کی کہ واپس چلیے، ظاہر نے آپ کو شام واپس آنے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خدا کی قسم جب تک ظاہر شام میں موجود ہے میں شام نہ آؤں گا''۔

آپ نے دیکھا کہ یہ کیسی عزت، کیسا وقار اور کیسی رفعت ہے۔ ان دلوں کو ایسے فیصلے کرنا کس نے سکھا دیا؟ ان لوگوں کو عزت و افتخار کی ان بلندیوں تک کس نے پہنچایا؟ ان پاک نفوس کو فرش سے اٹھا کر عرش پر کس چیز نے لا بٹھایا؟ یہ ورع والا دل ہے، جو بہادر اور جرأت مند ہوتا ہے اور قوت بہم پہنچاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں شہوات اور شبہات والوں کے دل مریض، نحیف اور کمزور ہوتے ہیں، وہ سڑک پر گزرتے ہوئے سپاہی کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ اکثر سوچنے لگتے ہیں کہیں وہ دیکھ نہ لے، کہیں چالان ہی نہ کر دے، کہیں مقدمہ نہ بنا دے۔

بڑے دل والے اور کھلے سینوں والے وہ ہوتے ہیں جو حلال پر پلتے ہیں، ورع پر پرورش پاتے ہیں۔ یہ قلوب قوی اور عظیم ہوتے ہیں۔ شیروں کے پاس بھی ایسے دل کہاں ہوتے ہیں جو ان کی شجاعت، بہادری اور جرأت مندی کا مقابلہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے نوویؒ کی قسم کس طرح پوری کی کہ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ ظاہر بیبرس فوت ہو گیا اور امام نوویؒ پوری شان اور وقار کے ساتھ شام لوٹ آئے۔

بشر الحافی کی بہن امام احمد بن حنبلؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے امام! کیا میرے لیے ظالموں کی روشن کردہ روشنی میں تکلہ کاتنا جائز ہے؟ آج کی طرح اس زمانے میں بھی بڑے بڑے لوگ اپنے مکان کے اردگرد کے ماحول کو منور رکھنے کے لیے بڑے بڑے چراغ روشن کیا کرتے تھے۔ یہ بی بی اسی نور سے استفادہ کرنے کے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔ آپ نے اصحاب سے پوچھا: یہ خاتون کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ مشہور امام بشر الحافیؒ کی بہن ہیں۔ فرمایا: کیا تمہارے گھر سے ورع نکل گیا؟ یہ وہ بے نظیر مثالیں ہیں جنہوں نے اسلام کو ہر زمانے میں زندہ رکھا۔

طمع کا علاج 'ورع':

امام حسن بصریؒ نے ایک لڑکے سے سوال کیا: دین کا سرتاج کیا ہے؟ اس نے کہا: ورع۔ پوچھا دین کے کلّے کا دشمن کیا ہے؟ کہا طمع۔ آپ کو لڑکے کا یہ جواب بہت پسند آیا۔

> بھائیو! اللہ کا شکر ادا کرو جس نے تم پر کرم کیا اور تمہیں اس مقام تک پہنچایا۔ اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ مجھے اور آپ کو رباط کے اجر سے محروم نہ کرے اور جہاد کے ثواب سے نوازے۔ اپنے نفس کی طرف سے محتاط رہیے، اپنے دل میں درآنے والے خیالات سے ہوشیار رہیے۔ خبردار رہیے کہ کہیں آپ کو عہدے اور مال کا لالچ نہ کھا جائے۔ کہیں سٹیٹس (Status) کا بھیڑیا آپ کے اعمال کو ہڑپ نہ کر جائے۔

واقعی اس طمع نے کتنے لوگوں کا دین برباد کیا۔امت کی کتنی تمناؤں اور آرزوؤں کا خون کیا۔حالاں کہ امت نے اس دین کی خاطر قربانیاں دیں تھی۔اس دنیا اور دنیا کی طمع نے کتنے داعیوں کو نکال راہِ ہدایت سے بھٹکا دیا۔تاریخ کے ادوار ہیں اسلام کی حفاظت صالحین کے ورع کے علاوہ اور آخر کس چیز نے کی ہے؟ آپ کو ایک انسان کے بارے میں اسی وقت علم ہوتا ہے جب آپ اس سے معاملہ کرتے ہیں۔آپ اسے معاملے کے دوران میں درہم اور دینار سے بے نیاز اور متورع پاتے ہیں۔لیکن ایک دن اچانک وہ اپنے کردار کی ساری خوب صورتی سمیٹ کر عہدے اور سربراہی کے لالچ کا اظہار کردیتا ہے اور اس طرح آپ کے تاثر پر بجلیاں گرادیتا ہے۔اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے دل ہر شر سے پاک رکھے اور ہمارے دلوں پر اس کا سایہ بھی نہ پڑنے دے۔یہ شخص ایک دم ایسا کردار اختیار کرلیتا ہے کہ پھر دنیا کی ہر روایت اور ہر اخلاق کو تاراج کرتا چلا جاتا ہے۔عہدے اور کرسی کے لالچ میں اندھا ہوکر وہ تمام مقدس روایتوں کو مٹاتا چلا جاتا ہے۔وہ لوگوں کو قتل ہوتے اور ذبح ہوتے دیکھتا ہے۔لوگوں کی غربت اور کسمپرسی کے باوجود اُس کی سوچ ہر وقت یہی کہتی ہے کہ وہ اپنے حقیر اور فضول منصب کی کس طرح حفاظت کرے جو دنیا کی کسی چیز کے برابر نہیں ہے تو بھلا آخرت میں اس کا کیا مقام ہوسکتا ہے۔

> یادرکھیے! دل 'ورع' کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا۔یہ 'ورع' ہی ہے جو اُسے شبہات اور شہوات سے پاک کردیتا ہے۔انسان دینی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی صلاح اور متقی افراد اُس کی بات قبول کرسکتے ہیں جب تک کہ وہ شبہات اور شہوات سے پاک نہ ہوجائے۔

ماالدنيا فی الآخرة الا كما يغمس احداصبعه فی اليم فلينظر بم يرجع

ساری دنیا کی قدر و قیمت آخرت کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر دیکھے کہ اُس نے کل سمندر کا کتنا حصہ حاصل کیا۔بھلا ایک انگلی سمندر میں کیا کمی کرسکتی ہے؟ اور فرمایا:

وماالدنيا فی الآخرة الاكموضع سوط احدكم فی الجنة

دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ، جنت زمین کے مقابلے میں کئی گنا ہے۔امام احمدؒ کی روایت کے مطابق جنت زمین سے دس گنا بڑی ہے۔بس اللہ سے ڈرنا چاہیے، اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے۔شک و شبہہ کو چھوڑ کر یقین کو پکڑنا چاہیے۔

بھائیو! اللہ کا شکر ادا کرو جس نے تم پر کرم کیا اور تمہیں اس مقام تک پہنچایا۔اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ مجھے اور آپ کو رباط کے اجر سے محروم نہ کرے اور جہاد کے ثواب سے نوازے۔اپنے نفس کی طرف سے محتاط رہیے، اپنے دل میں درآنے والے خیالات سے ہوشیار رہیے۔خبردار رہیے کہ کہیں آپ کو عہدے اور مال کا لالچ نہ کھا جائے۔کہیں سٹیٹس (Status) کا بھیڑیا آپ کے اعمال کو ہڑپ نہ کرجائے۔کیونکہ یہ بھیڑیا آپ کے دین کے لیے بڑا خطرناک ہے۔

آج کے دور میں بھی کچھ ورع والے لوگ موجود ہیں۔یہ بہت کم ہیں لیکن ہیں ضرور......میں نے ان کو اللہ کے راستے میں ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں درہم و دینار خرچ کرتے دیکھا ہے لیکن وہ خود پر اور اپنے اہل و عیال پر شاید کوڑیاں خرچ کرتے ہیں۔میں ایک دوست کو جانتا ہوں، اُس کی بیوی اس سے مختلف مطالبے کرتی تو وہ کہتا کہ ہمیں ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں مباحات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس سے پہلے یہ شخص ہر روز اپنے اوپر ایک ہزار سے زائد خرچ کرتا تھا۔اُس کی بیگم نے کہا کہ ہمیں بھی تم افغانی ہی سمجھ لو اور ہمارے ساتھ کم از کم افغانیوں والا معاملہ ہی کرو اور ہمارے اوپر بھی صدقہ و خیرات کے دروازے اسی طرح کھول دو جس طرح تم ان لوگوں پر صبح و شام خرچ کرتے ہو۔اس شخص نے اس مشن کی خاطر اپنا شہر چھوڑ دیا......وہ جہاں گیا خیر و برکت چھوڑ کر آیا۔اُس کے اندر یہ تبدیلی افغان مہاجرین اور مجاہدین کے درمیان رہ کر آئی۔

تو برادران کرام! اپنے قلوب کی طرف توجہ کیجیے، شہوات اور شبہات سے بچئے اور متقین کی صفوں میں شامل ہونے کی کوشش کیجیے، شک کو چھوڑ کر یقین پر چلنا اور لایعنی اور فضول چیزوں سے اجتناب کرنے کی عادت ڈالیں۔کم سے کم ضروریات زندگی پر اکتفا کیجیے اور باقی مال اللہ کے راستے میں لگا دیجیے اور پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ پر خیر اور رحمت کی بارش برساتا ہے۔

ہمیں بچانے والی دو چیزیں بڑی اہم ہیں اور وہ ہیں زبان اور شرم گاہ۔یہی دو چیزیں ہمیں جنت میں لے جاسکتی ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھے اپنی دونوں داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

اپنا منہ حلال چیزوں کے داخلے کے لیے رکھو، سامنے آنے والے شبہات سے بچاؤ! اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو! اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔اور اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں جنت سے محروم نہ کرے، آمین۔

☆☆☆☆☆

18 فروری: صوبہ کابل.........ضلع سروبی.........مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ سے فائرنگ.................امریکی فوج کا جنگی ہیلی کاپٹر تباہ..........ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے......دعائے انس بن مالکؓ

مولانا محمد انور حسین

عمر بن اباب نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالکؓ کو لانے کے لیے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے۔ فرمایا: کون ہے امیر؟ میں نے عرض کیا: حجاج بن یوسف۔ فرمایا: اللہ اس کو ذلیل کرے۔ تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے لے گا۔ میں نے کہا: امیر کے حکم کا جواب دیں۔ تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے۔ جب حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے پوچھا کیا تو انس بن مالک ہے؟ فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: کیا تو ہے وہ شخص جو ہمیں گالیاں اور بددعائیں دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کیونکہ تو اللہ اور اسلام کا دشمن ہے، تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزت افزائی کی ہے اور ان کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے۔

حجاج نے کہا: معلوم ہے میں نے تجھے کیوں بلایا ہے؟ فرمایا: نہیں معلوم۔ حجاج نے کہا: میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا: اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ جو بھی صبح کے وقت یہ دعا کرے گا، اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے اور میں آج صبح یہ دعا کر چکا ہوں۔ حجاج نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دعا سکھایئے۔ فرمایا: تو اس کا اہل نہیں۔ حجاج نے کہا: اس کو راستہ دو۔ جب حضرت انسؓ نکلے تو دربان نے حجاج سے کہا: اللہ امیر کو درستگی پر قائم رکھے۔ آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟ حجاج کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے۔ جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا وہ میری طرف رخ کرتے تھے، (جیسے میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں) تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو میرا کیا حال ہوتا؟ پھر حضرت انسؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہی دعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ،بِسۡمِ اللّٰهِ خَيۡرِ الۡأَسۡمَاءِ،بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡأَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ۔بِسۡمِ اللّٰهِ افۡتَتَحۡتُ، وَبِاللّٰهِ خَتَمۡتُ،وَبِهٖ آمَنۡتُ،بِسۡمِ اللّٰهِ أَصۡبَحۡتُ،وَعَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ،بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی قَلۡبِیۡ وَنَفۡسِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی عَقۡلِیۡ وَذِهۡنِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی أَهۡلِیۡ وَ مَالِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی مَا أَعۡطَانِیۡ رَبِّیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی شَافِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ الۡمُعَافِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ الۡوَافِیۡ،بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡأَرۡضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ،هُوَاللّٰهُ،اَللّٰهُ رَبِّیۡ لَا اُشۡرِكُ بِهٖ شَيۡئًا،اَللّٰهُ اَكۡبَرُ،اَللّٰهُ اَكۡبَرُ،اَللّٰهُ اَكۡبَرُ،وَأَعَزُّوَأَجَلُّ مِمَّااَخَافُ وَأَحۡذَرُ، اَسۡأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيۡرِكَ مِنۡ خَيۡرِكَ الَّذِیۡ لَايُعۡطِيۡهِ غَيۡرُكَ، عَزَّجَارُكَ،وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَاإِلٰهَ غَيۡرُكَ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ نَفۡسِیۡ ،وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ سُلۡطَانٍ،وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ شَيۡطَانٍ،وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍعَنِيۡدٍ،وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ قَضَاءِ سُوۡءٍ،وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ أَنۡتَ آخِذٌبِنَاصِيَتِهَا،اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ،وَاَنۡتَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ حَفِيۡظٌ(اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ الۡكِتَابَ وَهُوَيَتَوَلَّی الصَّالِحِيۡنَ) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَجِيۡرُكَ ،وَاَحۡتَجِبُ بِكَ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡتَهٗ،وَأَحۡتَرِسُ بِكَ مِنۡ جَمِيۡعِ خَلۡقِكَ ،وَكُلِّ مَاذَرَأۡتَ وَبَرَأۡتَ، وَأَحۡتَرِسُ بِكَ مِنۡهُمۡ ،وَأُفَوِّضُ أَمۡرِیۡ اِلَيۡكَ ،وَأُقَدِّمُ بَيۡنَ يَدَیَّ فِیۡ يَوۡمِیۡ هٰذَا وَلَيۡلَتِیۡ هٰذِهٖ وَسَاعَتِیۡ هٰذِهٖ وَشَهۡرِیۡ هٰذَا وَأُقَدِّمُ بَيۡنَ يَدَیَّ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌOاللّٰهُ الصَّمَدُOلَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡOوَلَمۡ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

عن أمامي ......بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌOاللّٰهُ الصَّمَدُOلَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡOوَلَمۡ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

عن يميني......بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌOاللّٰهُ الصَّمَدُOلَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡOوَلَمۡ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

عن شمالي......بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌOاللّٰهُ الصَّمَدُOلَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡOوَلَمۡ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الۡحَیُّ الۡقَيُّومُ لاَ تَأۡخُذُهُ سِنَةٌ وَّلاَ نَوۡمٌ لَّهُ مَا فِیۡ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِیۡ الأَرۡضِ مَن ذَا الَّذِیۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهُ إِلاَّ بِإِذۡنِهٖ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلاَ يُحِيۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرۡضَ وَلاَ يَئُوۡدُهُ حِفۡظُهُمَا وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِيۡمُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شَهِدَ اللّٰـهُ أَنَّـهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ وَالۡمَلاَئِكَةُ وَأُوۡلُواالۡعِلۡمِ قَآئِمَاً بِالۡقِسۡطِ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (سات مرتبہ) وَنَحۡنُ عَلٰی مَاقَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِيۡنَ ﴿فَإِن تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ﴾ (سات مرتبہ)

(كنز العمال ، ج٢،ص: ٢٩٤ ،وعمل اليوم والليلة لابن السني، ج٢، ص: ١٥٨)

19 فروری: صوبہ خوست......ضلع صبری......بارودی سرنگ دھماکہ......صلیبی فوج کا ٹینک تباہ......ٹینک میں سوار 2 صلیبی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاقے برداشت کرنا

مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: بھوک کی وجہ سے۔ یہ سن کر میں رو پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہؓ! رومت کیونکہ جو آدمی دنیا میں ثواب کی نیت سے بھوک کو برداشت کرے گا، قیامت کے دن اس کے ساتھ حساب میں سختی نہیں کی جائے گی۔ (مسند بزار)

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ میں ایک سال رہا۔ ایک دن ہم لوگ حضرت عائشہؓ کے حجرہ شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ ہم لوگوں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہمارے کپڑے صرف کھردری اور موٹی چادریں ہوا کرتے تھے اور کئی کئی دن گزر جاتے تھے اور ہمیں اتنا بھی کھانا نہیں ملتا تھا کہ ہم اپنی کمر سیدھی کر سکیں اور ہمارا پیٹ اندر کو بچکا ہوا ہوتا تھا۔ اس پر پتھر رکھ کر ہم اسے کپڑے سے باندھ لیا کرتے تھے تاکہ ہماری کمر سیدھی رہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ میں گھر سے صفہ جانے کے ارادہ سے چلا لیکن (راستہ میں کمزوری کی وجہ سے) گرنے لگا۔ مجھے دیکھ کر بچے کہتے کہ ابوہریرہ کو جنون ہو گیا ہے، میں پکار کر کہتا کہ نہیں، تم مجنون ہو۔ یہاں تک میں صفہ پہنچ گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پیالے ثرید لایا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ کو بلا رکھا ہے اور وہ ثرید کھا رہے ہیں۔ میں گردن اونچی کر کے دیکھنے لگا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلالیں۔ (میں اسی کوشش میں تھا کہ) اہل صفہ (کھانے سے فارغ ہو کر) کھڑے ہو گئے اور پیالہ کے کناروں میں تھوڑا سا کھانا بچا ہوا تھا۔ اس سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا تو ایک لقمہ بن گیا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس لقمہ میں سے کھاتا رہا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا (اور لقمہ ختم نہیں ہوا)۔ (ابن حبان)

حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو بہت سے اہل صفہ بھوک کی کمزوری کی وجہ سے نماز میں گر جاتے اور انہیں دیکھ کر دیہاتی لوگ کہتے کہ ان کو جنون ہو گیا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ (اس بھوک پر) تمہیں اللہ کے ہاں جو ملے گا اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو تم یہ چاہنے لگو کہ یہ فقر و فاقہ اور بڑھ جائے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد حضرت عامرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض مرتبہ ہمیں سریہ (جہاد کے لیے) بھیج دیتے اور ہمارا زادراہ صرف کھجور کی ایک زنبیل ہوتی اور پہلے ہمارا امیر ایک ایک مٹھی کھجور ہم لوگوں میں تقسیم کرتا پھر آخر میں ایک ایک کھجور تقسیم کرتا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک کھجور کیا کام دیتی تھی؟ انہوں نے کہا اے بیٹے یہ نہ کہو۔ جب ہمیں ایک کھجور ملنی بھی بند ہو گئی تب ہمیں ایک کھجور کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ (مسند احمد)

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کی ایک عورت اپنے کھیت میں چقندر لگایا کرتی تھی۔ جب جمعہ کا دن آتا تو وہ چقندر کی جڑیں نکال کر ایک ہانڈی میں ڈال دیتی اور پھر ایک مٹھی جَو پیس کر اس میں ڈال دیتی تو چقندر کی جڑیں گوشت والی ہڈی کا کام دیتیں۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اس عورت کے پاس جاتے اور اسے سلام کرتے، وہ عورت یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی۔ اس کھانے میں چربی اور چکنائی بالکل نہ ہوتی ہم اس کھانے کے شوق میں جمعۃ المبارک کے دن کا انتظار کرتے۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات ایسے کیے کہ جن میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ پر تین دن مسلسل ایسے گزر جاتے کہ انہیں کھانے کی کوئی چیز نہ ملتی تو وہ کھال کو بھون کر اسے کھالیا کرتے اور جب کوئی چیز نہ ملتی تو پتھر لے کر پیٹ پر باندھ لیتے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات سات صحابہؓ صرف ایک کھجور چوس کر گزارہ کرتے اور گرے ہوئے پتے کھایا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے جبڑے سوج جاتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے چہروں میں بھوک کے آثار دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں خوش خبری ہو، عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تمہیں صبح کو بھی ثرید کا ایک پیالہ کھانے کو ملے گا اور اسی طرح شام کو بھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت تو ہم بہتر ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں آج تم اس دن سے بہتر ہو۔ (مسند بزار)

☆☆☆☆☆

19 فروری: صوبہ ہلمند......... ضلع مارجہ......... مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید جھڑپ......... 2 امریکی فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

والدین سے نیک برتاؤ کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفی الزرقا شامل ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہو کر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہو گئے۔ آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس و تدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''**من ادب الاسلام**'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصہ نذر قارئین ہے۔

ادب: اپنے والد محترم اور والدہ محترمہ کا پورا پورا ادب واحترام ملحوظ رکھیں کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں آپ کے ادب کے زیادہ حق دار ہیں۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امّک، ثم امّک، ثم امّک، ثم ابوک، ثم ادناک ادناک

''تیری ماں، تیری ماں، تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر درجہ بدرجہ (بخاری و مسلم)

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ ایک شخص کے آگے آگے چل رہا ہے، آپؓ نے اس آگے چلنے والے سے پوچھا: یہ تمہارے کیا لگتے ہیں؟ اس نے کہا: یہ میرے والد ہیں، اس پر آپؓ نے فرمایا: ان کے آگے مت چلو، اور جب تک وہ نہ بیٹھ جائے تم مت بیٹھو اور ان کا نام لے کر مت پکارو۔ (صحیح بخاری)

ابن وھب امام مالک بن انسؒ کے شاگرد امام عبدالرحمٰن بن القاسم عتقی مصریؒ کے بارے میں حکایت نقل کی ہے کہ ان کے سامنے موطا امام مالکؒ پڑھی جارہی تھی کہ فوراً کھڑے ہو گئے اور دیر تک کھڑے رہے، پھر وہ بیٹھ گئے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے: میری والدہ مکان کے اوپر سے نیچے اتری تھیں اور کچھ مانگ رہی تھیں اور وہ کھڑی رہیں تو میں ان کے قیام کی وجہ سے کھڑا رہا، پھر جب وہ اوپر چلی گئیں تو میں بیٹھ گیا۔

جلیل القدر تابعی حضرت طاؤسؒ بن کیسان فرماتے ہیں کہ: سنت میں سے یہ بھی ہے کہ چار قسم کے لوگوں کا احترام کیا جائے: عالم کا، بڑی عمر والے کا، حاکم کا اور والد کا اور یہ گنوار پن ہے کہ انسان اپنے والد کو اس کے نام سے پکارے۔

ادب: امام حافظ ابن عبدالبرؒ اپنی کتاب (الکافی) فی فقہ السادۃ المالکیۃ میں فرماتے ہیں: والدین کے ساتھ احسان کرنا لازمی فرض ہے اور یہ آسان کام ہے......جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان کردے......اور ان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اولاد ان کے سامنے تسلیم خم کرے، گفتگو نرم کرے، ان کی طرف محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے، ان کے ساتھ گفتگو کے وقت اپنی آواز بلند نہ کرے، مگر اس صورت میں ان کو سنانا مقصود ہو اور جو نعمت اللہ نے انہیں دی ہے اسے ان کے ہاتھوں میں پھیلا دے اور کھانے پینے کی چیزوں میں ان کے بالمقابل اپنے آپ کو ترجیح نہ دے۔

اور جب والد کے ساتھ چلے تو ان کے آگے نہ چلے اور مجلس میں ان سے پہلے گفتگو نہ کرے۔ جب کہ وہ جانتا ہو کہ والد اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ اور جتنا ممکن ہو ان کی ناراضی سے بچے اور ان کو خوش کرنے میں اپنی طاقت خرچ کردے۔

والدین کو خوش رکھنا نیکی اور افضل اعمال میں سے ہے۔ جب وہ اسے پکاریں تو فوراً جواب دے، چاہے دونوں پکاریں یا کوئی ایک۔ اگر وہ نفلی نماز میں ہو تو نماز مختصر کر کے اس سے فارغ ہو کر ان کا جواب دے۔ اسی طرح والدین پر بھی یہ حق ہے کہ اولاد سے نرمی کا برتاؤ کریں، اپنے ساتھ نیکی کرنے پر ان کی مدد کریں اور ان کے ساتھ نہایت رفق اور شفقت کا معاملہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی انسان اطاعت اور فرائض بجا لاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

20 فروری: صوبہ قندھار............ضلع میوند............ریموٹ کنٹرول دھماکہ............امریکی فوج کا ٹینک تباہ............7 امریکی فوجی ہلاک۔

یہ خائن فوج کبھی آپ کا دفاع نہیں کرے گی

سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی حملے کے حوالے سے شیخ ایمن الظواہری کا پیغام

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ ومن ولاہ

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہمند ایجنسی میں پاکستانی فوج پر امریکی طیاروں کی بم باری ہمیں بہت سے امور پر غور وخوض کرنے پر مجبور کرتی ہے۔امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی پاکستانی فوج پر امریکہ کی حالیہ بم باری نے ہر اُس شخص کے سامنے جو اس بارے میں ذرا سے بھی شک میں ہو، یہ اچھی طرح ثابت کردیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ شراکت اور تعاون کا مطلب دنیا اور آخرت دونوں کی بربادی ہے۔شاہِ ایران، پرویز مشرف، زین العابدین، حسنی مبارک اور علی عبداللہ صالح کے ساتھ امریکی برتاؤ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امریکہ کی نظر میں اُس کے ایجنٹوں کی قدر شکاری کتوں اور پاؤں کے جوتوں سے ہرگز زیادہ نہیں۔وہ انہیں جب تک اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کرسکتا ہے، کرتا رہتا ہے اور پھر انہیں کوڑے دان کی نذر کردیتا ہے۔

کچھ ایسا ہی انجام پاکستانی فوج کی قیادت کے لیے بھی منتظر ہے۔پاکستانی فوج ماضی میں بھی قبائلی علاقوں میں ہونے والی امریکی بم باری میں شریک رہی اور آج تک اس سے تعاون کررہی ہے۔لیکن سوچنے کی بات ہے کہ اس سب کے بدلے اسے کیا ملا؟اسی پاکستانی فوج نے سوات، وزیرستان، مہمند، اورکزئی اور خیبر کے علاقوں میں امریکی مفادات کے لیے بم باری اور قتل وغارت کا بازار گرم کیے رکھا۔لیکن اس سب کے بدلے اسے کیا ملا؟اسی پاکستانی فوج نے پہلے بھی اور اب بھی افغانستان پر ہونے والے صلیبی حملے میں ہر ممکن طریقے سے تعاون کیا،جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اور اب تک ہورہے ہیں......لیکن اس سب کے بدلے اِسے کیا ملا؟اسی پاکستانی فوج نے پاکستان اور افغانستان میں ہزاروں مجاہدین اور مہاجرین کو قید کیا،اُنہیں اذیتیں دیں،اُن میں سے بعض کو اسیری کی حالت میں قتل کردیا اور بعض کو امریکہ کے حوالے کردیا......لیکن اس سب کے بدلے اسے کیا ملا؟اسی پاکستانی فوج نے شیخ اسامہ بن لادنؒ کے خانوادے کو امریکہ کی رضا کی خاطر قید کیا......لیکن اس سب کے بدلے میں اس نے کیا حاصل کیا؟اور پھر اسی پاکستانی فوج نے پاکستان کی بیٹی عافیہ صدیقی کو پکڑ کر امریکہ کے ہاتھ بیچ دیا......لیکن اس خیانت کے عوض اسے کیا مل گیا؟

الحمدللہ ہم نے اللہ کے فضل سے امریکی یہودی وارن وائن سٹائن کو قید کیا ہے اور وہ اللہ کے حکم سے اپنے گھر تب تک واپس نہ جائے گا جب تک کہ ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔جن میں عافیہ صدیقی، شیخ عمر عبدالرحمٰن، شیخ اسامہ بن لادنؒ کے اہل وعیال اور اُن تمام قیدیوں کی رہائی شامل ہے جنہیں القاعدہ اور طالبان سے تعلق کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی غلامی میں پاکستانی فوج کی طویل تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو اس سے ہرگز یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ یہ افغانستان اور پاکستان میں جاری امریکی سرکشی کے مقابلے پر کبھی بھی کھڑے ہوسکیں گے۔کیونکہ اس فوج کی قیادت کی نشوونما ہی امریکی ڈالروں پر ہوتی ہے اور ان کی تربیت ہی امریکی مفادات کے آگے سجدہ ریز رہنے کے لیے ہوتی ہے۔کیا یہ وہی فوج نہیں جو گزشتہ ساٹھ سال سے کشمیر کے نام پر تجارت اور اس کے ذریعے پاکستانی عوام کے وسائل ہڑپ کررہی ہے......لیکن آج تک یہ ارض کشمیر کی ایک بالشت بھی آزاد نہیں کرواسکی۔بلکہ اس کے برعکس آزادیٔ کشمیر کے لیے سنجیدہ کوششیں کرنے والوں کو گرفتار کرکے تعذیب وتشدد کا نشانہ بنانا ان کا وطیرہ بن چکا ہے۔

پاکستان کے چور اور رشوت خور سیاسی قائدین نے جنرل مشرف کو غیر مشروط معافی دے کر امریکی منصوبے کی تکمیل کی۔یہ سب بھی امریکہ کے وفادار اور اُسی کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہیں۔یہی ہیں جو اس جنگ میں امریکہ کی اصل قوت ہیں......کیا ملک کو بیچنے والے یہ خائن اس سرزمین اور اس کی عوام کی حفاظت کرسکتے ہیں؟درحقیقت پاکستان کی حفاظت کے اصل ضامن جذبہ اسلام اور ایمان سے معمور اس کے غیور اور صالح مجاہد بیٹے ہیں......پاکستان کی حفاظت اس کے عوام ہی کرسکتے ہیں بشرطیکہ وہ صرف ایک اللہ پر توکل اور اعتماد کریں اور اُسی کی نصرت کے حصول کے لیے ضروری اسباب اختیار کریں۔سوائے اسلامیان پاکستان!جان لیجیے کہ ۹۰ ہزار کی تعداد میں ڈھاکہ میں ہندوؤں کے سامنے ذلیل ہوکر ہتھیار ڈالنے والی فوج اور مال حرام سے اپنی جیبیں بھرنے کے لیے افغانستان اور پاکستان میں معصوم مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والی اس فوج کی قیادت کبھی آپ کا دفاع نہ کرے گی۔

اے اہل پاکستان!اس حرام خور حکومت اور ان خائن جرنیلوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔سڑکوں پر نکلئے اور تبدیلی کی خاطر موت کو سینے سے لگانے پر آمادہ ہو جائیے۔اسی سبب سے آپ کو حقیقی زندگی نصیب ہوگی، جو کچھ تیونس اور مصر میں ہوا اس

20فروری:صوبہ قندھار......ضلع بولدک......افغان فوجی کا مشین گن سے حملہ......3امریکی ہلاک اور 2 کو شدید زخمی۔

سے سبق سیکھئے......کہ کس طرح لاکھوں لوگ جب سڑکوں پر نکل آئے تو حکومت کو بھاگنا پڑا......مصری عوام میں سے ساڑھے آٹھ سو لوگ قتل ہوئے اور ہزاروں کے جسم چھلنی ہوئے......اور جن کے عزم کے سامنے جب سیکورٹی ادارے مفلوج ہوکر رہ گئے تو حسنی مبارک فوج سے مدد لینے پر مجبور ہوگیا لیکن جب فوج کی قیادت نے بھی یہ محسوس کرلیا کہ عوام سے مقابلے میں وہ فوج کو ایک خونی سمندر میں دھکیل رہا ہے اور اس قتلِ عام سے ملک بھڑکتی آگ کا الاؤ بن جائے گا......تو اُنہوں نے اپنی سلامتی کو غنیمت سمجھا اور امریکیوں کے ساتھ حسنی مبارک کو برخاست کرنے پر اتفاق کرلیا تاکہ انقلاب کے بھڑکتے شعلوں کو ٹھنڈا کیا جاسکے۔نتیجتاً مبارک اور اس کا ٹولہ معزول ہوگیا اور مصری عوام نے فتح کے راستے کی کئی منازل عبور کرلیں......اگرچہ ابھی تک اُنہیں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو پائی۔

چنانچہ آپ تیونس،مصر،لیبیا،شام اور یمن کے اپنے بھائیوں کی مانند کیوں نہیں کھڑے ہوتے؟ آپ لاکھوں کی تعداد میں حکومت اور فوجی قیادت کے خلاف پارلیمان اور صدارتی محل کے سامنے کیوں جمع نہیں ہوتے؟ اپنے مصری بھائیوں سے سبق سیکھئے،جو بار بار تحریر چوک میں لاکھوں کی تعداد میں نکلتے ہیں تاکہ مجلس عسکری کو اپنے مطالبات پورے کرنے پر مجبور کردیں۔کیا پاکستان میں ایسے دس لاکھ غیرت مند لوگ بھی نہیں جو فوج کے سامنے کھڑے ہوکر اُسے امریکی جنگ سے اپنا تعلق ختم کرنے،امتِ مسلمہ کے خلاف خیانت،اسلام کے خلاف جنگ،قبائلی علاقوں اور سوات میں ہونے والے ڈرون حملوں سے اور ان میں جاری آپریشنز کو روکنے اور قیدیوں کو رہا کرنے پر مجبور کرسکیں؟ کیا پاکستان کے عوام اس بات سے بھی بالکل عاجز آچکے ہیں کہ ان میں سے دس لاکھ لوگ پارلیمان اور صدارتی محل کے سامنے کھڑے ہوکر اس چور حکومت سے نجات حاصل کرسکیں؟

اے اہلیانِ پاکستان! عالم عرب میں انقلاب کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے......اور اُن پر مسلط ظالم طواغیت اپنے لیے فرار کی راہیں تلاش کررہے ہیں......لیکن آپ کیوں حرکت میں نہیں آتے؟ اور کیوں ان حرام خور طواغیت سے نجات حاصل نہیں کرتے؟ اے اسلام کا نام لینے والو! اے غیور پاکستانیو! آیئے ان مجاہدینِ صادقین کے قافلے کا حصہ بن جایئے جو اب تک پاکستان اور افغانستان میں صلیبی حملہ آوروں اور اُن کے اعوان و انصار مرتدین کے سامنے دیوار بنے کھڑے ہیں۔اور جو یہ نہیں کرسکتے،وہ کم سے کم ان کی کمر مضبوط کریں،ان کی مدد و نصرت کریں۔یہی آپ کے سچے خیر خواہ اور حمایتی ہیں۔اے پاکستانی بھائیو! امریکہ مسلسل ہندوستان کو آپ کے مقابلے میں مضبوط کررہا ہے تاکہ وہ آپ کو دوبارہ سے غلام بنا سکے۔یہ خائن فوج کبھی آپ کا دفاع نہیں کرے گی اور نہ ہی اس خائن حکومت کو آپ کی کوئی پرواہ ہے۔کارگل اور ڈھاکہ میں ان کی سیاہ تاریخ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اگر ہندوستان نے پاکستان کی جانب میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت کی تو اللہ کے حکم سے مجاہدین اس کے مقابلے پر کھڑے ہوں گے،جس طرح اس سے پہلے وہ امریکہ اور روس کے خلاف سینہ سپر ہوئے تھے۔وہ صرف آپ کی عزت و ناموس اور اسلام و اہلِ اسلام کے دفاع کے لیے آگے بڑھیں گے......نا کہ ایجنٹ فوج اور خائن حکومت کے ساتھ کسی قسم کے تعاون کے لیے۔میرے عزیز پاکستانی بھائیو! اس ایجنٹ فوج اور خائن حکومت نے آپ کے تمام وسائل لوٹ لیے،آپ کی معیشت تباہ کردی،اور آپ کے دین و دنیا دونوں کو فساد سے بھر دیا۔کیا آپ اب بھی کسی شے کے منتظر ہیں؟ تیونس،مصر،لیبیا،شام اور یمن کے اپنے بھائیوں کے نمونے کو اپنایئے،جو ظالموں کے ظلم کے خلاف چٹان کی مانند کھڑے ہیں اور اب تک قربانیاں دے رہے ہیں......جس کی وجہ سے فتح و نصرت اُن کا مقدر بن چکی ہے......اور بے شک فتح تو اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہے۔

اے میرے پاکستانی بھائیو! اہل صدق و وفا کے گرد جمع ہوجائیں اور روڑے اٹکانے والوں اور مفاد پرست نفع خوروں کی پرواہ مت کریں۔قربانی کے لیے تیار ہونا فتح کی علامت ہے اور موت کو گلے لگانا زندگی کی ضمانت ہے۔

نوجوان اپنی قوم کی زندگی کے لیے مرجاتے ہیں
قوم کی بقا کی خاطر وہ خود فنا ہوجاتے ہیں
مملکتیں بنا قربانی کے نہیں بنتیں
نہ ہی حقوق کا حصول ممکن ہو پاتا ہے
لاشوں میں اگلی نسلوں کی زندگی ہوا کرتی ہے
قید و بند میں اُن کی آزادی کی ضمانت ہوا کرتی ہے
لہو رنگ آزادی کی راہ میں ایک دروازہ حائل ہے
جس پر صرف خون آلود ہاتھ ہی دستک دے پاتے ہیں

وآخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین،وصلی اللّٰہ علیٰ محمد وآلہ وصحبہ وسلم،والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

''لہٰذا اُن لوگوں کا طریق کار اسلامی نہیں ہے جو آج کل اسلامی ناموں سے کام کررہے ہیں،کبھی وہ اسلامی جمہوریت کا نعرہ بلند کرتے ہیں،کبھی وہ اسلامی سوشلزم کا نام لیتے ہیں،کبھی وہ یہ کہتے ہیں کہ موجودہ اقتصادی نظام چند جزوی تبدیلیوں سے اسلامی نظامِ حیات بن سکتا ہے۔یہ اور اس طرح کی دوسری کوششیں دراصل حق کو چھپانے اور جاہلیت کو گوارا کرنے کی کوششیں ہیں''۔

(سید قطبؒ)

20 فروری: قندھار شہر......فدائی مجاہد نور اللہ کا استشہادی حملہ......کم از کم 10 امریکی اور 6 افغان فوج کے اہلکار ہلاک......متعدد زخمی

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلَی شَرِیْعَۃٍ

مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ، مسئول تحریک طالبان پاکستان حلقہ مالاکنڈ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن ولیٰ اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم

ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلَی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَلَا تَتَّبِعْ أَھْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُونَ O إِنَّھُمْ لَن یُغْنُوا عَنکَ مِنَ اللَّہِ شَیْئاً وَإِنَّ الظَّالِمِیْنَ بَعْضُھُمْ أَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَاللَّہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ (الجاثیہ: ۱۸۔۱۹)

محترم مہاجرین اور مجاہدین بھائیو! میں نے سورہ جاثیہ کی اٹھارویں اور انیسویں آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذمہ داری..... کہ جس کے لیے ہمیں پیدا کیا گیا ہے وہ بیان کر رہے ہیں۔ کہ تمہارا کام کیا ہوگا اور تمہارا دنیا میں آنا کس مقصد کے لیے ہے۔ ہم سے اللہ تعالیٰ مطالبہ کر رہے ہیں اور اگر بالفرض ہم نے یہ ذمہ داری اپنی زندگی میں ادا نہیں کی تو پھر اللہ تعالیٰ ہم سے اس کے لیے پوچھ سکتے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وعیدیں بہت زیادہ ہیں۔ لہٰذا جس کا اللہ تعالیٰ پر اور اللہ کے دین پر ایمان ہو اور قیامت کو مانتا ہو کہ ایک دن آنے والا ہے جب ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے..... ننگے پاؤں اور ننگے سر..... ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ اگر یہ تصور ذہن میں راسخ ہو تو پھر انسان اللہ کی حدود کے تحت زندگی گزارے گا۔ ان آیاتِ کریمہ کا مفہوم اس طرح ہے..... اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما رہے ہیں:

پھر ہم نے تم کو قائم کیا ہے شریعت پر جو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ یہ شریعت' اللہ کا دین ہے۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تم اس شریعت کے تابع دار بن جاؤ۔ آپ دیکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام ہیں..... انسانوں اور انبیاء میں سب سے افضل اور اکرم ہیں..... لیکن وہ بھی شریعت سے بالاتر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فرما رہے ہیں کہ آپ شریعت کے تابع ہو جائیں یعنی شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اوپر ہے۔ تو کون ہے جو شریعت سے بالاتر ہو یا شریعت سے اوپر ہو کر اپنا حکم چلانے کی کوشش کرے؟ "اور اُن لوگوں کی تابع داری مت کرو جو دین کو نہیں سمجھتے اور شریعت کا فہم نہیں رکھتے"۔ اگر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلہ میں تم نے کسی اور کا قانون مان لیا تو اس کی اللہ تمہیں سزا دے گا۔ وہ اس لیے کہ "یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ذرہ برابر بھی تمہارے لیے کمی نہیں کر سکیں گے" کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عذاب دینے کے بعد کسی کی پروا نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اصل میں ہمیں ڈرا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں کسی کی تابع داری نہ کریں، کسی کا لحاظ نہ کریں اور کسی کے سامنے سر نہ جھکائیں اگرچہ اس پاداش میں تمہارا خون بہایا جائے۔ یہی تمہارے لیے فائدے کی بات ہے کہ دنیا سے جاؤ تو غیرت کے ساتھ لیکن اگر غلامی کی زندگی اختیار کرو گے اور اللہ کی بجائے بندوں کی تابع داری کرنے لگو گے تو پھر اُس میں تمہارے لیے نقصان ہی نقصان ہے چاہے وہ کتنا ہی عرصہ دنیا میں رہ لے۔ "یقیناً ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں"۔ وہ تمہارے دشمن ہیں، تم ان ظالموں کے قرب کے لیے جتنے مرضی پاپڑ بیل لو لیکن وہ تمہارے دوست نہیں بنیں گے۔ "اور اللہ متقین کا دوست ہے" تقویٰ یہی ہے کہ شریعت کی تابع داری ہو۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہمیں صاف اور سیدھا راستہ دکھا دیا ہے کہ تم نے زندگی کو کیسے گزارنا ہے اور نفس کی خواہشات کا اتباع نہیں کرنا..... جس نے خود کو نفس کے حوالے کر دیا اور شریعت کو بھلا دیا تو یہ دوزخ کا ویزا ہے اور جس نے شریعت کو منتہائے نظر بنایا اور نفس کو لگام دی تو یہی جنت میں داخلے کا ذریعہ اور طریقہ ہے..... جنت کی حوروں کا یہی حق مہر ہے۔ لوگ ہمیں اکثر کہتے ہیں تحریک طالبان پاکستان کا مقصد، موقف اور مدعا کیا ہے؟ ہمارا موقف یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے تابع تھے تو ہم بھی شریعت کے تابع ہیں اور یہ قوم بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کے لیے پیدا کی ہے۔ اس کو کفر کے لیے پیدا نہیں کیا، اس کو انگریز کا قانون نافذ کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا..... زمین اللہ تعالیٰ کی ہے..... اس پر چھت کی طرح کھڑا آسمان اللہ تعالیٰ کا ہے..... تو پھر قانون بھی اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا..... ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ پاکستان کو ویسا ہی بنانا جیسا کہ شریعت کا حکم ہے..... پاکستان کے حصول کے وقت لاکھوں مسلمانوں نے جو قربانیاں دیں وہ صرف اسی لیے تھی کہ اس خطے میں دین کا نفاذ ہو اور اسلام کا قانون نافذ ہو..... ان قربانیوں کا جو مقصد تھا..... وہی ہمارا مقصد ہے..... کیا لاکھوں مسلمان اس لیے کٹ گئے تھے کہ پاکستان ایسا آزاد خطہ زمین ہو جہاں کفری قوانین نافذ ہوں..... کیا یہ قربانیاں اس لیے دی گئی تھیں کہ گوری چمڑی والا انگریز تو چلا جائے لیکن پھر کالی چمڑی والے انگریز یہاں حکمران ہوں..... ہماری کفار سے دشمنی اُن کی نیلی و سبز آنکھوں یا سفید و سرخ چمڑی کی وجہ سے تو نہیں ہے..... بلکہ ہماری اُن سے دشمنی کی بنیاد کفریہ قانون کا نفاذ تھی..... اور حقیقت یہی ہے کہ اُس کا وہ قانون آج بھی پاکستان میں رائج ہے..... جس کو "کلمہ گو" چلا رہے ہیں..... اب "نمازی اور روزے دار" انگریز پیدا ہو گئے ہیں..... اب

21 فروری: صوبہ ہلمند.........ضلع خانشین.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........امریکی فوجی ٹینک تباہ.........4 امریکی فوجی ہلاک اور 1 شدید زخمی

یہ ایسے ''حاجی'' ہیں جو حج بھی کرتے ہیں اور طاغوتی قانون کے پاسبان بھی ہیں...... بالکل ابوجہل اور عبداللہ بن ابی کی طرح......ابوجہل بھی تو حج کرتا تھا......عبداللہ بن ابی بھی تو نماز و روزہ کا پابند تھا......لیکن تھے دونوں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن......

بھائیو! ہمارے جہاد کا مقصد بھی شریعت ہی ہے اور شریعت ہی کی برکت سے امن آتا ہے۔ اگر بالفرض بغیر شریعت کے امن آسکتا تو آج افغانستان دنیا کا سب سے پرامن ملک ہوتا......کیونکہ وہاں دنیا کی تمام کفریہ طاقتیں قابض ہیں......اُن کا قانون نافذ ہے لیکن صورت حال کیا ہے؟ لوگ قتل ہو رہے ہیں، لوگوں کے اموال کسی بھی طرح محفوظ نہیں......اس کے مقابلے میں طالبان کے دور کو دیکھیں کہ جب ایمان تھا...... شریعت کی بہار تھی......تو ایسا امن تھا کہ ۶ سال میں ۱۰ قتل بھی نہیں ہوئے......نہ زنا تھا، نہ چوری تھی، نہ مہنگائی تھی اور اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتیں اور برکتیں تھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم میری اطاعت کرو گے تو میں تمہارے لیے کافی ہو جاؤں گا۔ جب شریعت نافذ ہو جائے گی تو اللہ تم پر رحمتوں اور برکتوں کی بارش فرمائے گا، تمہاری اولاد اور مال بڑھا دے گا، اللہ تعالیٰ تمہارے باغات اور جنگلات میں بڑھوتری عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے وافر پانی کا تمام تر انتظام خود فرمائے گا، یہ تمام کام اللہ تعالیٰ خود کریں گے۔ رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ۸۳ مرتبہ فرمایا کہ رزق کا ذمہ دار میں ہوں۔

اسی لیے میرے بھائیو! امن شریعت کے ساتھ آتا ہے اور رحمت و برکت کا راز بھی شریعت کے نفاذ میں مضمر ہے۔ عزت، مال اور نسب کی حفاظت بھی شریعت میں ہے۔ جب انسان کی جان، مال، عزت اور عقل کا تحفظ ہو، تبھی حقیقی امن ملتا ہے اور ان تمام کا تحفظ شریعت کے نفاذ میں ہے۔ شریعت کے نافذ نہ ہونے کی وجہ سے آج انسان کا قتل اور اُس کی عزت و ناموس سے کھیلنا اس قدر آسان ہے کہ گویا وہ لاغر و لاچار فارمی مرغی سے بھی گیا گزرا ہو۔ لہٰذا بھائیو! یہی ہماری دعوت اور ہمارا مقصد ہے، اسے ذہنوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ کون سی شریعت کا مطالبہ کیا جارہا ہے؟ تو بھائیو! ہمیں کون سی شریعت چاہیے؟ کون سی شریعت کا نفاذ کے نتیجے میں امن قائم ہوگا؟ کون سی شریعت کی حکمرانی کی صورت میں پاکستان کی بقا ہے؟ کیا اخبار، ٹی وی اور میڈیا کے پروپیگنڈے کے زور پر اس ملک کی حفاظت ہوگی؟ یہ ذرائع ابلاغ تو فرعونی جادوگروں کا کردار ادا کررہے ہیں......جو کہتے ہیں کہ سب اچھا ہے اور ہر جانب خیریت ہے......نہیں سب اچھا نہیں ہے، پاکستان تباہ ہو چکا ہے......اس کی معیشت بیٹھ چکی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا نتیجہ ہے۔

پاکستانی فوج نے اس قدر ظلم کیا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کم ہی ایسا ظلم وستم روا رکھا گیا ہوگا۔ اُن کی مسلسل بم باریوں اور آہن و بارود کی بارش نے تاتاریوں کے ظلم کو پیچھے چھوڑ دیا ہے......یہ گھروں میں گھستے ہیں، خواتین کی عصمت وعزت سے کھیلتے ہیں، پھر اُن کو شہید کر کے اُن کی نعشوں پر شراب انڈیلتے ہیں......ان واقعات کے ہمارے پاس ویڈیو ثبوت موجود ہیں اور بوقت ضرورت ہم ان شواہد کو قوم کے سامنے لائیں گے، ان شاء اللہ۔ اس فوج نے وہ کچھ کیا ہے کہ جس کی بنا پر یہ ملک اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ کی لپیٹ میں ہے۔ اس فوج کی مثال بنوقریظہ کی سی ہے اور اس فوج کو اُس فاحشہ کے کردار سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو اپنے گاہک کو بھی راضی رکھتی ہے اور شوہر کو بھی خوش رکھتی ہے۔ یہ لوگ بیت اللہ کی طرف دیکھ کر بھی اُس سے عقیدت کا دم بھرتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے سالارِ امریکہ کی رضا جوئی میں بھی تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں۔

اب ان شاء اللہ، انہیں ایسے حالات سے سابقہ پیش آنے والا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی زمین تنگ ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے ہاتھ چڑھائے گا، اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے ساتھیوں کے ذریعے عذاب دے گا اور ہمارے ہی ہاتھوں اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا۔ یاد رکھو! جب تک جہاد جاری ہے تو یہ لوگ کتنے ہی حیلے بہانے کرلیں......اِن کو بہر حال اللہ تعالیٰ کی رِٹ ضرور ماننا ہوگی......اس فوج کو اللہ کے بندوں کے سامنے سرنڈر کرنا ہوگا......انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رِٹ کو چیلنج کیا ہے اور ہم اِن سے اللہ تعالیٰ کی رِٹ کو ضرور منوائیں گے......ہم خود بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا پابند بنائیں گے اور اِن سے بھی اللہ تعالیٰ کی رِٹ منوائیں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے قرآن کے آگے اِن سے سرِ تسلیم خم کروائیں گے، ان شاء اللہ۔

جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ کون سی شریعت سے امن آئے گا؟ جی ہاں! وہ شریعت جو ہمارے مالک و خالق نے اپنے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی، یہ شریعت جب نافذ ہوگی تب ہی امن ہوگا، ان شاء اللہ۔ شریعت کو پہچاننے کے لیے کچھ ضروری حقائق ہیں جن کو جان لینے کے بعد ہی نفاذ شریعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کے باعث شریعت نافذ ہونی چاہیے۔ یہ اپنی جگہ ایک بڑا موضوع ہے یعنی نفاذِ شریعت کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ دوسری بات یہ کہ شریعت قائم کرنے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟ یعنی کس طریقہ سے شریعت قائم ہوگی؟ اور تیسری بات یہ کہ نفاذ شریعت کی راہ میں کیا امر مانع ہے؟

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

22 فروری: صوبہ لغمان............ضلع دولت شاہ.................بارودی سرنگ دھماکہ............4 افغان فوجی ہلاک.............3 زخمی ہوئے۔

قرآن کی پکار

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

الحمد للّٰہ رب العالمین ، والصلوٰۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، وبعد:

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!

یقیناً آپ سب نے چند دن قبل امریکی فوجیوں کے ہاتھوں افغانستان کے ایک فوجی اڈے میں اللہ رب العزت کی آخری کتاب کی بے حرمتی کی دل خراش خبر سنی ہو گی۔

عزیز بھائیو!

ایک مسلمان کے لیے اس کی زندگی کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہوتا ہے۔ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی کتاب سے بڑھ کر ایک مسلمان کو کوئی شے عزیز نہیں ہوتی۔ ایک بے عمل سے بے عمل مسلمان بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ زندہ ہو اور اس کے دین کی توہین کی جا رہی ہو۔ اللہ کی محبت و معرفت ہماری ہر سعی کا محور ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نثار کرنے کا جذبہ ہماری زندگی کی علامت ہے۔ قرآن سے دیوانہ وار والہانہ پیار ہی وہ عمل ہے جس کی بنا پر کل کو ہمیں رب کے دربار میں مغفرت کی امید ہے، ورنہ تو ہمارے دامن پہلے ہی اعمال سے خالی ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک مسلمان کے کانوں تک کتاب اللہ کی تڑپتی پکار پہنچے اور وہ حرکت میں نہ آئے؟ وہ دل بھی کوئی دل ہے جو یہ سن کر بھی جوش نہ مارے کہ صلیبی امریکی فوجیوں نے اللہ کی آخری کتاب کے مقدس نسخوں کو آگ لگا دی؟ یہ کیسا ایمان ہے جو قرآنِ کریم کی بے حرمتی پر بھی نہیں بھڑکتا؟ اس بے غیرتی کی زندگی کا کیا فائدہ جس میں نہ اللہ کی کتاب کی حرمت محفوظ ہو اور نہ ہی اللہ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان؟ کیا اس کے بعد بھی یہ کہنے کی کوئی گنجائش باقی بچتی ہے کہ یہ محض افغانی مسلمانوں کی جنگ ہے، اس سے ہمارا کیا لینا دینا؟ کیا اس کے بعد بھی اسے محض 'دہشت گرد' نامی کسی مخلوق کے خلاف جنگ قرار دینے یا محض طالبان والقاعدہ کے خلاف جنگ سمجھنے کی کوئی گنجائش باقی بچتی ہے؟ کیا قرآن صرف طالبان والقاعدہ کا قرآن ہے؟ اسلام صرف ان کا دین ہے؟

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

ربِ کعبہ کی قسم! کافروں کی اس شیطانی جرأت کے بعد بھی میڈیا پر بیٹھ کر امریکیوں کے اس مکروہ فعل کی تاویلیں پیش کرنے والے، مسلمانوں کو ایمانی جوش سے کام لینے کی بجائے بے حس اور بے غیرت ہو جانے کا سبق دینے والے منافقین کی صف میں کھڑے ہیں۔ ایسے بد بخت تجزیہ نگار، ایسے سرکاری مولوی، ایسے بے حمیت حکومتی عہدے دار ہمیں رینڈ کارپوریشن کے تجویز کردہ 'اعتدال پسند اسلام' پر چلانا چاہتے ہیں جو حقیقت میں اسلام نہیں، کفر ہے۔ یہ بد بخت چاہتے ہیں کہ اس امت کا اپنے دین سے رشتہ اس طرح کاٹ دیں اور اسے ہر ایمانی جذبے سے اس طرح محروم کر دیں کہ وہ اپنی عصمتیں پامال ہونے پر بھی چپ سادھے رہے، اپنے نوجوان اور بوڑھے قتل ہونے پر بھی صدائے احتجاج بلند نہ کرے، اور حد تو یہ کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنائے جانے اور اپنی کتاب کے جلائے جانے کو بھی سر جھکا کر قبول کر لے۔

الحمد للہ ہمارے غیور مجاہد طالبان بھائیوں نے، امیر المؤمنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کے سپاہیوں نے تو دس سال میں اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ دین کے معاملے میں ذلت قبول کرنے پر تیار نہیں اور اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دینے کو سرمایہ افتخار سمجھتے ہیں۔ اس الم ناک واقعے کے بعد غیور افغان قوم کے ردِعمل نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ قوم بطور ایک قوم دنیا بھر میں اللہ کی کتاب سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے والی و عقیدت رکھنے والی قوم ہے اور دس سال تک امریکہ کی ساری ترغیبات اور ساری دھمکیوں اور مظالم کے بعد بھی اسے رینڈ کارپوریشن کا پیش کردہ امریکی اسلام نہیں قبول۔

> **ہمارا اور تمہارا رب، اللہ کبھی شکست نہیں کھاتا، اسے ہرایا نہیں جا سکتا۔ اس کی عظمت و جبروت سے جو ٹکرائے گا اس کا حشر وہی ہوگا جو اس سے قبل حضرت لوط، حضرت صالح، حضرت ھود اور حضرت نوح علیہم السلام کی اقوام کا ہوا اور جو حشر فرعون اور اس کے لشکروں کا ہوا۔**

تو کیا پاکستان کے مسلمان، خراسان کے لشکروں اور غزوۂ ہند کے مجاہدوں کی سرزمین کے مسلمان، اس نازک موقع پر اللہ کی کتاب سے اپنی محبت کا ثبوت نہیں دیں گے؟ بجلی اور گیس کی خاطر سڑکوں پر نکل آنے والے کیا قرآن کی خاطر باہر نہیں نکلیں گے؟ سیاست دانوں کے پکارنے پر لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے ہونے والے قرآن کی پکار پر اکٹھے نہیں ہوں گے؟ افغانستان میں کھلے محاذوں پر شریکِ جہاد ہو کر صلیبی امریکی اور نیٹو

22 فروری: صوبہ قندھار.................ضلع میوند.................بارودی سرنگ دھماکے...........2 امریکی ٹینک تباہ..........9 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی۔

افواج سے اللہ کے دین کا بدلہ نہیں لیں گے؟ افغانستان میں برسرِ پیکار مجاہدین کی پشت پناہی نہیں کریں گے؟ اپنی اولادیں اسلام کی حرمت پر نچھاور نہیں کریں گے؟ اپنے اموال اس جہاد کی تقویت میں نہیں لٹائیں گے؟ کیا اس ملک کے محترم علما امریکہ کے خلاف جہاد کے فرضِ عین ہونے کا واضح و علانیہ فتویٰ نہیں دیں گے؟ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ پاکستان کے مسلمان پاکستان میں امریکہ کے بڑھتے اثر و رسوخ کو روکنے کے لیے کوئی سنجیدہ اقدام اٹھائیں؟ کب تک امریکہ سے وفادار غلاموں کو اپنے سر پر بطور حاکم اور فوجی جرنیل قبول کیا جائے گا؟ وہ دن کب آئے گا جب سی آئی اے اور بلیک واٹر کے اہل کاروں پر یہ زمین تنگ کر دی جائے گی؟ وہ دن کب آئے گا جب جیکب آباد اور تربیلا سمیت امریکہ کے زیرِ استعمال تمام فوجی وہوائی اڈوں پر اس ملک کے عوام اسی طرح چڑھ دوڑیں گے جیسے افغانی عوام اپنے ملک میں واقع امریکی اڈوں پر چڑھ دوڑے؟ وہ دن کب آئے گا جب ہماری فضاؤں میں دندناتے امریکی ڈرون طیاروں کو معصوموں کے قتلِ عام سے روکا جائے گا؟ وہ دن کب آئے گا جب امریکہ اور نیٹو کی قرآن دشمن افواج کی سپلائی کا ہماری زمین اور ہماری فضاؤں سے گزرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے گا؟ وہ دن کب آئے گا جب اس خطے کے مسلمان اپنے داخلی و خارجی فیصلے بس اللہ کی مقدس کتاب قرآنِ کریم کی روشنی میں آزادانہ طور پر کریں گے اور کوئی امریکی پٹھو، امریکہ کا کوئی آلۂ کار ان کی گردنوں پر امریکہ کے احکامات مسلط نہیں کر رہا ہو گا؟ آخر وہ دن کب آئے گا جب امریکہ کے خلاف جذبے اور نعرے کسی عمل میں بدلیں گے؟

> بجلی اور گیس کی خاطر سڑکوں پر نکل آنے والے کیا قرآن کی خاطر باہر نہیں نکلیں گے؟ سیاست دانوں کے پکارنے پر لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے ہونے والے قرآن کی پکار پر اکٹھے نہیں ہوں گے؟ افغانستان میں کھلے محاذوں پر شریکِ جہاد ہو کر صلیبی امریکی و نیٹو افواج سے اللہ کے دین کا بدلہ نہیں لیں گے؟ افغانستان میں برسرِ پیکار مجاہدین کی پشت پناہی نہیں کریں گے؟ اپنی اولادیں اسلام کی حرمت پر نچھاور نہیں کریں گے؟ اپنے اموال اس جہاد کی تقویت میں نہیں لٹائیں گے؟

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!

اٹھیے! اپنے دین کا دفاع کیجیے! اپنے قرآن کا دفاع کیجیے! افغان جہاد کو ہر ممکن ذریعے سے مضبوط کیجیے۔ اپنے ملک سے امریکیوں کو مار بھگائیے۔ اپنی سفیہ حکومت اور رذیل فوجی قیادت کے گریبان پکڑ کر اسے قرآن جلانے والے اور بہن عافیہ صدیقی کی عصمت پامال کرنے والے امریکیوں کے ساتھ تعاون سے روکیے...... اور اگر یہ اب بھی نہیں رکتے تو ان کا وہی حشر کیجیے جو اہلِ لیبیا نے قذافی کے ساتھ کیا۔

پاکستان کے محاذ پر برسرِ پیکار میرے محترم و محبوب مجاہد بھائیو!

اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے جہاد کی راہ پر ثابت قدم رہیے اور امریکہ اور اس کے حواریوں پر زمین تنگ کرنے کا سلسلہ جاری رکھیے۔ اللہ سے توفیق طلب کر کے ایسی مضبوط عسکری کارروائیاں ترتیب دیجیے جو امریکیوں اور ان کے آلۂ کاروں کے پیروں تلے آگ لگا دے اور انہیں بتا دے کہ ابھی اس سرزمین میں خالد شیخ محمد اور رمزی یوسف فک اللہ اسرھما اور بیت اللہ محسود، الیاس کشمیری اور امجد فاروقی رحمہم اللہ کے بہت سے جانشین باقی ہیں جو تمہیں یہاں سے بھگا کر اور جس قرآن سے تمہاری دشمنی ہے اسے یہاں حاکم بنا کر دم لیں گے۔ اللہ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو!

آخر میں چند باتیں امریکی حکومت اور اس کی فوج سے کہنا چاہوں گا......

☆ تمہاری اس خسیس حرکت اور اس سے پہلے کے بہت سے دیگر واقعات نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ محض جھوٹ و فریب ہے کہ تم افغانستان کے لوگوں کو جمہوریت اور آزادی کا تحفہ دینے آئے ہو یا یہ کہ تمہاری جنگ اسلام سے نہیں، بلکہ محض کسی نام نہاد انتہا پسند گروہ سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ایک صلیبی صہیونی حملے کی قیادت کرتے ہوئے مسلمانوں کے دین پر حملہ آور ہوئے ہو اور تمہارا اصل ہدف اسلام کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا ہے، لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکے گا، چاہے تم کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے!

☆ تمہارے اس شیطانی عمل نے ایک بار پھر دکھا دیا ہے کہ ہماری اور تمہاری جنگ میں کس فریق کے اخلاق عالی ہیں اور کس کے اخلاق پست؟ کونسا فریق جنگ کے آداب سے مزین ایک مہذب لشکر ہے اور کون محض وحشی درندوں کا ایک ٹولہ؟ ایک فریق تاریخ میں ابوغریب، گوانتانامو، عافیہ صدیقی، قرآن کریم جلانے اور لاشوں کی بے حرمتی کرنے کے سبب جانا جائے گا اور دوسرا فریق ان سارے مظالم کے باوجود صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے، اسلام کے سکھلائے ہوئے عالی اخلاق و آداب کا پابند رہنے، پورے وقار کے ساتھ قتال کرنے اور نتیجتاً بہن ایون رڈلی کے اسلام قبول کرنے جیسی روشن مثالوں کے سبب پہچانا جائے گا۔

☆ مجھے امید ہے کہ قرآن کی بے حرمتی کے اس واقعے پر افغان قوم کے ردِعمل نے تمہیں، یا کم از کم تمہارے قوم کے صاحبِ عقل لوگوں کو ہی یہ بات سمجھا دی ہوگی کہ تم نے war of minds and hearts یا 'ذہن اور دل جیتنے کی جنگ' کے خوش نما عنوان تلے جو مہم شروع کی تھی اور لاکھوں افغانوں کو شہید و دربدر کرنے کے بعد ان کے دلوں میں اپنے لیے کوئی نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، تم اپنی ہی وحشت و درندگی کے سبب اس قلب و ذہن کی جنگ کو جیتنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہو۔

22 فروری: صوبہ ننگرہار......ضلع جلال آباد......قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ......مظاہرین نے صلیبی فوج کی رسد کے لیے جانے والے 10 آئل ٹینکروں اور 2 فوجی گاڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا۔

افغان قوم ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک تمہارے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور تمہیں بتا دیا ہے کہ یہ قوم اب تم سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرتی ہے جتنی افغانستان پر تمہارے حملے سے قبل کیا کرتی تھی۔ اور یہ نفرت بے سبب نہیں، بلکہ اس قوم نے تمہیں قریب سے دیکھنے کے بعد تمہارا اصلی مکروہ اسلام دشمن چہرہ مزید واضح طور پر دیکھ لیا ہے اور یہ پہچان لیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مجسم تصویر ہو کہ:

وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ (البقرة:٢١٧)

''یہ لوگ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کردیں''۔

☆ مجھے امید ہے کہ افغان قوم کے ردِعمل نے تمہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ افغانستان میں تمہاری جنگ اب کسی ایک مجموعے، تنظیم یا تحریک سے نہیں، بلکہ پوری افغان قوم سے ہے اور پاکستان کے غیور مسلمان بھی اس قوم کی پشت پر کھڑے ہیں۔ پس اب بھی وقت ہے......عزت پیاری ہے اور اپنی سلامتی عزیز ہے تو بوریا بستر گول کر کے نکل جاؤ، اس سے قبل کہ وہ وقت آئے جب یہاں سے واپس لے جانے کے لیے تمہیں اپنی لاشوں اور تابوتوں کے سوا کچھ نہ ملے۔

☆ مجھے امید ہے کہ تم یہ بھی جان گئے ہوگے کہ تمہارا پیش کردہ 'امریکی اسلام' اس امت نے مسترد کر دیا ہے۔ اس امت کو تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم والا اور قرآنِ عظیم الشان والا اسلام ہی چاہیے، چاہے اپنا خون دے کر ملے۔ لہٰذا بلا وجہ اپنے اموال ایسی بے فائدہ چیزوں کو فروغ دینے یا انہیں قوت کے بل پر نافذ کرنے میں مت ضائع کرو۔ ان اموال سے اپنے ملک کے لاکھوں بے روزگار، بے گھر اور بھوکے لوگوں کی ضروریات پوری کرو۔ اگر تم یونہی خرچ کرتے رہے تو انجام وہی ہوگا جو ہمارے رب نے پہلے ہی بتا دیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (الانفال: ٣٦)

بے شک کافر لوگ اپنا مال و دولت (اس لیے) خرچ کرتے ہیں کہ (اس کے اثر سے) وہ (لوگوں کو) اللہ (کے دین) کی راہ سے روکیں، سو ابھی وہ اسے خرچ کرتے رہیں گے پھر (یہ خرچ کرنا) ان کے حق میں پچھتاوا (یعنی حسرت وندامت) بن جائے گا پھر وہ (گرفت الٰہی کے ذریعے) مغلوب کر دیے جائیں گے، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

☆ میں تمہیں یہ نصیحت بھی کروں گا کہ افغان قوم کی تاریخ کو ذرا غور سے پڑھ لو۔ یہ قوم اس امت کے سر کا تاج اور ماتھے کا جھومر ہے! اس کی شجاعت بھی بلا کی ہے اور حافظہ بھی بلا کا۔ اس کے ساتھ ایسی دشمنی نہ لگاؤ کہ تم ہمیشہ کے لیے اس کے دشمنوں کی فہرست میں درج ہو جاؤ اور پھر تم افغانستان سے چلے بھی جاؤ تو افغانی تمہارا پیچھا نہ چھوڑیں اور سمندروں کو پار کر کے تمہارے اپنے ملکوں میں گھس گھس کر تم سے بدلے اتاریں۔

☆ میری آخری نصیحت امریکی حکومت، فوج اور امریکہ کے عوام کو ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ یہ حقیقت پہچان لو کہ تم اسلام اور اہلِ اسلام پر حملہ کر کے ان بے سروسامان بندوں سے نہیں بلکہ ان کے رب سے لڑنے نکل آئے ہو......اور ہمارا اور تمہارا رب، اللہ کبھی شکست نہیں کھاتا، اسے ہرایا نہیں جا سکتا۔ اس کی عظمت و جبروت سے جو ٹکرائے گا اس کا حشر وہی ہوگا جو اس سے قبل حضرت لوط، حضرت صالح، حضرت ھود اور حضرت نوح علیہم السلام کی اقوام کا ہوا اور جو حشر فرعون اور اس کے لشکروں کا ہوا۔

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُواْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالاً وَأَوْلاَداً فَاسْتَمْتَعُواْ بِخَلاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلاَقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ بِخَلاَقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُواْ أُوْلَـئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الُّدنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (التوبة: ٦٩)

''یہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو تم سے پہلے تھے، وہ قوت میں تم سے زیادہ سخت اور اموال اور اولاد میں بہت زیادہ تھے۔ انھوں نے اپنے مقدر کے مزے لوٹے اور تم نے اپنے مقدر کے۔ جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں نے اپنے مقدر کے مزے لوٹے تھے اور تم نے فضول باتیں کیں، جس طرح انھوں نے فضول باتیں کیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی خسارہ اٹھانے والے ہیں''۔

پس اللہ کے حضور انفرادی و اجتماعی توبہ کرو، اپنے تکبر وغرور سے باز آجاؤ، چند دن کی زندگی کی خاطر آخرت خراب نہ کرو اور اب بھی حق کا اعتراف کر کے، اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری کتاب کی دعوت قبول کر کے خود کو اللہ کے عذاب سے بچا لو اور اللہ کی رحمت کے مستحق بن جاؤ۔ اللہ تمہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق بخشے، آمین!

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ ننگرہار......ضلع چپرہار......بارودی سرنگ دھماکہ......صلیبی فوج کا ٹینک تباہ......4 صلیبی فوجی ہلاک

اسلام اور قرآن دشمنی......صلیبی جنگ کی بنیاد

مصعب ابراہیم

بگرام ایئر بیس پر امریکی فوج نے قرآن مجید کے ۴۰۰ سے زائد نسخوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ جب کہ مصحف شریف کے ۲۰۰ سے زائد نسخوں کو مکمل طور پر جلنے سے بچا لیا گیا اور یوں وہ ادھ جلے صحائفِ کریمہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے قلب و روح میں نشتر بن کر اتر گئے۔ بگرام ایئر بیس میں قرآن مجید کے سوختہ نسخے، راکھ بنے مصحف، جلے ہوئے اوراقِ قرآنی، نذرِ آتش کر دی جانے والی آیات کا مقدس متن اور احادیث وفقہ کی جلا دی جانے والی مبارک کتب' کفار کی تیرہ بختی، فطری رذالت، ذہنی بانجھ پن، قلبی باؤلے پن اور اسلام وشعائر اسلام سے ازلی عداوت وکینہ کی علامات ہیں......

ایسے ہر سانحے کے بعد یہ حقیقت واضح سے واضح تر ہو جاتی ہے کہ آج دنیا بھر میں جس جنگ کا طبل بج چکا ہے اور جس کے میدان سج رہے ہیں......وہ خالص عقائد و نظریات کی جنگ ہے......بعض کم عقل اور کج فہم لوگ اس جنگ کو'' وسائل ہڑپ کرنے کی لڑائی'' کا عنوان دیتے ہیں......بعض اسے'' امریکہ چین کشمکش'' کے تناظر میں ہی دیکھنے پر مصر ہیں......بعض اسے'' تہذیبی تصادم'' کے علاوہ کوئی اور نام دینے کے روادار نہیں......لیکن کفار کی ایسی نیچ حرکتیں اور قبیح افعال اس بات کو بیان کرنے کے لیے کافی ہیں کہ یہ جنگ اصلاً اسلام اور صلیب کے مابین برپا معرکہ ہے......یہ تو اولیاء اللہ اور اعداء اللہ کے درمیان چھڑنے والی جنگ ہے......متحدہ کفر' غزوۂ احزاب کی مانند اہل اسلام پر چڑھ دوڑا ہے تو اسے کفر واسلام کے معرکے سے کیوں نہ تعبیر کیا جائے؟

اس جنگ میں کفار کی طرف سے اسلام، شعائر اسلام، قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ایسے رکیک حملے کیے گئے جن کا صدور آج سے پہلے کی تاریخ میں کسی بد سے بدترین دشمن اسلام سے نہیں ہوا۔ بدر سے لے کر آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کفار ومشرکین نے قرآن مجید کے مقدس اوراق کو......کہ جن سے زیادہ تقدیس کی حامل کوئی شے دنیا میں موجود نہیں......ٹوائلٹ پیپر کے طور استعمال کیا ہو۔ کبھی چشم فلک نے ایسے بدفطرت کفار کو نہیں دیکھا جو غلاظت اور ناپاکی کو اللہ کی کتاب کے اوراق سے صاف کریں......کفار اور صلیبیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں تو کیں لیکن اتنی ہمت کسی میں نہیں ہوئی کہ وہ نبی الرحمۃ (فداہ ابی وامی) کے خاکے بنائیں اور شرانگیز تصاویر کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کی تضحیک کریں۔

لیکن آج صلیبی وصیہونی اتحاد عراق، افغانستان اور پورے مغرب سمیت دنیا بھر میں ایسے پست اور گھٹیا ترین افعال میں مگن ہے، اُنہوں نے اپنی کثافت زدہ فطرت اور سوقیانہ پن کی انتہا کرتے ہوئے ایسی ذلالت دکھائی کہ جس کی تاریخ میں ڈھونڈے سے بھی مثال نہیں ملتی۔ غیور افغان مسلمانوں نے صلیبیوں کی ان ناپاک جسارتوں پر آنکھیں موندنے کی بجائے ایمان وعمل کا راستہ اختیار کیا ہے۔

افغانستان کے اکثر صوبوں' قندھار، غور، وردگ، قندوز، پروان، لوگر، پکتیا، فاریاب، جوزجان، زابل، خوست، اورزگان، غزنی، کابل، ہلمند، ہرات، نیمروز، پکتیکا، بغلان، کاپیسا، ننگرہار، لغمان، بدخشاں، فراہ، اور بادغیس' کے ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبے میں افغان مسلمان حقیقتاً ایک مجاہد قوم کی صورت میں نظر آئے۔ اُنہوں نے'' قانونی اور آئینی حق'' استعمال نہیں کیا......وہ سڑکوں پر آئے ضرور......ہزاروں کی تعداد میں مظاہروں میں بھی شریک ہوئے......لیکن یہ احتجاج اور مظاہرے اپنا الگ ہی رنگ لیے ہوئے تھے......اُنہوں نے'' پرامن'' رہنے کی تمام اپیلوں کو مسترد کیا......'' حکمت و مصلحت'' کے اسباق پڑھانے والوں کی ایک نہ چلنے دی اور ہر جگہ صلیبیوں کا محاصرہ کیا......کٹھ پتلی افغان حکومت کا ناطقہ بند کیا......کفار کی سپلائی لائن پر جگہ جگہ حملے کیے......بے سروسامان ہونے کے باوجود غیرت ایمانی نے اُنہیں ایسا طاقت ور بنا دیا کہ اس احتجاج کے دوران میں وہ گولیوں کا نشانہ بن کر گرتے اپنوں کے لاشیں اٹھاتے رہے......دسیوں مظاہرین شہید ہوئے......اس کے باوجود اُنہوں نے صلیبیوں اور اُن کے غلاموں پر افغانستان کی زمین تنگ کر دی......اُن کے پاس محض دستی بم اور پٹرول بم ہی تو تھے......لیکن اُنہوں نے مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ کے درس کو ہی ذہن میں رکھا اور اِنہی دستی وپٹرول بموں سے درجنوں صلیبی فوجیوں کو جہنم واصل کیا۔

عامۃ المسلمین کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے بھی صلیبی کفار کی اس ناپاک جسارت پر اُن سے بھرپور انتقام لیا۔ ملک کے طول وعرض میں فدائی حملے کیے گئے۔ ۲۵ فروری کو کابل شہر میں دو فدائی مجاہدین (جو کہ پولیس فورس میں شامل تھے) نے وزارت داخلہ کے دفتر میں داخل ہو کر امریکی فوج کے ۴ اعلیٰ عہدے داروں کو قتل کر دیا۔ اور وہاں سے بحفاظت نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس حملے سے تو صلیبی واقعی بلبلا اٹھے اور لیون پنیٹا نے کہا کہ'' توہین قرآن کے بدلے کی آڑ میں امریکی فوجی افسروں کا قتل ناقابل قبول ہے''۔ یہ ائمۃ الکفر'' قبول ہے، قبول ہے'' کہیں یا'' ناقابل قبول'' کی رَٹ لگائیں......مجاہدین ان کی گردنیں دبوچنے اور گلے کاٹنے میں ذرہ برابر تامل نہیں کریں گے۔ ۲۲ فروری کو ہی کابل میں

23 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............امریکی فوج کا پیدل دستہ رزد میں آ گیا............2 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 3 زخمی

امریکی سفارت خانہ بند کر دیا گیا تھا۔اس واقعے کے بعد تمام افغان وزارتوں سے امریکی اہل کار واپس بلا لیے گئے۔۲۴فروری کو جرمنی (جوکہ ایساف فورسز میں تعداد کے لحاظ سے تیسرا بڑا ملک ہے) کی افواج نے قندوز میں واقع ایک بڑا فوجی مرکز مجاہدین کے خوف سے ختم کر دیا اور وہاں سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔۲۶فروری کو فرانس، جرمنی اور برطانیہ نے افغانستان سے اپنا سفارتی عملہ واپس بلا لیا۔۲۷فروری کو ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں ننگرہار ایئر پورٹ پر فدائی کارروائی کی گئی، جس میں ۶ صلیبی فوجی مردار اور درجنوں زخمی ہوئے جب کہ بھاری جنگی سامان بھی تباہ ہو گیا۔۲۹فروری کو صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملے میں ۱۰امریکی فوجی اور ۱۲افغان پولیس کے اہل کار ہلاک ہوئے۔۳مارچ کو قندھار میں مشکینزئی گاؤں میں فدائی مجاہد نے گھروں کی تلاشی میں مصروف امریکی فوجیوں پر فدائی حملہ کر کے ۱۰امریکی فوجیوں کو ہلاک اور ۵ کو زخمی کر دیا۔۵مارچ کو بگرام ایئر بیس پر فدائی حملہ کیا گیا، جس میں ۱۲امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔۵مارچ کو جلال آباد میں ایک فدائی مجاہد نے افغان پولیس اور انٹیلی جنس سروس کے اہل کاروں کی مشترکہ چوکی پر فدائی حملہ کیا، جس سے ۲۵افغان اہل کار ہلاک اور چوکی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

اپنے فوجیوں کی اموات اور عسکری مراکز کے محاصرے کو دیکھتے ہوئے کفار کا بوکھلایا ہوا سردار اوباما معذرتیں پیش کرنے لگا، افغانستان میں ایساف کا سربراہ جان ایلن بھی معافی مانگتا پایا گیا، امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے بھی معذرت کی اور واقعہ کی ''شفاف تحقیقات'' کا وعدہ کیا۔سب سے دلچسپ بیان اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ میں مقرر ناظم الامور رچرڈ ہوگ کا سامنے آیا۔۷مارچ کو اُس نے بے چارگی اور بے بسی میں ڈوبے لہجے میں ممیاتے ہوئے کہا''''افغانستان میں قرآن کی بے حرمتی پر صدر اوباما اور حکومت معافی مانگ چکی ہے، سب کو مل کر افغانستان میں امریکی فوجیوں کا قتل روکنا چاہیے۔غیر ملکی اور افغانی دونوں طرح کے فوجی مارے جا رہے ہیں، ایسے حالات میں سب کو مل بیٹھ کر سوچنا چاہیے کہ اسے کیسے روکا جا سکتا ہے اور ہم کیا کر سکتے ہیں''۔

یہ تو اُس خطے کے احوال ہیں جہاں زندہ و بیدار ایمان والے بستے ہیں۔لیکن خطہ پاکستان کے مسلمانوں پر کیا کوئی فریضہ عائد نہیں ہوتا؟اس موضوع پر قلم اٹھاتے ساتھ ہی قرآن عظیم الشان کے جلنے کا منظر آنکھوں کے سامنے گردش کر رہا ہے.....قویٰ ہیں کہ ساتھ چھوڑے دیتے ہیں...... یوں محسوس ہو رہا ہے گویا پھلدار تیر کو دل میں مکمل طور پر پیوست کر کے پوری طاقت سے واپس کھینچ لیا گیا ہو اور اب پور پور اُس کے زہریلے اثرات سے سلگ رہا ہے......دماغ دھواں دھواں ہے......آنکھیں انگارے کی سی صورت اختیار کر رہی ہیں......احساسات میں بھونچال اور جذبات میں طوفان کی سی کیفیت ہے.....لیکن مسلمانوں کی اکثریت کی طرح عمل سے کوسوں دور......آنسوؤں سے دامن تر کر کے...... بے بسی کی ہچکیاں بھر کر.....حق ادا کرنے کے زعم میں مبتلا ہوں......گذشتہ دس سالوں سے میری قوم کی زمین اور فضاؤں سے رذیل ترین کفار کا 'سامانِ زندگی' گزر رہا ہے......اسی رسد کے بل بوتے پر صلیبی کفار سرزمین افغانستان پر قابض ہیں اور یہی رسد وہاں اُن کی بار بار دہرائی گئی تمام تر خباثتوں کے رونما ہونے کا باعث ہے۔یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید قرآن کی حرمت محض افغان مسلمانوں کا مسئلہ ہے......دل لگتی کہیے کہ کیا ہمارے ایمان'اس بے سروپا خیال کی تائید کرتے ہیں؟ کیا حرمت قرآن واقعی صرف افغانوں کا مسئلہ ہے؟ کیا ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں؟ ہماری راتوں کی نیندوں میں کتنا خلل واقع ہوا ہے؟ ہمیں ہمارے بستر کانٹوں بھرے محسوس ہوئے ہیں؟ ہمیں ہماری مصروفیات اور ترجیحاتِ زندگی نے ہلکی سی الجھن میں مبتلا کیا ہے؟ کیا ایمان والوں کا ردعمل محض اتنا ہی ہونا چاہیے کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو تو سڑکیں مظاہرین سے بھر جائیں اور چند گھنٹوں بعد ہر فرد کی زندگی معمول کے مطابق رواں دواں ہو؟؟؟ کیا حرمت قرآن کا بس اتنا تقاضا ہے کہ چند آنسو بہا کر......''حرمت قرآن پر جان بھی قربان'' کے فلک شگاف نعرے بلند کر کے بھرے پُرے گھروں اور آسائش کدوں میں لوٹ جایا جائے؟ کرکٹ کے تماشوں میں 'سرخروئی' کے لیے تو ہم آہ و زاری سے دعائیں کریں......اور اس میدان میں شکست ہر فرد کے لیے''جان کا روگ''بن جائے لیکن ہمیں نہ تو قرآن کریم کے راکھ ہو جانے والے نسخے غم واندوہ میں مبتلا کر سکیں اور نہ ہی ہمارے ہاتھ' دین کی عزت کی خاطر لُٹ جانے اور کٹ جانے والوں کے لیے دعا کی خاطر اٹھیں......دیکھیے! قرآن مجید کے نذرِ آتش کر دیے جانے والے اوراق ہم ہی سے تو نہیں کہہ رہے کہ

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روزِ سیاہ
خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ گوانتاناموبے میں ایک عشرے سے کفار کی اذیتیں سہتے اور ہر لمحے موت کی تلخی سے بڑھ کر تلخ گھونٹ پیتے اسیروں کو قرآن مجید کی بے حرمتی نے بے کل کر دیا ہے......دوسری طرف یہاں کا میڈیا اور ذرائع ابلاغ ہیں کہ جنہوں نے قرآنِ پاک کی بے حرمتی کو یکسر نظر انداز کر رکھا ہے۔

یاد رکھیے! آج امت مسلمہ کے مقابل تاریخ کی بدترین کافر اقوام ہیں۔جو کہ اپنی اسلام دشمنی، بغض، عداوت اور عناد میں سابقہ کافر قوموں سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں۔ لہٰذا آج امت بن کر سوچیے......یہ جنگ محض عراقیوں اور افغانیوں کی جنگ نہیں ہے...... یہ مسلم امت سے تعلق پر فخر کرنے والے ایک ایک فرد کی جنگ ہے.....کفر کی فوجوں نے محض کسی ایک آدھ مسلم خطے پر حملہ نہیں کیا بلکہ صلیبی صیہونی فسادی قوتیں مجتمع ہو کر ہر مسلمان کے مراکزِ ایمانی پر حملہ آور ہوئی ہیں......قلب و ذہن سے یہ واہمہ اور خیال نکال دیجیے کہ یہ محض افغانوں کی جنگ ہے اور ہمارا اس سے کیا لینا دینا......کفار کے لشکروں کے

23فروری: صوبہ فاریاب.........صدر مقام میمنہ.........قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ.....نیٹو سپلائی کے 15 ٹینکرز کو نذر آتش.....دستی بم حملے.....6 صلیبی جہنم واصل۔

اہداف واضح ہیں اور وہ دوٹوک انداز میں ہر مسلم فرد کو بتا رہے ہیں کہ وہ اپنے اہداف کے حصول کے طریقہ کار پر بھی یکسوئی سے عمل پیرا ہیں۔لہٰذا اس جنگ کو اپنی جنگ سمجھیے...... اپنے ایمان اور عقائد پر حملہ تصور کیجیے......کفار کی یہ حرکات اُن کی بدبختی اور بغضِ اسلام میں جلتے سینوں کی شاہد تو ہیں ہی......ساتھ ہی یہ سب امت کے ہر فرد کے لیے ایمان وعمل کی کسوٹی فراہم کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔اپنی تمام تر توتوں کو یکجا کر کے کفر کے خلاف اس جنگ میں اسلام کے محافظوں میں شامل ہو جایئے۔قیامت کے دن بھی ایک ایک فرد سے یہی پوچھا جائے گا کہ متحدہ کفر کے مقابل آجانے کے بعد اُس کی صلاحیتیں اور اُس کی توانائیاں کس راستے میں صرف ہوتی رہیں؟؟؟

ہمارا اس قرآن سے قلبی تعلق اور لگاؤ کس قدر ہے، اس کا اندازہ ہمیں اپنے رویے اور کردار سے بخوبی ہوتا ہے۔لہٰذا یہ ضروری بھی ہے اور وقت کی پکار بھی کہ قرآنِ عظیم کی بکثرت تلاوت کو اپنے اوپر لازم کیا جائے، طاقوں اور جزدانوں سے اتار کر اسے دل میں بسایا جائے، اُس پر پڑی گرد کی موٹی تہوں کو جھاڑ کر سینوں کو اس کے نور سے معمور کیا جائے، آنکھوں کو اس کے دیدار سے تراوٹ بخشی جائے، اپنی اولادوں کی سیرت و کردار کو اس کی پاکیزہ ہدایات کے مطابق ڈھالا جائے، عمل وکردار کو اس کی تعلیمات سے مزین کیا جائے، اس کے فرمودات کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنایا جائے، اس کے عطا کردہ نظام کو برپا کرنے اور نافذ کرنے کے لیے جہاد وقتال کے راستوں کا انتخاب کیا جائے۔تمام نظام ہائے طاغوت سے کلیتاً برأت کا اظہار کر کے نظام قرآنی کی دعوت کو عام کیا جائے اور اس کے مطابق اپنی معاشی، معاشرتی، تمدنی اور اجتماعی زندگی کو استوار کیا جائے۔کفر جب ایسی عامل بالقرآن قوم اور ایسی غیور وجسور ملت کو اپنے سامنے دیکھے گا تو اُس کی کبھی یہ مجال نہ ہوگی کہ وہ اپنا پلید ہاتھ' کتاب اللہ کی طرف بری نیت سے بڑھا سکے۔

یہاں چلتے چلتے غامدی فکر کے فتنہ پروروں کے''فکری ارتداد'' پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ہم تو سادہ سے مسلمان ہیں......قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احکاماتِ شریعت پر من وعن ایمان لانے اور تعلیماتِ دینیہ پر کلی عمل درآمد کو ہی ذریعہ نجات سمجھتے ہیں......لیکن آج کے زمانے میں 'اصلاح پسندی' کا دعویٰ کرنے والے اصلاً ملحد فکر کے حامل اِسے 'کم عقلی' سے تعبیر کرتے ہیں......اب تو 'عقل کل' اور 'اسرار ومعارف' کے رموز سے واقف وہی فرد یا افراد کے گروہ گردانے جاتے ہیں جو اپنے بزرگوں کی علمی وجاہت اور عملی استقامت کے علی الرغم اپنے کردار سے فکری انتشار پھیلانے میں مصروف ہوں اور 'پیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو' کا نمونۂ عمل ثابت ہوں۔

اب جہاد کو 'کلاسیکی اور عصری تناظر' کے عنوانات کے تحت دیکھے اور سمجھے جانے کو ہی سفیہ ونادان افراد کے نزدیک قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔گویا اپنے تئیں علمی میدان کے بزرجمہر بنے اتنا بھی نہیں جانتے کہ جہاد کا میدان (نعوذ باللہ) کوئی میوزیکل کنسرٹ ہرگز نہیں جسے ''کلاسیکی'' اور ''پاپ'' کے عنوانات دیے جائیں۔فلسفیانہ موشگافیوں بکھیرنے اور مزین الفاظ کے پیچ وخم میں الجھا کر اُمت کے ذہنوں سے نظریہ جہاد کھرچھنے والوں کی عقل پر اللہ کی مار پڑنے کے بعد ایسے ہی تناقص وتنافس سامنے آتے ہیں۔

کیا یہ شریر حضرات قرآن مجید کی بے حرمتی کے نتیجے میں صلیبی کفار کی دریدہ دہنی کو تمام حدود کو عبور کرتے دیکھ کر بھی اپنی تعلیمات کے لب لباب یعنی 'جہاد آج کے زمانے میں عضوِ معطل' پر ہی اصرار کریں گے؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم 'ایسے ہی معاونین کفار کے بارے میں ربِّ کائنات کے حضور دعویٰ دائر کریں گے کہ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً

(الفرقان: ۳۰)

''اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا''۔

اللہ تعالیٰ ایسی گمراہی وضلالت سے اپنی خاص پناہ میں رکھے اور امت مسلمہ کے ہر پیر وجواں کو کفر وطغیان کے متحدہ لشکروں کے مقابل صف آرا ہونے اور مجاہدینِ اسلام کے دست وبازو بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ ننگرہار..........ضلع خوگیانی.....قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف بڑا احتجاجی مظاہرہ.....اسی دوران میں ایک افغان فوجی کی امریکیوں پر فائرنگ.....10 سے زائد امریکی فوجی ہلاک

دین اور نظام مملکت کی تقسیم...........سیکولرازم

شیخ الحدیث حضرت مولانا نورالہدیٰ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سیکولرازم پوری دنیا میں رائج خبیث ترین نظامِ کفر ہے۔ ہمارے ہاں اسے عموماً کمیونزم کا ہم معنی و ہم وزن خیال کرکے سمجھ لیا جاتا ہے کہ کوئی خدا کا منکر نظریہ ہوگا۔ جب کہ یہ دنیا کا ایک ایسا انوکھا کفر ہے جو مذہب کا انکار کرنے کی بجائے نا صرف اسے انسان کی ضرورت تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کے احترام کا بھی بھرپور طور پر قائل ہے۔ دین کے اس احترام کی خاطر...... کہ یہ لوگوں کے لیے بوجھ نہ بن جائے، تصادم کا سبب بھی نہ بنے اور دنیاداری میں پڑ کر بے آبرو بھی نہ ہو...... صرف اتنی جسارت کرتا ہے کہ دین کا مناسب مقام متعین ہوجائے جو ویسے تو مسجد گرجا یا مندر ہے تاہم سوسائٹی میں بھی اسے ایک پرائیویٹ مسئلہ کے طور پر قبول کرلیا جاتا ہے۔ یوں سیکولرازم دین کو بڑے احترام سے انفرادی زندگی کی نکیل ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ سیکولرازم کسی بھی ملک میں رائج دھرم کے تہواروں، رسم و رواج اور شادی بیاہ ایسے طور طریقوں کا آئینی طور پر بھرپور احترام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اکثریتی مذہب کو بعض اوقات اگر یہ حق بھی دے دیتا ہے کہ صدر یا وزیراعظم اکثریتی مذہب سے ہوگا...... اوقاف، عبادت خانوں کی تعمیر و تدبیر اور اس کی روحانی کتابوں کی طباعت کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے، اخباروں میں دینی صفحہ اور ریڈیو، ٹی وی پر روحانی پروگرام ''بصیرت'' وغیرہ کا بڑی عقیدت سے اہتمام ہوتا ہو مگر نظام مملکت اور کاروبارِ حیات میں دین کا دخل نہ ہو تو سمجھ لیجیے کہ سیکولرازم پوری طرح رائج اور نافذ ہے۔ نتیجتاً اس نظام میں اللہ کو اجتماعی نظام زندگی سے باہر باہر الہ اور معبود مانا جاتا ہے۔

> **ہر آدمی قبل اس سے کہ اُسے موت آلے اور فرشتے سوال کرلیں کہ بتا تیرا دین کیا تھا...... اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ جس نظام کے سایہ میں زندگی بسر کررہا ہے وہ اللہ کا دین ہے یا دین الملک!**

لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ

(الشوریٰ: ۲۱)

''کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا''۔

اچھے بھلوں کے لیے یہ ابھی تک معمہ ہے کہ پاکستان میں دین کو سیاست سے کیسے بے دخل کیا جاسکتا ہے۔ نہ جانے اتنی سادہ سی بات سمجھنی اس قدر مشکل کیوں ہوگئی ہے کہ جب آئین و نظام سازی کا حق عملاً صرف اور صرف پارلیمنٹ کے لیے ہی تسلیم کرلیا جائے تو پھر مساجد اور تقریبات کو سجانے کے سوا معاشرے میں دین کا کوئی مصرف ہی نہیں رہتا۔ رہا نظام و قانون کا معاملہ تو جب اصولاً یہ طے ہوجائے کہ قانون وہ کہلائے گا جو پارلیمنٹ پاس کرے، پھر قانون کا رتبہ پانے کے لیے شریعت کا نہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہونا کافی ہوا، نہ جبریلؑ کا لے کر آنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ابلاغ و بیان فرمانا...... نہ قرآن میں بیان ہونا اور نہ بخاری و مسلم میں روایت ہونا۔ یہ سب کچھ سر آنکھوں پر ہونے کے باوجود پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر قانون کے درجے کو نہیں پہنچتا۔ پھر جب یہ حق پارلیمنٹ کا تسلیم کرلیا جائے تو وہ قرآن کی ایک آیت کو بھی قانون کا ویسا ہی درجہ عطا کرسکتی ہے جیسا فلم انڈسٹری کی ایک فاحشہ کے مطالبے کو۔

یوں پارلیمنٹ کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اس کی اور قرآن کی قانونی پوزیشن اس نظام میں ایک سی ہوتی ہے، قانون دان ''تکلف'' سے کام نہ لیں تو بیان کردہ حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے۔ اسی کفر کو امر کرنے کے لیے آئین کے بنیادی حقوق کا باب سیکولرازم کے اس مشہور و معروف عقیدے کا ہوبہو عکاس ہے کہ کسی انسان پر اگر کوئی پابندی ہوسکتی ہے تو وہ قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہے۔ اس کے باہر انسان کو ہر معاملے میں آزادی کی ضمانت اس کا بنیادی حق ہے۔ اس بنا پر حقوق و فرائض (اگر آپ بے تکلف ہونا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ حلال و حرام) قانون کی نظر میں وہ ہوں گے جو آئین اور قانون مقرر کرے۔ پھر آئین کا آرٹیکل ۴ سیکولرازم کے اس بنیادی فلسفے کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے کہ جرم اور سزا کا تعین صرف اس ملک میں رائج قانون کرے گا۔ یوں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کہتے رہیں' جرم صرف وہ ہوگا جسے مروجہ قانون جرم کہتا ہو اور سزا بھی صرف وہی اور اتنی ہی روا ہوگی جو یہ قانون مقرر کرے گا۔

مزید وضاحت کے لیے چند مثالیں:

۱۔ ہر محلے اور ہر گلی کے اندر آپ نے ہندومت اور سفلہ پن کی تعلیم دینے والی پاکستان اور بھارتی فلموں کے اڈے تو ضرور دیکھ رکھے ہوں گے۔ ان میں ''غیر قانونی'' فلمیں...... جانے دیجیے...... صرف ایسی فلمیں نکال لیجیے جو فحش تو ضرور ہوں مگر سنسر قوانین سے جواز کی باقاعدہ سند یافتہ ہوں۔ سادہ لوحی میں آکر اگر آپ ہلاکت اور عذاب کو دعوت دینے والے اس گھناؤنے جرم کو پاکستان کی کسی عدالت میں چیلنج کرنا چاہیں تو آپ کو کیا جواب ملے گا؟ یہی نہ کہ دین میں یہ جرم ضرور ہوگا مگر قانون کی نظر میں جرم نہیں! پھر دین

23 فروری: صوبہ قندوز...... صدر مقام قندوز شہر...... امریکی اور افغان فوج کے مشترکہ قافلہ پر بارودی سرنگ دھماکہ...... ایک امریکی ٹینک تباہ...... 4 امریکی فوجی ہلاک...... 7 افغان فوجی زخمی۔

اور نظام و قانون جدا جدا ہوئے یا نہیں؟

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

۲۔ پاکستان میں کسی جگہ اگر کوئی با اثر مذہبی آدمی غلاظت سے لتھڑی ہوئی ان فحش اور لچر فلموں کو بزور بند کروانے کی کوشش کرے تو آپ کو معلوم ہے کہ آئین کے آرٹیکل ۴ کی نظر میں اس نے جرم کیا ہے؟ اس کا جرم یہ ہے کہ جس چیز سے آئین اور قانون نے منع نہیں کیا، ویڈیو سنٹر مالکان کو اس ''جائز'' کام سے منع کر کے اور wrongful confinement کا مرتکب ہو کر اس نے قانون کا ''تقدس'' پامال کیا ہے۔ سنسر قوانین کی رو سے ایک ''جائز اور قانونی حق'' کے استعمال میں رکاوٹ تو بنے ہی ساتھ ہی اُس کا یہ عمل اُسے آئین کے آرٹیکل ۴ ہی کی رو سے ''معزز'' شہریوں کو ہراساں کرنے اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے جرم میں اسے مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کرے گا۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان میں ان معاملات میں قرآن کی آیات نہیں بلکہ قانون کی دفعات معتبر ہیں؟ ذرا سوچ کر بتائیے کہ پاکستان میں قرآن کا مسجد کی الماریوں کے علاوہ کیا مناسب مقام رہ جاتا ہے؟

۳۔ پاکستان کے نظام میں شراب حرام ہے مگر سود حلال! اس کی وجہ؟ ہر دین کے حلال و حرام اپنے ہوتے ہیں۔ جی ہاں! قرآن مجید نے قانون اور نظام دین کو قرار دیا ہے۔ بادشاہ مصر کے قانون کو اللہ تعالیٰ نے دین الملک (بادشاہ مصر کا دین) کہا ہے

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ (یوسف: ۷۶)

''بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیت اللہ کے سوا اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے''۔

یوسف علیہ السلام بادشاہ کے دین (قانون) کی رو سے بھائی کو اپنے پاس نہ رکھ سکتے تھے۔ سو پاکستان کے دین الملک کے حلال اور حرام اگر کبھی اسلام کے حلال و حرام سے متفق یا مختلف ہو جائیں تو یہ محض اتفاق ہوگا۔ دراصل کسی بھی نظام یا دین کی تفصیلات اور جزئیات کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی کہ اس بنیاد پر ہم اس میں اپنے دین کی موافقت یا مخالفت تلاش کرتے پھریں یا اس میں کچھ جزئیات کو نکالنے یا کچھ کو شامل کرانے پر بضدر ہیں۔ دنیا کا ہر نظام اپنی جزئیات میں کچھ نہ کچھ کسی دوسرے نظام سے متفق ہوا ہی کرتا ہے۔ اصل میں نظام اور دین کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ چلتی کس کی ہے اور قانوناً یہ حیثیت کس کی ہے کہ روک دے تو رکنا پڑے اور حکم یا اشارہ کرے تو اسے قانون مانا جائے۔ اگر پاکستان میں ایسا اختیار صرف اللہ کا ہے اور اس میں ذرہ برابر بھی کوئی اس کا شریک نہیں تو یہاں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں لیکن اگر یہ حق صرف اس کا نہیں تو اس میں جو اللہ کے ساتھ شریک ہوتا ہے وہ اس نظام کا معبود ہے۔

ہر آدمی قبل اس سے کہ اُسے موت آلے اور فرشتے سوال کر لیں کہ بتا تیرا دین کیا تھا......اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ جس نظام کے سایہ میں زندگی بسر کر رہا ہے وہ اللہ کا دین ہے یا دین الملک!

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيْدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيْداً (النساء: ۶۰)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لیجا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے''۔

مجالس شرک کی رکنیت حرام تو ہے مگر یہ حرام کی وہ قسم ہے جو شرک کہلاتی ہے۔ حتیٰ کہ شرک کا بھی یہ عام سا درجہ نہیں بلکہ شرک کی وہ قسم ہے جو اللہ کی ہمسری کہلاتا ہے۔ انسانوں کے لیے تشریع اور قانون سازی کا اختیار صرف اللہ وحدہ لا شریک کا حق ہے، جو شخص بھی اس میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنتا ہے شریعت کی زبان میں وہ عام مشرک نہیں بلکہ طاغوت کہلاتا ہے۔

دین (اطاعت و بندگی اور فرماں برداری) اللہ کے لیے خالص نہیں ہو سکتا جب تک ان سے صاف صاف کفر نہ کر دیا جائے چاہے مشرکین کو یہ بات کتنی ناگوار گزرے۔ ملت ابراہیمؑ پر چلنے والوں کے اس واشگاف اعلان سے دنیا کے بت کدوں میں جو بھی رد عمل ہو!

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ إِلاَّ مَن سَفِهَ نَفْسَه (البقرة: ۱۳۰)

''کون ہے جو ابراہیم علیہ السلام کی راہ سے علیحدگی اختیار کرے، بجز اُس کے جس نے خود اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کر لیا ہو''۔

☆☆☆☆☆

اچھے بھلوں کے لیے یہ ابھی تک معمہ ہے کہ پاکستان میں دین کو سیاست سے کیسے بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ نہ جانے اتنی سادہ سی بات سمجھنی اس قدر مشکل کیوں ہو گئی ہے کہ جب آئین و نظام سازی کا حق عملاً صرف اور صرف پارلیمنٹ کے لیے ہی تسلیم کر لیا جائے تو پھر مساجد اور تقریبات کو سجانے کے سوا معاشرے میں دین کا کوئی مصرف ہی نہیں رہتا۔

24 فروری: صوبہ قندھار..........ضلع اثر ژئی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی ٹینک تباہ..........5 امریکی فوجی ہلاک۔

قریظہ سے امریکہ تک......اشرار کا ایک ہی ٹولہ، حیوانیت کی ایک ہی داستان

شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

ششم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کیا اور اس وقت تک محاصرہ جاری رکھا جب تک کہ وہ سعد بن معاذؓ کے حکم پر نیچے نہیں اتر آئے اور اپنی جان و مال سمیت ہتھیار ڈال نہ دیے اور اس بات پر رضامند ہو گئے کہ ان کے متعلق سیدنا سعدؓ کا جو فیصلہ ہوگا وہ ان پر جاری کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں اور ان کے قبضے میں ان کے زیرِ اختیار آ چکے تھے۔ حضرت سعدؓ نے ان کے بارے میں فیصلہ کیا اور انہوں نے ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا؛ مقاتل، اس میں سب بالغ مرد شامل تھے اور غلام (اس میں ان کی عورتیں اور بچے تھے)۔ پھر انہوں نے فیصلہ صادر کیا کہ پہلا گروہ تمام کا تمام قتل کر دیا جائے، اور دوسرے گروہ کو مسلمانوں کے لیے (بطور غنیمت) چھوڑ دیا۔ جیسا کہ امام ابن حزمؒ نے بنی قریظہ کے قتل کے متعلق فرمایا ہے:

> ''یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عمومی فیصلہ تھا، جس سے نہ کسی مجبور، نہ تاجر، نہ کاشت کار، نہ بوڑھے کو چھوٹ ملی۔ اور اس پر صحابہ کرامؓ کا یقین کے ساتھ صحیح اجماع ہے، کیونکہ وہ مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی میں تھے، اور یہ واقعہ اس میں رہنے والوں میں سے کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں تھا۔''

مزید برآں ان کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے کے بعد اور (مسلمانوں کے) قبضے میں آ جانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مردوں، عورتوں اور بچوں سے کوئی سوال جواب نہیں کیے تا کہ پتہ چل سکے کہ ان میں کون معاہدے کی خلاف ورزی کرنے اور احزاب کی مدد کرنے کا حامی تھا اور کون نہیں تھا۔ حالاں کہ انہیں ایسا کرنے کی پوری طاقت تھی، کیونکہ ایک تو ان کی تعداد اتنی (محدود) تھی اور دوسرے وہ اب زیرِ اختیار آ چکے تھے، باوجود اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رحم و کرم کی انتہا، معافی و درگزر سے محبت اور صلح صفائی میں پہل کرنے کی وجہ سے جانے جاتے تھے پھر بھی یہ تحقیق نہ کی۔ یہاں تک کہ قبیلہ اوس، جو بنی قریظہ کے دوست اور مددگار تھے، نے گذارش کی کہ بنی قینقاع کی طرح ان کو بھی چھوڑ دیا جائے، پھر جب ان میں سے ہی ایک شخص نے ان کے متعلق فیصلہ کیا اور وہ ان کے سردار سعد بن معاذؓ تھے تب بھی اوس والے ان سے مروت و شفقت کی درخواست اور ان کے ساتھ نرمی اور رحم و کرم کا معاملہ روا رکھنے پر اصرار کرتے رہے۔ مگر معاملہ ان کی خواہش اور مطالبے کے برخلاف طے پایا اور اللہ کا حکم نافذ و مقدر ہو کر رہا۔

یہ ممکن تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بعض مردوں اور جوانوں کو چھوڑ دیتے اور ان کو چھوڑ دینے سے کوئی نقصان بھی نہ ہوتا۔ اسی لیے جب بعض صحابہؓ نے، جن میں ثابت بن قیسؓ بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کو زبیر بن باطا یہودی ہبہ کر دیا جائے جو قیدیوں میں سے ایک تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہبہ کر دیا، مگر وہ لعین خود نہ مانا اور اس نے قتل ہونا اور اپنے دوست احباب کے ہمراہ رہنا اختیار کیا! تو پھر اس کی گردن بھی اڑا دی گئی اگرچہ کہ وہ اندھا تھا' اور وہ بھی باقیوں سے جا ملا! مگر جہنم کی آگ میں، جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے!

اس واقعے میں ان لوگوں کی تردید کے لیے بہت زبردست دلیل موجود ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قیدیوں کو صرف اس صورت میں مارنا جائز ہے تا کہ ان سے متوقع ضرر کو رفع کیا جائے، جو کہ ایک الگ مسئلہ ہے اور یہاں اس پر بحث کی ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو استثنا نہیں دیا تھا سوائے چند لوگوں کے جو مسلمان ہو کر ان کے پاس آئے تھے جیسے ثعلبہ اور اسید جو سعیہ کے بیٹے تھے، اور ان کے عم زاد اسد بن عبید، یا چند اور لوگ جنہوں نے بنی قریظہ سے فاصلہ اور علیحدگی اختیار کر لی تھی اور ان کی غداری پر رضامند نہیں تھے، جیسے بعض سیرت کی کتابوں میں عمرو بن سعدی کا نام آیا ہے۔

> **کفار کے خلاف جہاد کرنا اور ان کی سرزمین پر حملہ آور ہونا (جہادِ طلب) ایک محکم شرعی حکم ہے اور ایک دائمی فریضہ ہے جسے نہ دورِ حاضر کی پیداوار شکست خوردہ افکار کی نجاستیں رد کر سکتی ہیں اور نہ ہی الفاظ کی ہیر پھیر کر کے اپنے من پسند مطالب اخذ کرنے سے اس کا ابطال کیا جا سکتا ہے۔**

مقصدِ بیان یہ ہے کہ لیڈروں اور قائدین کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد ان کی رعایا کا ان کے ماتحت ہی رہتے رہنا، جب کہ وہ ان سے الگ اور علیحدہ ہو سکتے ہوں اور ان کے جرم سے اعلانِ برأت کر سکتے ہوں، ان سب پر اس جرم کی پاداش میں لاگو ہونے والی سزا، قتل یا غلامی، کے اجرا کا سبب بن گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ثبوت تلاش نہیں کیے کہ ان میں سے کون اس بدعہدی پر راضی تھا اور کون اس کے خلاف تھا بلکہ محض یہ حقیقت کہ بدعہدی کی گئی تھی تو اس سے برأت اختیار نہ کی گئی ہی کافی تھی لہٰذا ان کے تمام مردوں' عورتوں' جوانوں' بوڑھوں' اور بچوں پر

24 فروری: صوبہ خوست............صدر مقام خوست شہر............ میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ............ غیور مسلمانوں نے نیٹو فوج کے 18 آئل ٹینکروں کو نذرِ آتش کر دیا۔

فیصلے کے مطابق سزا جاری کی گئی اور اس بدعہدی کی پاداش میں ہر کسی کو اس کی مناسبت سے سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا کیونکہ ان کی قیادت اور سیاست دانوں کی غداری کے بعد اب وہ مسلمانوں کے عتاب سے محفوظ نہ رہے تھے۔ اس سے ملتی جلتی، اگر چہ بعینہٖ اس جیسی نہیں، صورت حال وہ ہے کہ جو قریش کو اس وقت پیش آئی جب اس کے حلیف بنی بکر میں سے بعض لوگوں نے خزاعہ سے لڑائی کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے۔ سارے قبیلے کا معاہدہ ٹوٹ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر راز داری سے حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ سے دعا کی کہ اس منصوبے کی پردہ پوشی فرمائے۔ اس معاملے میں انہیں اس بات کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں تھی کہ معاہدہ ٹوٹ چکا ہے (کہ یہ بات بذات خود معاملے کی وجہ سے عیاں ہو چکی تھی)، جیسے امام ابن قیمؒ نے فرمایا:

''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ اگر کوئی قوم صلح کا معاہدہ کرتی ہے اور پھر اس کے بعض لوگ اس معاہدے اور صلح کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اور باقی بھی اس (خلاف ورزی) کو منظور کر لیتے ہیں اور اس پر راضی رہتے رہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب پر حملہ کرتے اور سب کو بدعہدی کا مرتکب گردانتے، جیسے انہوں نے قریظہ، نضیر اور بنی قینقاع کے ساتھ کیا اور اہلِ مکہ کے ساتھ کیا، پس معاہدین کے ساتھ اس طرح کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔''

بلکہ امام ابن قیمؒ نے اہلِ ذمہ (مسلم حکومت کے تحت رہنے والے غیر مسلم اہلِ کتاب جو جزیہ ادا کرتے ہیں اور جنہیں تحفظ فراہم کیا جاتا ہے) تک کے متعلق بھی یہی فتویٰ دیا ہے، جن کے معاہدے اور حفاظت کے متعلق عام لوگوں کی نسبت زیادہ زور دیا گیا ہے اور تاکید کی گئی ہے۔ اس موضوع پر ان کا ایک خاص فتویٰ ہے جو ان کے زمانے میں رونما ہونے والے ایک واقعے پر دیا گیا، جس میں وہ فرماتے ہیں:

''ہم نے حکمران کو اسی بات کا فتویٰ دیا جب شام میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے اموال اور گھروں کو نذرِ آتش کیا، اور ان کی سب سے بڑی جامعہ مسجد کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی اور اس کے مینار جلا دیے، اور اگر اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر جلنے نہ بچا لیتے تو وہ ساری مسجد ہی جل چکی ہوتی۔ عیسائیوں میں سے بعض کو اس واقعے کا علم تھا اور انہوں نے اسے منظور کیا، اس پر متفق و راضی رہے اور حکمران کو اس سے آگاہ نہ کیا۔ اس پر حکمران نے موجود فقیہوں سے ان کے متعلق فتویٰ دریافت کیا جس پر ہم نے یہ فتویٰ دیا کہ اس فعل کا ارتکاب کرنے والے، جس کسی نے بھی کسی بھی وجہ سے ان کی مدد کی، یا ان کے اس فعل پر راضی رہا اور اس سے موافقت کی، تو اس کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔''

اسی طرح ان کے شیخ ابن تیمیہؒ نے ایک اور واقعے کے متعلق فتویٰ دیا جسے خود ابن قیمؒ نے نقل کیا، انہوں نے فرمایا:

''یہی فتویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے دیا جب انہوں نے مشرق کے عیسائیوں پر حملہ کرنے کا کہا کہ جس وقت انہوں نے مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں ان کے دشمنوں کی معاونت کی، ان کی مال اور اسلحے سے مدد کی، اگر چہ کہ انہوں نے خود ہم پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی ہم سے لڑائی کی لیکن اس کے باوجود انہوں نے انہیں معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب گردانا، جیسے قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیفوں کے خلاف جنگ میں بنی بکر بن وائل کی اعانت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے گئے معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی، تو پھر اہلِ ذمہ کا مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مشرکین کی مدد کرنا کتنا گھناؤنا فعل ہے؟!''

اس فتویٰ اور اس سے پہلے والے کا اطلاق حق بجانب طور پر امریکہ پر ہوتا ہے جب اس کی اسرائیل اور عالم اسلام میں ظالم حکومتوں کی امداد و اعانت کو دیکھا جائے، کتنی ہی مساجد محض مینار نہیں، ایسی ہیں جنہیں اس کے جہازوں نے ملیامیٹ کر دیا اور اس کے بموں نے انہیں جلا کر راکھ کر دیا۔ کتنے ہی پاک جسم ایسے ہیں جنہیں اس کے میزائلوں نے پگھلا دیا، ان کے دھوئیں میں وہ بھی دھواں ہو گئے اور ان کا کوئی نام و نشان بھی نہ بچا۔ امریکہ اپنے اسلحے، ماہرین اور مہارتوں کے ذریعے مدد کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ اور ہر وقت خود بھی بھیانک ترین شکل میں قتل و جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ (مذکورہ فتاویٰ میں) دونوں امام جن لوگوں کے متعلق بات کر رہے ہیں ان کے مسلمانوں کے ساتھ معاہدے تھے جو ان کے جرائم کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے، جب کہ امریکہ (اشرار کا ٹولہ) کے لیے یہ کہنا کہ اس کے اور ''اسلامی ممالک'' کے درمیان کوئی معاہدے ہیں جو ان کے 'حکمرانوں' نے طے کر رکھے ہیں، محض ایک ذہنی فتور اور وسوسے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے جس کے شر اور جس کو پھونکنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

اور عجیب بات یہ ہے کہ خود امریکہ اس بات کا اقرار کرنے سے انکاری ہے کہ اس کے ان چھوٹے چھوٹے ذرات سے کوئی معاہدے ہیں، اور ان ممالک سے برابری کا معاملہ تکبر کی وجہ سے کراہت محسوس کرتا ہے، اس بات کے علاوہ کسی چیز پر رضامند نہیں ہے کہ یہ خود استاد کے درجے پر فائز رہے جہاں باقی سب اس کے طالب علم ہیں، بلکہ یہ مالک اور باقی سب اس کے غلام۔ اس سے بھی بھیانک تر وہ حماقت ہے جو بعض شکست پسند یا مفلوج اور ناکارہ ذہنوں سے صادر ہوتی ہے کہ جو امریکہ کو اس کے عسکری بیڑے اور جنگی طاقت کے ساتھ اہلِ ذمہ شمار کرتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس پر جزیہ کی کتنی رقم 'حکمران' کی طرف واجب الادا ہو چکی ہے کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اسے اپنے ہاتھوں سے

25 فروری: صوبہ کاپیسا.........ضلع تگاب.........بارودی سرنگ دھماکہ.........افغان انٹیلی جنس کے 8 اہلکار ہلاک۔

ادا کرے! اس طرح ذلت و غلامی کی پروردہ ذہنیت اور مغلوبیت پر اطمینان اور دنیاوی زندگی میں انتہائی گم ہو جانا جنم لیتا ہے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ، اسلام اور اس کے احکامات پر رونے والے روتے رہیں!

امریکہ جو کہ اشرار کا گروہ ہے' دعویٰ کرتا ہے کہ یہ دنیا میں جمہوری نظام کا علم بردار ہے، یہ اس بات کا خوب چرچا کرتا ہے، اس ضمن میں اپنی راہ میں حائل ہر شے کو تباہ و برباد کر دیتا ہے، جو کہ اس کے نزدیک اس کے حکم کے آگے کمزور اور مغلوب اقوام پر اس کا کرم اور احسان ہے۔ یہاں تک کہ وہ خود اس کے لطف و کرم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں! اور یہ (جمہوری) نظام عوام کی اپنی حکومت کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے، چنانچہ عوام اپنا حکمران خود منتخب کرتے ہیں جو ان کا نظام (حکومت) سنبھالتا ہے اور ان کے نام پر ملک کی سیاست چلاتا ہے اور ان کے نائب کے طور پر اور ان کی خواہش و رضا کے مطابق امن اور جنگ کے فیصلے کرتا ہے اور یہ سب اس کی انتخابی مہم میں واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ مسلمان ممالک کے لیے اپنی حملہ آور (قابض) افواج کی تعداد میں مزید اضافہ کرے گا، وہ اس کے لیے تالیاں بجاتے اور اس کے نام کے گن گاتے ہیں۔ یہ سب امور ان کے فوجیوں کے ہاتھوں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے لیے ان کی رضامندی، معاونت اور پشت پناہی کی واضح صراحت پیش کرتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر ہم ان کے جرائم کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان معاہدے کی خلاف ورزی کے تناظر میں دیکھیں۔ اگر یہ فرض کر لیں کہ ان کے درمیان کبھی بھی کوئی معاہدہ سرے سے ہوا ہی نہیں تو پھر کیسا ہے؟! جب کہ یہ خبیث ملک ایک کے بعد ایک حکومت سے وراثت میں جرائم کا ارتکاب حاصل کرتا چلا جا رہا ہے اور ان جرائم کی ہر سو پھیلتی چنگاریاں مسلم ممالک پر وقتاً فوقتاً پھینکتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے وسائل میں لوٹ مار کر کے، ان کے عوام کی خواہش اور ارادے کو سلب کر کے ان (ممالک) کو محض ایک ہڈیوں کے ڈھانچے کی مانند بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ سب ہونے کے بعد بھی پھر اس کی عوام اس کے اکابر مجرمین کو منتخب کرتی ہے اور ان کی تائید و حمایت کرتی ہے۔ اگر خود اسے کوئی ضرر آ پہنچے اور یہ اپنی شہوتوں کی پیروی نہ کر سکیں تو ذرا سا رک جاتے ہیں لیکن جیسے ہی براوقت ذرا ماند پڑتا ہے تو پھر یہ کسی نئے مجرم کی تائید و حمایت کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں، اور اس طرح بدی کا یہ گول چکّر اپنے محور پر گھومتا رہتا ہے۔ تو کیا مسلمانوں کے عوام اور ممالک ایسی تجربہ گاہیں بن چکے ہیں کہ جہاں ان کے بد قماش قاتل اور لٹیرے ایک دوسرے سے مقابلے کرتے رہیں تا کہ ایسے وقت اپنی عوام کی حمایت حاصل کر سکیں جب وہ (عوام) ان سے بے زاری اور اکتاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں؟!

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے لوگوں سے فرداً فرداً استفسار نہیں کیا تا کہ جان سکیں کہ کون اس جرم پر رضا مند تھا اور کون نہیں، جب کہ وہ چاہتے تو بے شک ایسا کر بھی سکتے تھے، کیونکہ وہ لوگ ایک ایک کر کے قتل کیے گئے تھے، اور اگر وہ چاہتے تو ہر فرد سے سوال کرنا کتنا آسان تھا کہ جب وہ تلوار بردار کے سامنے کھڑا ہوتا تو اس سے پوچھ لیا جاتا، تو پھر مجاہدین سے یہ توقع کیونکر کی جاتی ہے کہ انہیں ایک ایسی قوم جس کی آبادی کئی سو ملین تک پہنچی ہوئی ہے کے ہر فرد کا انفرادی حال (نقطۂ نظر) معلوم ہو۔ جب کہ وہ قوم اپنے 'قلعوں' میں ہر طرح سے محفوظ اور ناقابلِ رسائی ہے، جو ان کی دیواروں اور سمندروں کی اوٹ سے انسانوں کی نسل کش جنگوں کی مشقیں کرتی ہے۔ (قلعوں کے) اندر ہی بیٹھے بٹھائے مسلمان ممالک پر حملوں، ان کی محرمات میں بے جا مداخلت اور بے حرمتی کے اقدامات کرتی ہے؟!

کفار کے خلاف جہاد کرنا اور ان کی سرزمین پر حملہ آور ہونا (جہادِ طلب) ایک محکم شرعی حکم ہے اور ایک دائمی فریضہ ہے جسے نہ دورِ حاضر کی پیداوار شکست خوردہ افکار کی نجاستیں رد کر سکتی ہیں اور نہ ہی الفاظ کی ہیر پھیر کر کے اپنے من پسند مطالب اخذ کرنے سے اس کا بطلان کیا جا سکتا ہے۔ اس بیان میں میرا مقصد یہ بھی ہے کہ ان جرائم کی جانب اشارہ کیا جائے اور ان دونوں کا موازنہ کیا جائے...... کہ قریظیوں نے جو جرم کیا جس کی وجہ سے ان پر اتنی کڑی سزا نازل ہوئی، اور جو جرائم ظلم، جبر اور شر کی یہ ریاست کر رہی ہے جس نے زمین میں ہر سو رعونت، فساد، کفر اور عناد پھیلا دیا ہے...... تا کہ اس کو اس کی سفاکیوں کی کما حقہ سزا دی جائے اور ان پردوں کو ہٹایا جائے جو ایسے بہت سے لوگوں کی آنکھوں پر پڑے ہیں جو ابھی تک ورطۂ حیرت اور شش و پنج میں مبتلا شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔ تا کہ وہ اس جنگ میں اپنا کردار ادا کر سکیں جو کہ اسلام کی جنگ ہے:

ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (الحج ۲۲ : ۶۰)

''بات یہی ہے، اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا، بے شک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے''

الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

''ان لوگوں (مجاہدین) کے بارے میں کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہیں کیا فائدہ حاصل ہوا یا انہوں نے اپنی جان بے کار میں گنوا دی، ایسا کہنے والا خود کو خود ہی سب سے بڑا جاہل ثابت کرے گا۔ یہ لوگ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے اپنی جان قربان کر کے کامیاب ہو گئے اور اُن جنتوں میں جا پہنچے جن کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے۔ لہٰذا فتح صرف مادی وسائل حاصل کر لینے کا نام نہیں ہے...... بلکہ حق کے تقاضوں پر قائم رہنے کا نام ہے'' (شیخ اسامہ بن لادنؒ)

25 فروری: وفاقی دارالحکومت کابل......... دو فدائی مجاہدین کا وزارت داخلہ میں امریکی فوجی افسروں پر حملہ......... امریکی فوج کے 4 اعلیٰ مشیر ہلاک

امنیت......قرآن وسنت کی روشنی میں

ابو محمد عاصم المقدسی

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کا قصہ بیان کیا ہے اور ان کی لوگوں سے چھپنے کے لیے احتیاطی تدابیر کا بھی ذکر کیا ہے۔اوران کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے جوانہوں نے اپنے ایک ساتھی کوشہر بھیجتے ہوئے دیا:

فَابۡعَثُوٓا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمۡ هَٰذِهِۦٓ إِلَى ٱلۡمَدِينَةِ فَلۡيَنظُرۡ أَيُّهَآ أَزۡكَىٰ طَعَامًا فَلۡيَأۡتِكُم بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ أَحَدًا○ إِنَّهُمۡ إِن يَظۡهَرُوا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوكُمۡ أَوۡ يُعِيدُوكُمۡ فِي مِلَّتِهِمۡ وَلَن تُفۡلِحُوٓا إِذًا أَبَدًا (الکھف: ۱۹۔۲۰)

اپنے میں سے کسی کو چاندی کا یہ سکہ دے کر شہر بھیجیں اور وہ دیکھے کہ سب سے اچھا کھانا کہاں ملتا ہے۔وہاں سے وہ کچھ کھانے کے لیے لائے۔ اور چاہیے کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرے،ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو ہمارے یہاں ہونے سے خبردار کر بیٹھے۔اگر کہیں ان لوگوں کا ہاتھ ہم پر پڑ گیا تو بس سنگسار ہی کر ڈالیں گے یا پھر زبردستی ہمیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے،اور ایسا ہوا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے۔

ان تمام باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں کی ناپاک چالوں اور سازشوں سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا،پردہ داری اور اخفا،حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کرنا،ان سے دھوکہ دہی کرنا اوران سے غلط بیانی کرنا سب کچھ جائز ہے۔ اور کسی مسلمان کو بھی ایسا کرنے پر ملامت یا سرزنش نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ درحقیقت ان باتوں سے فائدہ نہ اٹھانا اور نظر انداز کرنا اللہ کے دشمنوں کا مبلّغین اور مجاہدین کو کمزور کرنے،ان کی مقدّس جدّ وجہد کو ناکام بنانے اوران کے جہاد کو بے ثمر کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برائے امنیات جو کہ مرکزِ ابوزبیدہ نے جاری کیا ہے،میں یہ لکھا ہے:''اسباب کو اختیار کرنے کا لازمی نتیجہ کامیابی نہیں ہے۔لوگوں کا یہ المیہ ہے کہ وہ اپنا پورا بھروسہ اسباب پر رکھتے ہیں۔لیکن ہم اسباب کو اختیار اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کا حکم ہے،اور عام طور پر ایسا کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔اور اگر کوئی بھائی مکمل اسباب اختیار کرتا ہے تو اس کو پکڑنا (اللہ کی مدد سے) اتنا آسان نہیں ہوگا۔

ابنِ قیمؒ اس آیتِ قرآنی: وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ (المائدہ:۶۷) ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ تم کولوگوں کے شر سے بچائے گا'' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی یہ حفاظت کی ضمانت،نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احتیاطی تدابیر کی نفی نہیں کرتی۔یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اللہ نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا،لیکن اس کا یہ بیان اس کے جہاد،اعداد،گھوڑوں کی تیاری،اس کی راہ میں جان قربان کرنے،اور دشمن کے خلاف احتیاطی تدابیر اٹھانے کے حکم سے متضاد نہیں''۔(زادالمعاد ۳/۴۸۰)

یہ خیال رہے کہ اللہ پاک نے جس طرح شرعی قوانین بنائے ہیں اسی طرح (مادی) قوانین بھی بنائے ہیں۔شرعی حکم کے طور پر اس نے ہمیں احتیاطی تدابیر کرنے کا حکم دیا ہے۔اور مادی معاملات میں اللہ کا یہ قانون ہے کہ احتیاط کرنے کا اس کے حکم سے اثر ہوتا ہے۔اسی طرح اگر کوئی شخص درخت اگانا چاہے تو اسے پہلے بیج بونا چاہیے پھر اللہ پر توکل کرنا چاہیے،اسی طرح جو استخبارات کی ایجنسیوں کے جال سے بچنا چاہتا ہو،اسے چاہیے کہ حفاظتی اور احتیاطی تدابیر کرے اور پھر رب پر توکل کرے۔ترمذی کی حدیث (جسے ابن حبان نے حسن کہا ہے) میں ہے کہ:''ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے اپنے اونٹ کے بارے میں پوچھا کہ:''میں اس کو باندھوں یا اللہ پر توکل کروں''؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا:''اعقلها و توکل'' پہلے باندھو اور پھر توکل کرو۔میرے بھائیو! اسباب کو استعمال کریں اور پھر اللہ پر توکل کریں۔اس حدیث کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے:

''جو تکلیف تمہیں پہنچے گی اس سے تم بچ نہیں سکتے تھے،اور جس تکلیف سے تم بچ گئے ہو اس میں تمہارا ابتلا ہونا ممکن ہی نہیں تھا''(الطبرانی)۔

اب جب کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے تو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس حوالے سے لوگ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔کچھ لوگوں نے اس معاملے میں مبالغہ آرائی شروع کردی ہے اور شدّت پسند بن گئے ہیں یہاں تک کہ وہ بالکل مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں۔وہ اپنے سائے سے بھی خوف کھاتے ہیں اور ہر آواز کو اپنے خلاف ہی جانتے ہیں۔اور انہی لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو کہ دعوت اور جہاد کو کچھ مشکلات آجانے کے بعد (جو کہ اسی کی لاپروائی کی وجہ سے آئی ہیں) بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے۔چنانچہ وہ اپنا رخ پھیر لیتا ہے اور خبط وتوہّم پرستی کا شکار ہو جاتا ہے۔اللہ کے دشمنوں کے بارے میں یہ گمان کرنے لگتا ہے (اللہ انہیں ناکام ونامراد کرے) کہ وہ ہر راز جانتے ہیں،بشمول ان رازوں کے جو کہ اب تک پوشیدہ ہیں۔ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ اللہ کی طرف منسوب

25 فروری:صوبہ بادغیس ....ضلع درہ بوم............بارودی سرنگ دھماکہ............19 افغان فوجی ہلاک اور 9 زخمی

کرتے ہیں۔ یہ خوف زدہ، وہمی، جاہل توکل اور یقین کے مضبوط سہارے کو تھامنے میں ناکام ہوگئے ہیں۔ یہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے بارے میں خود بیان فرمایا ہے:

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (طه:۷)

تم چاہے اپنی بات پکار کر کہو، وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے مخفی تر بات بھی جانتا ہے''۔

شہید عبداللہ الرشود (اللہ ان کو شہادت کے اعلیٰ مقام سے نوازے) اپنے ایک خطبہ میں (جو کہ بعد میں ''وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین'' کے عنوان سے تقسیم ہوا) میں کہتے ہیں:

''مجھے یہ یاد پڑتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ علم دین کے ایک طالب علم کے منہ سے ایک انتہائی گھٹیا بات سنی۔ وہ کہہ رہا تھا: ''عزیز بھائیو! آپ جانتے ہیں؟ واللہ! پینٹا گون کے اوپر تو مکھی بھی پر نہیں مار سکتی''، اللہ کی قسم اس نے یہ کلمۂ کفر کہا ہے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (الروم:۷)

''لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ خود ہی غافل ہیں''۔

یہ یقین کی کمی ہے۔ اللہ سے بے التفاتی! اس کا یہ ایمان ہی نہیں کہ اس کو ایک دن اللہ کے سامنے کھڑے بھی ہونا ہے۔ اس کے اندر ایمان نہیں رہا کیونکہ ایک مومن سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسی بات کہے۔ اور اگر وہ مومن ہوتا تو قطعاً ایسی بات نہ کہتا۔''

امریکہ کے یہ خود شکست خوردہ غلام، فدائیوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کے علاوہ اور کسی کام کے نہیں ہیں۔ شیخ حسین بن محمود نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے **البحث عن الحریہ** جس کا انگریزی ترجمہ In Pursuit of Freedom کے نام سے دستیاب ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے اس آزادانہ اور غلامانہ ذہنیت کے حوالے سے جامع بات کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر، کائنات کے مالک نے یہ دکھایا کہ صرف مکھی ہی نہیں اڑتے ہوئے مجاہدین بھی پینٹا گون کے سیدھے اندر گھس سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ان جاہل وہمیوں کی ایک عملی تردید ہے۔

میں نے کچھ ایسے نوجوانوں سے ملاقات کی جو کافی مشکلات کاٹنے کے بعد قید سے رہا ہوئے تھے اور انہوں نے تحقیق کے دوران ایک دوسرے کے خلاف اعترافات بھی کیے تھے۔ جیسے ہی میں ان کے پاس بیٹھا، تو ان میں سے ایک فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور ریڈیو کو چلا کر ایک ایسے چینل پر لگا دیا جس پر شور اور کھڑ کھڑاہٹ کے علاوہ کچھ نہ تھا، میں نے ان سے گزارش کی: تم نے ریڈیو کیوں لگایا ہے، ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کو بند کر دو تاکہ ہم ایک دوسرے کی گفتگو سن سکیں۔'' انہوں نے جواب دیا: ''یہ ضروری ہے تاکہ اگر یہاں کوئی آواز سننے والا خفیہ آلہ لگا ہوا ہے، تو اس کی کارکردگی کو یہ متاثر کر دے''۔ میں نے انہیں کہا: ''یہ آپ کا ہی گھر ہے، اور ہماری گفتگو تو محض ذاتی نوعیت کی ہے، ہم نہ ہی کسی خفیہ معاملہ پر بات کر رہے ہیں اور نہ ہی جنگ کے بارے میں، بلکہ ہم نے تو دعوت کے بارے میں بھی گفتگو نہیں کی!!! میں نہیں سمجھتا یہ عجیب وغریب شور، شک وشبہ میں اضافہ کے علاوہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔

ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان سے فون پر بات کریں تو ایسے گھما پھرا کر اور code words میں گفتگو کریں گے کہ جس کی بالکل بھی ضرورت نہ ہوگی، اور صورتِ حال بھی اس کا تقاضا نہ کر رہی ہوگی۔ بعض اوقات تو الفاظ اتنے بیوقوفانہ ہوتے ہیں کہ بالکل ہی مختلف زبان بن جاتی ہے۔ اور بعض اوقات آپ سمجھ ہی نہیں پاتے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ کے دشمن یہ باتیں سن رہے ہوں تو وہ اس کو بہت زیادہ اہمیت دیں اور یہ سمجھیں کہ اس خاص زبان کے پیچھے نیویارک اور واشنگٹن پر حملوں سے بھی زیادہ اہم کارروائیوں کی پلاننگ کی جا رہی ہے جب کہ گفتگو تو بالکل معمولی اور ادنیٰ نوعیت کی ہوتی اور ان کوڈز اور اشاروں کنایوں کی بالکل ضرورت نہ تھی۔

بہت دفعہ تو یہی بہتر ہوتا ہے کہ گفتگو کرتے وقت واضح بات کی جائے کیونکہ ایسا کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا اور خفیہ گفتگو کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بعض لوگ تو سختی سے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مبہم اور غیر واضح گفتگو کی جائے۔ بالکل ایسے ہی کہ اگر کوئی آپ کو فون کرے اور کہے ''میرے پاس تمہارے لیے ایک امانت ہے'' یا یہ کہے ''مجھے ایک اہم کام کے لیے تمہاری ضرورت ہے''۔ جب کہ امانت محض مٹھائی کا ڈبہ یا کپڑے وغیرہ ہوں۔ یعنی ایسی چیزیں ہوں جن کے ظاہر کرنے میں کوئی نقصان نہ ہو، اور اہم کام کھانے کی ایک دعوت ہو لیکن یہ بے وقوف لوگ مبہم اور ڈرامائی گفتگو کو پسند کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ ایسے حالات میں ایسی باتیں سود مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ خاص طور پر اگر یہ باتیں ایک ایسے شخص سے ہو رہی ہوں جس کا اصل میں حکومت پیچھا کر رہی ہو یا اس کی ہر call اللہ کے دشمن سن رہے ہوں۔

اگر ان میں سے کوئی گرفتار ہو جائے اور ہزار ہا قسمیں بھی کھا لے تو بھی اللہ کے دشمن یہ بالکل نہیں مانیں گے کہ گفتگو میں مذکورہ امانت تو محض ایک معمولی سی چیز تھی اور ''اہم کام'' کھانے کی دعوت تھی۔ وہ ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک ان کے ناخن نہ اکھیڑ ڈالیں یا ان کی کھال نہ ادھیڑ دیں، یہاں تک کہ وہ ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کا اعتراف اور ان عسکری میٹنگز اور اہم جماعتی رازوں کا انکشاف نہ کریں جو کہ اُن استعاروں اور کنایوں میں پوشیدہ تھے۔

26 فروری: صوبہ کاپیسا........... ضلع تگاب........... فرانسیسی فوجیوں پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ........... 3 فرانسیسی فوجی ہلاک اور 4 زخمی

بعض لوگ تو اللہ کے دشمنوں کے سامنے ہر چیز کا اعتراف کر لیتے ہیں اور بغیر کسی معمولی تشدد اور دھمکی کے اپنے سارے روابط ظاہر کر دیتے ہیں اور عذر یہ کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ سنا ہے یا پڑھا ہے کہ ایک نئی ٹیکنالوجی آئی ہے جس میں اگر ایک شخص کی آواز کو ایک مشین میں ڈالا جائے تو سیٹلائیٹ کے ذریعے اس کی تمام ٹیلیفون calls کو سنا جا سکتا ہے۔ جیسے شائد اس کی گفتگو'' عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں'' کے بارے میں تھی!!! اور اس وجہ سے وہ حکومت کے ایجنٹوں کے سامنے جھوٹ بولنے کو مناسب نہیں سمجھتے، کیونکہ ان کے جھوٹ کو نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے فاش کر دیا جائے گا۔ میری سمجھ نہیں آتا کہ ایک مسلمان کا کیا نقصان ہو جائے گا اگر اللہ کے دشمنوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے ان سے جھوٹ بولا ہے اور وہ اس کو ملزم ٹھہرائیں۔ یا شائد وہ امید رکھتا ہے کہ وہ اس کو اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی سند دیں، یا وہ کائنات کی سب سے زیادہ ناقابلِ اعتبار، گمراہ کن، دغاباز اور کمینی مخلوق سے جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔ جب کہ اس کا جھوٹ تو محض دعوت و جہاد کی حفاظت کرنے اور اپنے بھائیوں سے ظلم و ستم دفع کرنے کے لیے تھا۔لیکن جہاں تک کفار کے گہرے جھوٹوں کا تعلق ہے تو وہ صرف دعوت کے خلاف سازشیں بننے، جہاد کو ختم کرنے اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے اور ان کو اپنا تابع کرنے کے لیے ہیں۔

شیخ فارس الزہرانی [ابو جندل الازدی] (اللہ ان کی جلد رہائی کا بندوبست فرمائے) اپنی کتاب **تحریض المجاھدین الابطال علی احیاء سنۃ الاغتیال** میں قاتلانہ حملوں کی ٹریننگ کے حوالے سے لکھتے ہیں:'' مجاہدین کے لیے ایک نصاب ترتیب دیا جانا چاہیے جس میں امنیات اور مخبری کے حوالے سے کتابیں ہوں، مجاہدین کی حس کو چمکایا جائے تاکہ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کی خود پسند اور اپنے بارے میں مبالغہ آرائی کرنے والی خفیہ ایجنسیوں کے بارے میں خبردار رہے۔ مبالغہ آرائی کے ان پروپیگنڈوں سے بھی جو کہ holly wood کی فلموں اور عالمی میڈیا کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ لوگ CIA,FBI اور Mossad کی صلاحیتوں سے خوف زدہ ہیں جب کہ اللہ وحدہ لا شریک نے ان کی حقیقت کینیا، تنزانیہ (CIA ہیڈکوارٹر [اور امریکی ایمبیسیاں)، عدن (یمن۔ USS Cole جنگی جہاز)، نیویارک (ورلڈ ٹریڈ سنٹر)، واشنگٹن (پینٹاگون) اور لندن پر مجاہدین کے مبارک حملوں سے کھول دی ہے۔

یہ کچھ مثالیں تھیں افسوس ناک حد تک اللہ کے دشمنوں سے متاثر ہونے کی، یہاں تک کہ ان کی موجودہ ٹیکنالوجی اور صلاحیتوں کے آگے بالکل ڈھے جایا جائے۔ مثالیں......خوف و دہشت میں شدّت پسندی اور مبالغہ آرائی کی......اور ایسی بے جا احتیاط کی کہ جو انسان کو مضحکہ خیز بنا دے۔

اسی وقت دوسری طرف کچھ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اس اہم معاملے کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے، یہ ایک انتہائی خطرناک لاپروائی ہے، وہ اسے بالکل اہمیت نہیں دیتے اور اس کو غلط سمجھتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ تمام خفیہ معلومات لکھی ہوئی، ان کے نوٹس، اہم تاریخیں، ملاقات کے مقام، اہم منصوبے، تنظیم یا جماعت کے بارے میں تفصیل، پیسے کے آنے کے ذرائع، پیسے کے خرچ ہونے کی مدّات......اور بھی بہت کچھ ایک صفحہ پر لکھا ہوا ہے، اور اس سے بڑھ کر یہ سب کچھ واضح الفاظ میں بغیر کسی کوڈ کے لکھا ہوا ہے، جب کہ ہم ٹیکنالوجی کے دور میں ہیں!!! اگر ایک اہم خط اس تک آئے جو کسی تنبیہ سے متعلق ہو یا اجتماعی معاملات سے متعلق یا حفاظت سے متعلق تو وہ خط اس کی جیب میں کئی دنوں اور ہفتوں تک پڑا رہے گا، مجھ سے نہ پوچھئے گا، کیوں؟ لیکن شائد وہ اسے یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے اور بعض اوقات تو یہ خط اس کے گھر میں کئی مہینے بلکہ کئی سال تک ضائع ہوئے بغیر رہتا ہے، جیسا کہ انتظار کر رہا ہے کہ اللہ کے دشمن آئیں اور اسے ایک اچانک غیر متوقع چھاپے میں ایک بڑی مچھلی کی حیثیت سے اٹھا لیں، یا وہ انتظار کر رہا ہے اچانک قید کا، جس میں وہ تحقیق کے دوران دائیں بائیں بھی نہ دیکھ پائے، کیونکہ اس حالت میں وہ رقعہ اس کے خلاف ایک ثبوت ہوگا۔

دشمن کو دھوکہ دینے کے طریقوں کو بالکل نظر انداز کرنے کا سب سے خطرناک پہلو، ساتھیوں کی گرفتاری اور جہاد کے کام کو نقصان پہنچنا ہے۔ کبھی آپ ایسا کرنے والے کو کفار کے مواصلاتی نظاموں پر اندھا اعتماد کرتا ہوا پائیں گے۔ اگر کہیں اسے کوئی ساتھی ہوشیار اور محتاط رہنے کی نصیحت کرے یا ملاقاتوں کے بارے میں گفتگو نہ کرنے کا کہے یا کسی خط کو پڑھنے کے بعد جلا دینے کا کہے یا جب اور جہاں اللہ کے دشمنوں کی نظر میں ہونے کا خطرہ ہو وہاں ساتھیوں کے اصل نام اور پتے ساتھ نہ رکھنے کا مشورہ دے یا یہ معلومات کسی ایسے ساتھی کو نہ دینے کا مشورہ دے جس کے اعداء اللہ کے ہاتھوں پکڑے جانے کا امکان ہو، جب بھی اسے کوئی ساتھی ہوشیار رہنے کا مشورہ دے گا تو یہ شخص فوراً غصہ سے بھر جائے گا اور الٹا مشورہ دینے والے ساتھی سے ناراض ہو جائے گا اور اسے ملامت کرے گا اور بعض اوقات اُس کے اِس مشورہ کو شرمناک، دل سوز اور بزدلی قرار دے گا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

'' آج ہم میں سے کوئی اس بات کی جرأت کر سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ یا چچا یا استاد سے کہے کہ آپ دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں؟ کیا آپ فلسطین کو نہیں دیکھتے جہاں ۸۰ سال سے جہاد ہو رہا ہے اور آپ نے ایک گولی بھی نہیں چلائی اور آپ کے پاؤں ایک دفعہ بھی اس راہ میں گرد آلود نہیں ہوئے، ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ آپ دنیا کی زندگی پر راضی ہو چکے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا، اس کی وجہ دین کے راستے سے ناواقفیت ہے''۔ (شیخ اسامہ بن لادنؒ)

27 فروری: صوبہ ننگر ہار.........صدر مقام جلال آباد.........ننگر ہار ایئر پورٹ پر فدائی حملہ.........درجنوں صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

سید احمد شہیدؒ کا طریقۂ دعوت...... چند جھلکیاں

مولانا سید ولی اللہ شاہ بخاری

لکھنؤ کا تبلیغی و اصلاحی سفر:

لکھنؤ کی چھاؤنی میں پٹھانوں کی ایک اچھی خاصی آبادی تھی جو سید صاحبؒ کے بزرگوں اور خود آپ کی معتقد تھی، جن میں خاص طور پر نواب فقیر محمد خاں گویا قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات کی خواہش پر اور نفع و اصلاح کی توقع پر آپ نے ایک سو ستر (۱۷۰) آدمیوں کے قافلہ کے ساتھ لکھنؤ کا سفر کیا۔ آپ کے اس سفر میں مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحئیؒ بھی آپ کے ساتھ تھے۔

اس دور میں لکھنؤ میں دولت پرستی، بدنظمی، حق تلفی اور تعیش کا دور دورہ تھا۔ عیش و عشرت، لہو و لعب، ہنسی مذاق کا تمام گلزار بہار پر تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ لکھنؤ، اُودھ کے شرفا، علما اور اہل حرفہ کا مرجع اور مرکز بنا ہوا تھا۔ اہل شہر میں بہت سی خوبیاں بھی تھیں، اثر پذیری کی صلاحیت بھی تھی، دین کی عظمت و وقعت بھی تھی۔ انسانوں کے اس ذخیرہ میں صدہا کام کے موتی تھے جو گویا ایک نظر کیمیا کے منتظر تھے۔

سید صاحبؒ اور آپ کے رفقا لکھنؤ پہنچ کر قندھاریوں کی چھاؤنی میں اترے، دوسرے روز اکبری دروازہ پر سید میر مسکین کی حویلی میں قیام فرما ہوئے۔ سید صاحبؒ کے لکھنؤ پہنچتے ہی لوگوں کا ہجوم اور رجوع ہوا، صبح سے رات گئے تک لوگ موجود رہتے۔ روزانہ مولانا عبدالحئی صاحبؒ کا وعظ ہوتا اور بکثرت لوگ وعظ میں شریک ہوتے اور تائب ہوتے۔

جرائم پیشہ افراد کی توبہ واصلاح

امان اللہ خاں اور ان کے بھائی سبحان خاں ایک روز سید صاحبؒ کی ملاقات کو آئے، لوگوں نے جب ان کو دیکھا تو کہا کہ حضرت یہ لوگ بڑے بدمعاش اور مجرم ہیں۔ آپ نے فرمایا خبردار ان کے سامنے اس کا ذکر نہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ برے کام چھڑوا کر ان کو نیک کاموں کی توفیق دے اور موت بھی ان کی اچھی ہو۔

ان لوگوں نے آکر آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا، آپ نے ان کو بڑے اخلاق اور احترام کے ساتھ بٹھایا اور دیر تک متوجہ ہو کر ان کی طرف دیکھا۔ جب ان لوگوں نے جانا چاہا تو سید صاحبؒ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا پیشہ کرتے ہو؟ انہوں نے بہت عذر کیا کہ آپ اس بات کو نہ پوچھیں مگر آپ کے دوبارہ پوچھنے پر انہوں نے اپنی چوری، ڈاکہ زنی اور تمام باتیں صاف صاف بتا دیں کہ اب تک ہم یہ سب کرتے تھے مگر آج سے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کرتے ہیں اور بیعت ہونے کی درخواست کی۔ سید صاحبؒ نے فرمایا آج موقوف رکھو جمعہ کو تمہیں بیعت کریں گے، جمعہ کے روز نماز کے بعد دونوں بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس کے چند دنوں بعد ان کے گروہ کے بقیہ تین آدمی غلام رسول خاں، غلام حیدر خان اور صدر خاں بھی تائب اور بیعت سے مشرف ہوئے اور اپنا گھر بار، مال و اسباب سب ترک کر دیا تاکہ مالِ حرام نہ کھانا پڑے اور فقیر محمد خاں صاحب کی سرکار میں دس روپے ماہانہ پر ملازم ہو گئے۔

اسلحہ سبب خیر وبرکت:

لکھنؤ میں ایک مرتبہ قندھاریوں کی چھاؤنی میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے رفقا نے ہتھیار باندھے ہوئے تھے۔ ایک مخلص عبدالباقی خان صاحب نے یہ دیکھ کر کہا کہ ''حضرت آپ کی سب باتیں تو بہتر ہیں مگر ایک بات مجھ کو ناپسند ہے اور وہ آپ کے خاندان والا کی شان کے خلاف ہے۔ آج تک یہ کام کسی نے اختیار نہیں کیا، آپ کو وہی کام زیبا دیتا ہے جو آپ کے آباؤ اجداد کرتے آئے''۔ سید صاحب نے پوچھا وہ کون سی بات ہے؟ عبدالباقی خان نے کہا ''یہ سپر، تلوار بندوق وغیرہ کا باندھنا سب جہالت ہیں۔ آپ کو یہ نہ کرنا چاہیے''۔ یہ سنتے ہی حضرت سید شہیدؒ کا چہرہ غصے کے مارے سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ ''خان صاحب! اس بات کا آپ کو کیا جواب دوں، اگر سمجھئے تو یہی کافی ہے کہ یہ وہ اسباب خیر و برکت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو عنایت فرمائے تھے تاکہ کفار و مشرکین سے جہاد کریں اور خصوصاً ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سامان سے تمام کفار و اشرار کو زیر کر کے جہان کو دین حق کی روشنی بخشی، اگر یہ سامان نہ ہوتا تو ہم ہوتے نہ تم ہوتے اور اگر ہوتے تو خدا جانے کس دین و ملت میں ہوتے''۔

''تبت'' چین کی طرف تبلیغی وفد:

جب سید صاحبؒ حج کے ارادے اور اس کی تبلیغ کے لیے نکلے تو عظیم آباد میں چند تبتی مسلمان حج کرنے کے لیے آپ کے انتظار میں تھے، ان سے بیعت لینے کے بعد آپ نے فرمایا ''ہم تم کو خلافت نامہ دے کر جہاں بھیجیں وہاں جاؤ''۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''ہم تم کو تمہارے ہی ملک بھیجیں گے وہاں جا کر مسلمانوں کو احکام توحید و سنت سکھاؤ اور شرک و بدعت سے بچاؤ مگر ایک بات ضرور کرنا کہ کوئی تم کو لکڑی، پتھر، لات، گھونسہ کتنا ہی مارے تم اس پر صبر کرنا اور ان کو کچھ نہ کہنا، اسی طور پر تعلیم و تلقین کرتے رہنا، پھر عنایت الٰہی سے دیکھنا کہ تھوڑی ہی مدت میں دین

اسلام کی کیسی ترقی ہوگی اور وہ سارے ایذا دینے والے خود آ کر تم سے خطا معاف کرائیں گے''۔ پھر کئی ورقوں میں توحید وسنت کی تاکید اور شرک و بدعت کے رد کی آیتیں اور حدیثیں لکھ کر دے دیں اور بنام خدا ان کو روانہ کر دیا۔ ان لوگوں نے تبت جا کر بڑی تکلیفیں اٹھائیں لیکن ثابت قدم رہے اور مسلسل دینِ حق کی تبلیغ و اشاعت میں لگے رہے، ان سے بڑا فائدہ ہوا اور ہزاروں آدمی راہ راست پر آ گئے۔

عظیم آباد میں سید صاحبؒ کے دست مبارک پر متعدد شیعہ روسا اور عمائدین شہر نے بیعت وتوبہ کی اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیعت کرایا جن میں خاص طور پر قابل ذکر نام نواب قطب الدین خاں کا ہے۔

دورانِ سفر ہجرت......سندھ آمد:

اجمیر سے مارواڑ اور جودھ پور کے راستے سوہالی' سورہا' کھوسا بلوچ' پاڑیو اور کٹھیار وغیرہ کی کٹھن منزلیں طے کرتے ہوئے سرزمین سندھ میں داخل ہوئے۔ تمام علاقہ ریگستان تھا راستے میں دور دور تک کہیں آب وگیاہ کا نام ونشان نہ تھا۔ سندھ میں داخل ہو کر عمر کوٹ کے قریب سے ہوتے ہوئے کارو، میر پور، ٹنڈ واللہ یار اور ٹنڈ وجام کے راستے حیدرآباد پہنچے۔

پیر صبغۃ اللہ شاہ عرف پیر پگاڑا:

حیدرآباد سے اگلی منزل پیر کوٹ تھا جہاں سید صبغۃ اللہ شاہ کی ملاقات کا عزم تھا سید صبغۃ اللہ شاہ پیر محمد مکی کی اولاد میں سے ہیں ان کے والد پیر محمد راشد کے عہد میں مریدوں کی تعداد لاکھوں سے تجاوز کر گئی تھی۔ سید صبغۃ اللہ شاہؒ والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین ہوئے سید صاحبؒ، ۷ ذی قعدہ کو پیر کوٹ پہنچے تھے۔ پیر صبغۃ اللہ شاہ نے بڑا اعزاز واکرام برتا، پورے لشکر کی مہمان داری میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ یہاں تقریباً دو ہفتے قیام رہا، یہاں سے سید صاحبؒ کو کافی حوصلہ افزا جواب ملا۔ پیر صبغت اللہ شاہؒ تو ساتھ ہی ہجرت کے لیے تیار تھے مگر سید صاحبؒ نے کہا فی الحال آپ یہیں رہیں مناسب موقع پر آپ کو اپنے پاس بلالوں گا۔

حضرت سید احمد شہیدؒ اور پیر پگاڑا صاحب کے درمیان یہ جذبہ اخلاص و اختصاص تھا کہ حضرت سید احمد کے عیال' پیر گوٹھ (درگاہ شریف) میں چھ سات سال مقیم رہے اور دونوں بزرگوں کے درمیان نامہ وپیام کا سلسلہ بھی برابر جاری رہا۔ حضرت سید شہیدؒ کے مندرجہ ذیل مکتوب سے بھی ہر دو بزرگان کے تعلقات کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ اصل خط فارسی میں ہے۔ اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از امیر المومنین سید احمد، بخدمت بابرکت سجادہ نشین، راہ نمائے ارباب صدق ویقین، مرجع مستفیدین، مخدومی حضرت شاہ صبغت اللہ مد اللہ ظلال۔ بعد از سلام مسنون اور دعا کے واضح ہو کہ آپ کے نوازش نامے جو کہ کمال رغبت عالی ہمتی اور احیائے سنت، اقامت جہاد اور کفر وگمراہی کے استیصال کے لیے تاکید پر مشتمل تھے' پہنچے۔ ان کے مندرجہ مضامین عبارات وآثار سے اجمالاً اور فرستادہ آدمیوں کی زبانی بیان سے تفصیلاً واضح ہوئے۔ بے شک اس عظیم مہم اور کام کی سرانجامی کا شوق آپ جیسے مقبول وہر دل عزیز رہ نماؤں اور ممتاز اربابِ ہمت کو زیب دیتا ہے۔

؎ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہر چند خارو زار دشت وکوہ کو اپنے بابرکت قدوم اور محفل فقرا کو اپنے وجود مسعود سے یقیناً رشک افزائے باغ بہشت بنائیں گے اور باعث رونق ہوں گے۔ لیکن مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ اپنے مخلصین اور عقیدت مندوں کو خصوصاً اور مومنین صحیح الخیال کو عموماً ترغیب وتبلیغ فرمائیں اور اس علاقے کے خواص کو بلکہ جمہور عوام کو اپنا ہم خیال اور ساتھی بنائیں اور ایسی جگہ اقامت فرمائیں جو دشمنوں کے شر سے اور ظالموں کے نقصان سے محفوظ اور شریر کفار کی حدود سے متصل نہ ہو، جیسے مقام داخل وغیرہ۔ اس فقیر کے اہل وعیال کو اپنے اہل وعیال کے ساتھ مذکورہ موضع میں سے کسی میں مقیم فرمائیں۔ اس مقام سے اپنا کام شروع کریں اور معرکہ جہاد اہل کفر وفساد کے خلاف برپا کر کے اطراف وجوانب میں دست ہمت دراز کریں اور کفار کے شہروں کو مجاہدین اور دین متین کا محل بنادیں۔

اس طرح جہاں تک ممکن ہو اقامت جہاد اور کفر وفساد کے استیصال کا غلغلہ بلند کریں۔ دائیں بائیں میدان شجاعت میں کود جائیں اور توپ سے کفار اور شریر لوگوں کی خون ریزی سے میدان لالہ زار بنادیں۔ یہاں تک کہ الماس رنگ تلواروں کی چمک اور تیر وتفنگ کی بجلی سے ظلمت شرک دور ہو جائے، تمام علاقہ توحید رب معبود سے بھر جائے، کفر کی رات ختم ہو اور ہدایت آفتاب عالم تاب شجاعت وبہادری کے افق سے طلوع ہو۔ جس قدر طاقت ہو وہ اس مقصد کے حصول کے لیے صرف کرنے کی مکمل کوشش کریں۔ انجام رب پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ وفا شعار بندوں کا کام یہ ہے کہ اپنی طرف سے رب کے احکام کی بجا آوری کی تدبیر کریں اور اس کا انجام تقدیر کے حوالے کر دیں۔ آپ کی خدمت عالی میں جمہور اہل اسلام کے نام، ایک اعلان عام ارسال ہے۔ اس کو لے کر تمام اطراف میں پھیلائیں اور علما، فقرا، رؤسا اور عوام کے کانوں تک حق کی یہ دعوت پہنچائیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

28 فروری: صوبہ نورستان.........ضلع دوآب.........مجاہدین کا راکٹ حملہ.........امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا.........ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک

اللہ کے فضل سے دشمن کے مقابلے میں مجاہدین مستعد اور مضبوط ہیں

صوبہ قندھار میں امارتِ اسلامیہ کے عسکری ذمہ دار ملّا محمد عیسیٰ اخوند سے ایک انٹرویو

سوال: محترم! السلام وعلیکم۔آپ کی اطلاعات کے مطابق، زہری، ڈنڈ، میونداور گردونواح کے علاقوں میں موجودہ صورت حال کیا ہے؟

ملا محمد عیسیٰ اخوند: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔الحمد لله والصلاة والسلام علیٰ رسول الله،و بعد:الحمد لله ...... مجاہدین کے خلاف لگا تار بم باری اور زمینی حملوں کے باوجود دشمن زہری، ڈنڈ اور میوند کے اضلاع میں مجاہدین کے کسی علاقے پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا ہے۔دشمن کا ارادہ تھا کہ ضلع زہری میں سنگسار، پشمول اور سنزاری کے علاقے مجاہدین سے چھیننے کے بعد جنوب میں ضلع پنجوائی کی سرحد کی طرف پیش قدمی کرے۔لیکن الحمدللہ مجاہدین کے زبردست حوصلے، جرأت اور شدید مزاحمت کی وجہ سے وہ ابھی تک کوئی ہدف حاصل کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں اور ان کے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں قندھار، ہرات ہائی وے پر سنگسار کے علاقے کے باہر وہیں کھڑی ہیں جہاں پہلے دن پہنچی تھیں۔گذشتہ دو دنوں سے امریکی اور ملی فوج نے پشمول کے علاقے کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے شدید زمینی اور فضائی حملہ کیا ہے، یہ علاقہ دو سے اڑھائی مربع کلومیٹر تک محیط ہے، وہ صرف لالہ جان پیچ کے علاقے میں کنٹرول سنبھالنے میں کامیاب ہوئے لیکن اس کے بعد وہاں بھی انھیں مجاہدین کے شدید حملوں کا سامنا ہے خصوصاً زرہم کتب کے علاقے میں ان کا اتنا جانی نقصان ہوا ہے کہ دو دنوں میں چار دفعہ میڈیکل کے ہیلی کاپٹر لاشیں اور زخمی اٹھانے کے لیے اترے ہیں۔دشمن اپنا راستہ صاف کرنے کے لیے تمام انسانی اخلاقی حدود کو پامال کرتے ہوئے مقامی لوگوں کے گھروں، درختوں، کھیتوں اور فارمز پر اندھادھند بمباری کر کے انہیں مسمار کررہا ہے۔پشمول کے قریب سنزاری کے علاقے میں دشمن نے دو گھروں پر جبراً قبضہ کر کے اپنی چیک پوسٹیں بنائی تھیں جب کہ ان کا باقی کا نوائے واپس چلا گیا تھا۔ان چیک پوسٹوں کو بھی مجاہدین نے گولوں کا نشانہ بنایا۔ضلع ڈنڈ میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حال ہے۔دشمن کی فوجوں نے نخونی، زلخان اور خنجکاک کے علاقوں میں پڑاؤ ڈال رکھا ہے لیکن مائن اور آر۔سی حملوں کے مستقل خطرے کی وجہ سے پیش قدمی نہیں کرسکتے۔اس ضلع میں بھی صلیبیوں کو روزانہ کی بنیاد پر مجاہدین کے ریموٹ کنٹرول حملوں کی وجہ سے بھاری جانی نقصان کا سامنا ہے۔جہاں تک میوند کا تعلق ہے تو اس علاقے میں دشمن کی جو فوجیں آپریشن کے لیے آئی تھیں وہ اپنی بیس پر واپس چلی گئی ہیں۔انہوں نے کالا شمیر کے علاقے میں ایک نئی بیس تعمیر کی ہے اور حالات سے یہی لگتا ہے کہ انہوں نے اپنی مہم ختم کر دی ہے۔

سوال: آپ کے خیال میں اس آپریشن کا مقصد کیا تھا اور دشمن کس حد تک اپنے اہداف حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے؟

ملا محمد عیسیٰ اخوند: ہمارا خیال ہے کہ دشمن قندھار شہر، قندھار۔ہرات ہائی وے اور پنجوائی میں اپنے اڈوں کی طرف جانے والی تمام سڑکوں کو محفوظ بنانا چاہتا ہے۔اس لیے اس نے ڈنڈ، پنجوائی، زہری، میونداور ارغنداب کے اضلاع میں مجاہدین کی عسکری قوت کو کم کرنے کے لیے آپریشن شروع کیا ہے۔یہ اضلاع قندھار کے انتہائی قریبی گردونواح میں واقع ہیں اور ان میں یا تو مجاہدین کا مکمل کنٹرول ہے یا بڑی تعداد میں مجاہدین موجود ہیں۔اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے دشمن نے میونداور زہری کے اضلاع کے اردگرد اور ڈنڈ اور پنجوائی کے درمیانی علاقے میں خندقیں کھود کر اور خاردار تار بچھا کر مجاہدین کی نقل وحرکت محدود کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی۔لیکن الحمدللہ، اللہ کے فضل سے وہ بہت معمولی حد تک کامیاب ہو سکے ہیں۔وہ جن علاقوں میں داخل ہوئے تھے مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت پہلے وہ خالی کر دیے اور اب منظّم انداز میں ریموٹ بم کنٹرول اور کمین حملوں کے ذریعے وہاں دشمن کو بھاری نقصان پہنچا رہے ہیں۔

سوال: اس آپریشن سے مجاہدین کہاں تک متأثر ہوئے ہیں؟

ملا محمد عیسیٰ اخوند: دشمن کو کسی علاقے کا کنٹرول نہ ملنا اور اس کی پیش قدمی کا رک جانا، مجاہدین کے مستعد اور مضبوط ہونے کی دلیل ہے، فرق صرف یہ پڑا ہے کہ اب مجاہدین بڑی تعداد میں اکٹھے نہیں گھومتے اور متعین خط پر لڑنے کی بجائے گوریلا انداز میں کاروائیاں کرتے ہیں۔مجاہدین نے سنزاری اور میوند کے اردگرد کے علاقوں میں سابقہ معمول کے مطابق حملے شروع کر دیے ہیں ابھی کچھ دن پہلے ہی انہوں نے ڈنڈ اور میوند کے اضلاع کے درمیانی علاقے میں نیٹو سپلائی کے ایک قافلے پر حملہ کیا ہے جس میں بڑی تعداد میں گاڑیاں نذرِ آتش ہوئیں اور یہ ہی وہ علاقہ ہے جس کے اوپر دشمن اس آپریشن کے نتیجے میں کنٹرول کا دعویٰ کر رہا تھا۔

سوال: آپ نے کہا کہ انہوں نے یہ آپریشن قندھار شہر کے مرکز کو محفوظ بنانے کے لیے کیا۔کیا آپریشن کے بعد وہاں آپ کی کارروائیوں میں کوئی فرق پڑا ہے؟

ملا محمد عیسیٰ اخوند: الحمدللہ ہماری کاروائیاں اسی رفتار سے جاری ہیں۔ابھی پچھلے دو دنوں میں قندھار شہر کے مرکز اور گرد ونواح کے علاقوں میں کئی دھماکے اور

29 فروری: صوبہ قندھار.........ضلع شاہ ولی کوٹ.........مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن سے فائرنگ.........امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

میزائل حملے ہوئے ہیں اور میڈیا نے ان کو اتنی کوریج دی ہے کہ وہ خود ہمارے دعوؤں کی تصدیق کر رہے ہیں۔

سوال: آخر میں آپ ہمارے قارئین کے ایمان کو تازہ کرنے کے لیے مجاہدین کا کوئی واقعہ بیان کریں گے؟

ملا محمد عیسیٰ اخوند: یوں تو بہت سے حیرت انگیز واقعات موجود ہیں لیکن میں آپ کے سامنے گذشتہ دنوں پیش آنے والا ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہوں جس میں مجاہدین نے واضح طور پر اللہ کی نصرت کا مشاہدہ کیا۔ کچھ عرصہ قبل قندھار کی کٹھ پتلی انتظامیہ کا اوقاف کا ذمہ دار ایک دھماکے میں مارا گیا۔ اس کا بیٹا جس کا نام مخلص تھا انٹیلی جنس ایجنسی میں ایک فعال رکن تھا۔ چند دن پہلے ضلع ڈنڈ کے نام نہاد گورنر نازک نے دو مجاہدین کو گرفتار کر کے مخلص کے حوالے کیا جو ان سے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ مخلص نے اپنے تین محافظوں کے ہمراہ ان مجاہدین کو باندھ کر گاڑی میں ڈالا اور صحرا کی طرف چل پڑا تا کہ وہاں انہیں اذیت دے کر شہید کر سکے۔ راستے میں گاڑی خراب ہوگئی۔ مخلص اپنے محافظوں سمیت اس کو ٹھیک کرنے کے لیے نیچے اترا۔ اس دوران ایک مجاہد نے اپنے ہاتھ ہتھ کڑی سے آزاد کرا لیے۔ نیچے اتر کر ایک محافظ سے بندوق چھینی اور ان چاروں کو قتل کر دیا۔ یوں اللہ نے ان دونوں مجاہدین کو اس مصیبت سے نجات دلائی۔

ادارہ: آپ کا بہت شکریہ

ملا محمد عیسیٰ اخوند: آپ کا بھی بہت شکریہ......

☆☆☆☆☆

بقیہ: سید احمد شہیدؒ کا طریقۂ دعوت...... چند جھلکیاں

ان شاء اللہ اس تحریر کے بعد فقیر اپنے رفقا میں سے ایک ساتھی کو اپنا نائب مقرر کر کے بیعت امامت کے لیے آں جناب کی خدمت میں روانہ کرے گا، جو اس دعوت حق پہنچانے والے کمزور لوگوں میں سے راسخ الاعتقاد مومن، صاحب ہمت، بلند اور بخت ارجمند ہوگا۔ امید ہے کہ اس علاقے کے مومنین اور مسلمانوں کو آپ اس طرح کی ترغیب دیں گے کہ اس فقیر کی بیعت امامت اس کے ہاتھ پر قبول کریں گے۔ ہر چند بہتر اور زیادہ مناسب یہ تھا کہ اس سلسلے میں آپ کو اپنا نائب مقرر کرتا اور اس علاقے کے جملہ مومنین کے کانوں میں اس نیابت کی آواز پہنچاتا۔ وہ جو حکم ہے ''واحضرت الانفس الشح'' نفوس انسانی میں جمود جہالت ہے اور ان کی لوح قلب صاف نہیں، اس علاقے کے بعض دوست آں جناب کی ہمسری و ہم چشمی کا بزعم خویش دعویٰ رکھتے ہیں وہ اس بیعت امامت اور امر مسنون کی بجا آوری اگرچہ بطریق نیابت کیوں نہ ہو، پسند نہ کریں گے۔ اس لیے ایک اجنبی شخص کو برائے نام اس افضل شعائر اسلام کی تکمیل کے لیے مقرر کیا گیا ہے، اگرچہ فی الحقیقت اس فقیر کا منصب نیابت بھی آپ کے شایان شان نہیں ہے۔ باقی تفصیلات برادر دینی میاں محمد قاسم کی زبانی واضح کی جائیں گی، آپ اس کے کلام سے جو مفہوم صحیح اور جائز معلوم کریں اس پر عمل فرمائیں۔ والسلام مع الکرام

مکرر یہ کہ آپ جب کہ جہاد برپا کریں اور اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں جس قدر کفار کے شہروں کو حکومت اسلامی کے تحت لا کر ان شہروں میں حکومت اسلام قائم کریں گے، وہ تمام ولایت آپ کو تفویض کی جائے گی۔ اس وعدہ کو سچے وعدوں میں سے قابل ایفا شمار کریں اور کسی قسم کے وہم و گمان کو دل میں راہ نہ دیں۔ ہاں بشرطیکہ مقبوضہ شہروں میں احکام شرعیہ جاری ہوں اور مقدمات عدالت و حکومت میں قوانین شرع کا عمل ہو، جن سے سر مو تجاوز نہ کیا جائے۔ باقی تفصیلی حالات برادر دینی میاں محمد قاسم زبانی بیان کرے گا۔ آپ اس کی گفت گو سے جو مفہوم اخذ کریں اسے صحیح جانتے ہوئے عمل پیرا ہوں۔ والسلام مع الاکرام''۔

(مکاتیب سید احمد شہیدؒ ص ۹۳، ۹۴)

سید صاحبؒ نے اپنی دعوت و فکر کو مربوط انداز میں عامۃ المسلمین تک پہنچانے اور اُن کے قلوب و اذہان تک رسائی کے لیے جو دعوتی طریقہ اختیار کیا اُسی کے نتیجے میں اُن کے قافلے میں شامل ہونے والے سرفروشوں میں ایک سے ایک قابل فرد موجود تھا جو اپنی تمام تر قابلیت اور خداداد صلاحیتوں کو لے کر اس جہادی سفر میں آپ کی معیت و امارت میں نکل کھڑا ہوا۔

☆☆☆☆☆

''قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو تحفظِ دین کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے...... اس دینِ مبین کے تحفظ کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔ اور دنیا کے بہترین لوگوں یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ جیسی ہستیوں کے لہو بہے۔ پس یہی اصل رستہ ہے سو اس کو مضبوطی سے تھام لو''۔

(شیخ اسامہ بن لادنؒ)

29 فروری: صوبہ ہلمند............صدر مقام لشکر گاہ .... پی، آر، ٹی (نام نہاد صوبائی تعمیر نو ادارے) کے قریب فدائی حملہ............10 امریکی فوجی ہلاک

US Debt Clock.org

New Budget Showdown CBO v. OMB v. GOP

State Debt Clocks | World Debt Clocks | Debt Clock Time Machine

US NATIONAL DEBT $15,572,955,445,102
DEBT PER CITIZEN $49,715
DEBT PER TAXPAYER $137,527
US FEDERAL SPENDING $3,583,726,152,990
US FEDERAL BUDGET DEFICIT $1,316,728,888,106

US FEDERAL TAX REVENUE $2,266,997,283,299
INCOME TAX $1,106,269,453,107
PAYROLL TAX $836,065,859,068
CORPORATE TAX $196,718,547,891
STATE REVENUE $1,463,411,370,345
STATE DEBT $1,103,954,193,825
LOCAL REVENUE $1,101,474,550,384
LOCAL DEBT $1,745,856,595,537

Largest Budget Items
MEDICARE/MEDICAID $832,080,839,876
SOCIAL SECURITY $735,104,
INCOME SECURITY $391,526,959,317
NET INTEREST $226,326

US TOTAL DEBT $57,168,017,790,991

GROSS DOMESTIC PRODUCT 449
TOTAL FEDERAL/STATE/LOCAL SPENDING $6,588,253,486,590
REVENUE TO GDP RATIO 2.0430951 %
SPENDING TO GDP RATIO 43.6889937 %

US TOTAL INTEREST • 2012 $3,778,081,806,051
INTEREST PER CITIZEN $12,063
US TOTAL DEBT $57,168,017,790,991
TOTAL DEBT PER CITIZEN $182,485
TOTAL DEBT PER FAMILY $690,178
SAVINGS PER FAMILY $4,305

TOTAL PERSONAL DEBT $15,962,755,507,679
MORTGAGE DEBT $13,403,713,222,679
STUDENT LOAN DEBT $868,803,500,504
CREDIT CARD DEBT $793,139,128,605
PERSONAL DEBT PER CIT. $50,965

Money Creation
FEDERAL RESERVE MONETARY BASE $2,650,016,391,774
M2 MONEY SUPPLY $ 9,770,576,621,726
TREASURY SECURITIES $ 1,284,906,345,872
CURRENCY AND CREDIT DERIVATIVES $ 798,588,900,714,030

Trade Numbers
US DEBT HELD BY FOREIGN COUNTRIES $5,125,271,081,921
US TRADE DEFICIT $783,115,220,925
US TRADE DEFICIT • CHINA $310,120,663,644
US IMPORTED OIL $494,893,496,428
IMPORTED OIL • OPEC $196,020,850,586

SMALL BUSINESS ASSETS $7,084,874,970,451
CORPORATION ASSETS $16,451,228,591,011
HOUSEHOLD ASSETS $59,528,813,661,330
TOTAL NATIONAL ASSETS $83,064,918,689,146
ASSETS PER CITIZEN $265,176
SOCIAL SECURITY LIABILITY $15,572,431,784,911
PRESCRIPTION DRUG LIABILITY $20,539,814,433,267
MEDICARE LIABILITY $81,934,949,073,383
US UNFUNDED LIABILITIES $118,124,953,740,810
LIABILITY PER TAXPAYER $1,043,165

US POPULATION 313,230,172
US INCOME TAXPAYERS 113,265,064
OFFICIAL UNEMPLOYED 12,411,421
ACTUAL UNEMPLOYED 22,527,034
STATE/LOCAL EMPLOYEES 15,446,228
FEDERAL EMPLOYEES 4,334,747
US WORK FORCE 142,967,795
US RETIREES & SSI 66,904,490
US FAMILIES 82,832,799
FOOD STAMP RECIPIENTS 46,736,061
BANKRUPTCIES 1,405,268
FORECLOSURES 849,177

MORTGAGE/LOAN CALCULATOR | GOLD SUPPLY/DEMAND | SOURCES | AUTO SALES | ABOUT | ENERGY OUTPUT | SHARE | GOLD/PRECIOUS METALS

صلیبی جنگ کی بدولت امریکہ کا معاشی نقصان۔۔۔اس کے اپنے اعداد و شمار کے آئینے میں

مسلی ہوئیں معصوم کلیاں۔۔۔قندھار میں امریکی پاگل پن کی منہ بولتی تصویر

صوبہ پروان میں مجاہدین کا نشانہ بننے والا امریکی چینوک ہیلی کاپٹر

امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملے کا منظر

۲۷ فروری ۲۰۱۲: جلال آباد ایئر بیس پر صلیبیوں فوجیوں پر فدائی حملے کے بعد تباہی کا منظر

۲۳ فروری ۲۰۱۲: ننگرہار میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجی تابوتوں میں بند سوئے جہنّم رواں ہیں۔

۲۲ فروری ۲۰۱۲ء: قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرین نے جلال آباد میں امریکی مرکز کو آگ لگادی

۲۰ فروری ۲۰۱۲ء: قندھار میں ایساف فورسز اور افغان فوج کے مشترکہ قافلے پر فدائی حملہ

۲۱ فروری ۲۰۱۲: قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرے کے دوران بگرام ایئر بیس اور اس پر موجود فوجی مظاہرین کے حصار میں

مجاہدین کے حملے میں تباہ شدہ امریکی ٹینک

۵ فروری ۲۰۱۲: قندھار میں افغان پولیس ہیڈ کوارٹر مجاہدین کے حملے کی زد میں

۲۵ جنوری ۲۰۱۲ء کو مجاہدین کے حملے میں تباہ شدہ افغان پولیس کی چیک پوسٹ

۲۱ فروری ۲۰۱۲ء: بگرام ایئر بیس قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے غیور افغان مسلمانوں کے محاصرے اور حملوں کی زد میں

۲۱ فروری ۲۰۱۲ء: کابل میں مظاہرین بگرام ایئر بیس کے حفاظتی حصار کو نذر آتش کرتے ہوئے

۲۳ فروری ۲۰۱۲ء: لغمان کے ضلع مہترلام میں مظاہرین کا امریکی فوجی مرکز پر دھاوا

16 فروری 2012ء تا 15 مارچ 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	5 عملیات میں 5 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	128
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	125	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	207
ٹینک، بکتر بند تباہ:	117	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	79
کمین:	87	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	112	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	3
مرتد افغان فوجی ہلاک:	828	صلیبی فوجی مردار:	622
سپلائی لائن پر حملے:	43		

محمد مراحؒ......فرانس سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا

خباب اسماعیل

''میں نے فلسطین کے مسلمان بچوں اور فرانس کے مسلمانوں پر ظلم کا بدلہ لیا'' تاریخ میں یہ زندہ رہنے والے یہ الفاظ اس دلیر مجاہد کے ہیں جن کا نام محمد مراحؒ ہے جو الجزائری نژاد فرانسیسی مسلمان تھے۔انہوں نے انیس مارچ ۲۰۱۲ء کو صبح آٹھ بجے فرانس کے جنوب مغربی شہر تلوز میں ایک یہودی تعلیمی ادارے اوزار ہوٹارا کے سامنے گن سے فائرنگ کر کے چار یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔جن میں ایک استاد اور تین طلبہ تھے۔اس مبارک عملیہ سے تین دن قبل سولہ مارچ کو اسی شہر کے علاقے مانٹابن میں دو الگ الگ واقعات میں تین چھاتہ بردار فوجیوں کو ہلاک جب کہ چار کو زخمی کر دیا گیا تھا۔ان سب واقعات کا طریقہ کار ایک سا ہی ہے، سیاہ رنگ کے موٹر سائیکل پر سوار ایک فرد نے فائرنگ کر کے ان کفار کو قتل کیا اور پھر وہ محفوظ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

ان واقعات نے فرانس میں ہاہا کار مچا دی۔سرکوزی سمیت سب صدارتی امیدواروں نے اپنی انتخابی مہم معطل کر دی اور انتہائی ہنگامی حالت 'اسکارلٹ' نافذ کر دی، ہیلی کاپٹروں نے ہنگامی گشت شروع کر دیے، تمام ذرائع ابلاغ میں یہی واقعات موضوع بحث بنے رہے اور اسرائیل سے فرانس تک راتوں کی نیندیں اور دن کا سکون تباہ ہو گیا۔ان واقعات کا سب سے دلچسپ اور عجیب پہلو وہ معرکہ رہا جس میں اللہ کے بندے محمد مراحؒ نے بتیس گھنٹے فرانس کے ٹیکنالوجی سے لیس سیکورٹی اداروں کا اکیلے مقابلہ کیا، ۲ پولیس اہل کاروں کا جہنم واصل اور متعدد کو زخمی کرنے کے بعد کفار کی حسرتوں پر پانی پھیرتے ہوئے شہادت کی اعلیٰ سعادت سے سرفراز ہو گئے۔

ان حالات سے یہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ صلیبی معاشرے کس قدر ''بہادر'' اور ''دلیر'' ہیں کہ اگر ایک اللہ کا شیر بھی ان پر مسلط ہو جائے تو وہ اپنی تمام تر ٹیکنالوجی سمیت پریشان ہو جاتے ہیں۔امریکہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے یہ صورت حال نشاناتِ منزل سے آگاہ کر رہی ہے کہ اگر وہاں رہنے والے مسلمان اسی طرح اپنی موٹر سائیکلوں پر نکل پڑیں اور تاک تاک کر یہودیوں کو نشانہ بنائیں تو بزدل صلیبی اور یہودی گھروں میں مقید ہو جائیں گے پھر ان کے گھروں کو بھی جہنم کدے بنا دیں تاکہ مجدد جہاد شیخ اسامہ رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ سے کیا ہوا وعدہ ایک بار پھر پورا ہو جائے کہ ''میں اللہ رب العزت کی قسم کھاتا ہوں وہ جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا، امریکہ اور اس کے باسی اس وقت تک خواب میں بھی امن کا تصور نہیں کر سکتے جب تک فلسطین میں عملاً امن قائم نہ ہو جائے اور کفار کے تمام لشکر ارض محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ نکل جائیں''۔

عظیم مجاہد محمد مراحؒ، افغانستان میں جہاد کرتے رہے اور قندھار میں مائن لگاتے ہوئے ۲۰۰۷ء میں گرفتار بھی ہوئے لیکن اللہ کی مدد سے ۲۰۰۸ء میں قندھار جیل ٹوٹنے کے واقعے میں کفار کی قید سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر فرانس جا پہنچے۔

نائن الیون کے انیس شہیدی جوانوں سے لے کر محمد مراحؒ تک کے ہر عمل نے یہ بات ثابت کی کہ جہاد کے عمل میں اساسی بات **وما النصر الا من عند الله**، ہی ہے اگر اللہ کی مدد و نصرت شامل حال ہو تو چند ایمان والے کفار کا بہت بڑا نقصان کر سکتے ہیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ تمام بلاد جہاد کے مجاہدین اور معرکہ گیارہ ستمبر کے انیس جلیل القدر شہدا، شیخ یوسف رمزی، شیخ عمر عبدالرحمٰن، ایمل کانسیؒ، تنویر شہزادؒ، محمد صدیقؒ، رابے عثمان سعید احمد (معرکہ میڈرڈ کو سرانجام دینے والے مجاہد)، عراقی ڈاکٹر بلال عبداللہ (جو کہ گلاسگو ایئرپورٹ پر کارروائی کے دوران گرفتار ہوئے اور اُنہیں ۳۲ سال قید کی سزا سنائی گئی)، حسن نضال، عمر فاروق عبدالمطلب، زرین احمد زئی، نجیب اللہ زازئی، تیمور عبدالوہاب، فیصل شہزاد، سید فہد ہاشمی، مجاہدہ ملیکہ الرحد اور اُن کے شوہر معیز گارسلوئی اور اب محمد مراحؒ تک سب کے کام نے یہ بتایا ہے کہ صلیبی مغرب بہت کھوکھلی بنیادوں پر کھڑا ہے جنہیں توحید و رسالت کے چند پروانے بھی ہلا کر ہر ایمان والے کی کیفیت **فزادھم ایمانا** کے مصداق کر دیتے ہیں۔

ان واقعات سے تین صدیوں سے مغلوب مسلم معاشروں کے افراد کے دل بھی بہت دکھی ہوتے ہیں کہ ہمارے آقاؤں کو اس طرح کیوں مارا جا رہا ہے؟؟؟ گویا کہ شیخ اسامہؒ کے بقول ''وہ کون سا ضابطہ ہے جس کی بنا پر تمہارا خون تو خون اور ہمارا خون پانی سے بھی کم تر قرار پاتا ہے''۔آئے روز بم باریوں میں بہائے جانے والے افغانستان کے بچوں کے خون کو تو پانی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے اور پوری امت اس پر خاموش رہے اور ظالم کفار کے ناپاک خون پر تکلیف ہونی شروع ہو جائے تو انہیں یہی کہا جا سکتا ہے

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلمان کی موت مر

فرانس......کفر کی دنیا کا اہم اور اسلام دشمنی اور شعائر اسلام کو مٹانے میں پیش پیش رہنے والا ملک ہے......صلیبی وصیہونی فساد میں اس ملک نے فکری، عسکری اور عقیدے سمیت ہر محاذ پر دینِ اسلام کے خلاف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔یہاں تک کہ مسلمان خواتین کے حجاب پر بھی پابندی لگا دی۔الحمدللہ کہ اسی فرانس سے امت کو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے ہیں اب یہ سلسلہ دن بدن پورے یورپ اور امریکہ تک پھیلے گا اور کفر و اسلام کا معرکہ صلیبیوں کی سرزمین پر منتقل ہو جائے گا!!!

کیم مارچ: صوبہ ننگرہار.........ضلع بٹی کوٹ..........مجاہدین کا امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........2 امریکی ٹینک تباہ ہوئے..........3 امریکی فوجی ہلاک.....4 زخمی

''سپر طاقت'' امریکہ، ناکامیوں کے حصار میں

واصف جیلانی

ویسے تو امریکہ کا قیام اور پوری تاریخ ہی خونی ہے لیکن پچھلے پانچ امریکی صدور کے ہاتھ جنگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ لنڈن بی جانسن کے زمانے میں ویت نام کی جنگ، رونالڈ ریگن کے دور میں گرینیڈا، لبنان اور لیبیا پر فوج کشی، بڑے بش کے زمانے میں ۱۹۹۰ء کی خلیج کی پہلی جنگ، کلنٹن کے دور میں عراق کے خلاف خلیج کی جنگ اور سربیا، بوسنیا اور کوسووا میں فوج کشی ان صدور کی جنگجویانہ پالیسیوں کی مظہر ہیں۔ چھوٹے بش کے صدر بنتے ہی' جس کا کٹّر صلیبی جنگجو قدامت پسندوں ڈک چینی، ڈونلڈ رمزفیلڈ اور پال وولفووٹز نے محاصرہ کر رکھا تھا' دو بڑی جنگوں کے منصوبے تیار ہو چکے تھے۔

ستمبر میں نیویارک کے ٹریڈ ٹاورز پر حملہ ہوا تو ۲۶ روز کے اندر اندر افغانستان پر فوج کشی کر دی گئی۔ اس سے پہلے دنیا میں کہیں اتنی سرعت کے ساتھ اتنی بڑی فوج کو جنگ کے لیے منظّم نہیں کیا گیا تھا۔ یہ واقعی حیرت انگیز بات تھی اور یقیناً ایک طویل عرصے کی منصوبہ بندی اور تیاری کے بغیر یہ فوج کشی ممکن نہیں تھی جس میں افغانستان کے شہروں، پہاڑوں اور کھیت کھلیانوں کو آناً فاناً تہس نہس کر کے رکھ دیا گیا۔

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ عراق سے لے کر افغانستان اور پاکستان تک امریکہ ناکامی کا سامنا کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں انقلاب کی لہر نے اسے اس علاقے کے سیاسی اکھاڑے کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد جس طمطراق سے اوباما نے گوانتانامو کا عقوبت خانہ بند کرنے کا اعلان کیا تھا وہ تین سال کے بعد بھی محض وعدہ ہی ہے۔

شروع کے تین ماہ میں خود امریکی اعداد و شمار کے مطابق پندرہ ہزار سے زیادہ افغان شہری شہید ہوئے۔ حقیقت میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ پہلے سے طے کر رکھا تھا اور القاعدہ مجاہدین نے اس پر پہلے وار کر کے اُسے بدحواس کر دیا اور اس کی معیشت کو بھی کھوکھلا کر دیا۔ امریکہ کے افغانستان پر حملے کا اولین مقصد شیخ اسامہ بن لادنؒ کو پناہ دینے والی طالبان کی حکومت کا قلع قمع کرنا، شیخ اسامہ بن لادنؒ کو تلاش کرنا اور ان کی تنظیم القاعدہ کا خاتمہ تھا۔ لیکن اصل مقصد جو پس پردہ تھا وہ بش کی زبان سے نکل گیا کہ ''ہم صلیبی جنگ کا آغاز کر رہے ہیں''۔

دس سال بعد امریکی' طالبان کے سامنے ڈھیر ہو چکے ہیں اور اتنے زچ ہو چکے ہیں کہ ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے اپنی فوج کے انخلا کی تیاری کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر اپنے مقاصد میں ناکامی کے بعد امریکی اپنے مقاصد بھی تبدیل کرتے رہے ہیں۔ پہلے افغانستان کے خلاف جنگ کا مقصد شیخ اسامہ بن لادنؒ اور القاعدہ کا قلع قمع کرنا بتایا گیا تھا۔ جب اس میں فوری طور پر کوئی کامیابی نہ ہو سکی تو امریکیوں اور ان کے اتحادیوں نے یہ جواز پیش کرنا شروع کر دیا کہ یہ جنگ دراصل لندن، واشنگٹن اور یورپ کے شہروں کو دہشت گردی سے محفوظ رکھنے کے لیے جاری ہے۔ جب اس منطق پر سوال شروع ہوئے تو یہ کہا گیا کہ یہ جنگ درحقیقت افغانستان میں جمہوریت کے قیام اور اس کو مضبوط بنانے کے لیے لڑی جا رہی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ کابل میں صدر کرزئی کی قلعہ بند حکومت اور دھاندلیوں کے بل پر افغان پارلیمنٹ کا ڈھانچہ تو کھڑا کر دیا گیا ہے لیکن اُس سارے نظام کی حیثیت کٹھ پتلی سے زیادہ کچھ نہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی نہ صرف طالبان کو زیر کرنے میں ناکام رہے ہیں بلکہ اب اُنہیں افغان فوج میں تیزی سے بڑھتے ہوئے طالبان کے حامی عناصر سے شدید خطرہ لاحق ہے جس کی تربیت پر اب تک امریکیوں نے ۱۲ ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔ ۲۰۰۷ء سے اب تک افغان فوجیوں کے ہاتھوں ناٹو کے ۶۷ فوجی مارے جا چکے ہیں (یاد رہے یہ تعداد اُن فوجیوں کی ہے جن کا صلیبی ذرائع اقرار کرتے ہیں، جب کہ مجاہدین کے ذرائع حقیقی تعداد کہیں زیادہ بتاتے ہیں)۔ دراصل ابھی تک امریکیوں کو افغانستان کے تاریخی حقائق کا صحیح معنوں میں ادراک نہیں ہو سکا ہے۔ ۱۹۱۹ء سے جب کہ امان اللہ خان کے زمانے میں پہلی بار آئین نافذ ہوا تھا اور قومی اسمبلی کا قیام عمل میں آیا تھا، افغان فوج یکسر بے عمل رہی ہے۔ فوج نہ تو کسی بادشاہ یا صدر کو، نہ کسی حکومت کو تحفظ دے سکی ہے، اور نہ ملک کا دفاع کر سکی ہے۔

۱۹۷۹ء میں جب سوویت فوج دریائے آمو پار کر کے افغانستان پر قابض ہوئی تب بھی افغان فوج نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ افغان فوج کو محض بینڈ باجے اور سلامی دینے والی فوج کہا جاتا رہا ہے۔ بہت سے امریکی فوجی افسروں کا کہنا ہے کہ موجودہ افغان فوج کی بنیاد پر امریکی فوج کے انخلا کی حکمت عملی سخت تباہ کن ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ افغان فوج' ناٹو کی افواج کے انخلا کے بعد نہ تو ملک کی داخلی سیکورٹی سنبھال سکے گی اور نہ ملک کا دفاع کر سکے گی۔ غرض امریکہ افغانستان میں پچھلے دس برس کی جنگ میں مکمل ناکام رہا ہے اور مستقبل میں بھی کامیابی کے امکانات معدوم نظر آتے ہیں۔ عراق

02 مارچ: صوبہ قندھار......ضلع ژڑئی......غیرت مند افغان فوجی عبدالرحمٰن کی امریکی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ............3 امریکی فوجی ہلاک............4 زخمی

جنگ کا بنیادی مقصد اس پورے علاقے میں امریکی فوجی، اقتصادی اور سیاسی تسلط جمانا تھا جس میں امریکہ کو خفت آمیز ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

۲۰۰۳ء میں امریکیوں کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا تھا کہ دنیا کو محفوظ بنانے کے لیے صدام حسین کے اقتدار کا خاتمہ لازمی ہے۔ امریکی اداروں کے اعدادوشمار کے مطابق صرف جنگ کے دوران میں ایک لاکھ پندرہ ہزار شہری اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ عراقیوں کا کہنا ہے کہ یہ تمام تر خون جارج بش اور ٹونی بلیئر کے ہاتھوں پر ہے۔ امریکیوں کی یہ کامیابی بہرحال قابل ذکر ہے کہ عراق جنگ کے بعد زاہدان سے لے کر بیروت کے ساحل تک پورے علاقے میں ایران کا سیاسی اور فوجی اثر بڑھا ہے۔ جس سے ایران، امریکہ نورا کشتی کی حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

امریکیوں کی یہ کامیابی بہرحال قابل ذکر ہے کہ عراق جنگ کے بعد زاہدان سے لے کر بیروت کے ساحل تک پورے علاقے میں ایران کا سیاسی اور فوجی اثر بڑھا ہے۔ جس سے ایران، امریکہ نورا کشتی کی حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

مغربی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق افغانستان کی جنگ کے حوالے سے برطانیہ اور امریکہ میں پہلے ہی سے اختلافات موجود تھے لیکن اب یہ اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ جس کے بعد برطانیہ نے یہی مناسب جانا ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے اپنے فوجی دستوں کو افغانستان سے نکال لیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات اس وقت سے شروع ہو گئے تھے جب برطانیہ نے اپنے فوجی دستے افغانستان روانہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس موقع پر امریکہ نے برطانوی فوجی دستوں کی تعداد پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں بہت کم بتایا تھا اور امریکی حکومت نے برطانیہ سے ان دستوں کی تعداد میں اضافے کے لیے کہا تھا۔ کیونکہ امریکہ کا یہ کہنا تھا کہ کم تعداد میں برطانوی فوج کے باعث افغانستان میں امریکی جنگ متاثر ہوگی۔ مگر برطانیہ نے اپنے فوجیوں کی تعداد میں اضافے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان دوسری مرتبہ افغان جنگ کے حوالے سے اختلافات اس وقت سامنے آئے جب ہلمند میں برطانوی فوجی دستوں کی جانب سے طالبان کے خلاف شروع کیا جانے والا آپریشن ناکامی سے دوچار ہوا۔ امریکہ نے اس آپریشن کی ناکامی کی تمام تر ذمہ داری برطانوی فوج پر عائد کی اور اس آپریشن کے لیے اختیار کی جانے والی برطانوی حکمت عملی پر بھی تنقید کی اور اسے آپریشن کی ناکامی کی وجہ قرار دیا۔ اس امریکی تنقید پر برطانیہ نے امریکہ پر جوابی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہلمند میں طالبان کے خلاف کیا جانے والا برطانوی آپریشن امریکہ کی وجہ سے ناکام ہوا۔ کیونکہ امریکہ نے اس آپریشن میں برطانوی فوجیوں کو مناسب ایئر کور فراہم نہیں کیا۔ اگر امریکی ایئر کور فراہم کیا جاتا تو پھر یہ ایک کامیاب آپریشن ثابت ہوتا۔ لیکن امریکی اس بات پر اصرار کرتے رہے کہ اس آپریشن کی ناکامی کے اسباب میں برطانیہ کی ناقص حکمت عملی اور غیر مناسب Force deployment شامل تھے۔

برطانیہ جلد از جلد افغانستان کی جنگ سے کنارہ کشی کرتے ہوئے اپنی فوج کو واپس بلانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ مغربی میڈیا کے مطابق افغانستان سے اپنی فوج کو واپس بلوانے کے برطانوی فیصلے پر امریکہ کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ برطانیہ نے اپنے فوجی دستوں کے انخلا کی جو منصوبہ بندی کی ہے اس کے مطابق برطانوی دستوں کو شمالی افغانستان سے براستہ قازقستان، ازبکستان اور ترکمانستان وطن پہنچایا جائے گا اور اس ضمن میں برطانیہ نے قازقستان، ازبکستان اور ترکمانستان سے معاہدے کر لیے ہیں جن کی تفصیلات کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ برطانیہ قازقستان اور ازبکستان کے فوجی اداروں کا استعمال کرتے ہوئے اپنے فوجی دستوں اور جنگی سازوسامان کو افغانستان سے نکالے گا اور بعد میں سمندری راستوں اور فضائی راستوں سے انہیں برطانیہ پہنچایا جائے گا۔ امریکہ نے برطانیہ سے شکایت کی ہے کہ برطانیہ نے قازقستان اور ازبکستان سے معاہدے کرتے ہوئے امریکہ کو اعتماد میں نہیں لیا لیکن برطانیہ کے محکمہ دفاع نے اس امریکی شکایت کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے بھی اپنی فوج کی واپسی کے لیے قازقستان اور ازبکستان سے معاہدے کر رکھے ہیں اور جب امریکہ یہ معاہدے کر رہا تھا تو اس نے بھی کسی ملک کو اعتماد میں لینے کی زحمت نہ کی تھی تو پھر امریکہ کو برطانیہ سے بھی ایسی شکایت نہیں ہونی چاہیے۔

امریکہ جیسی ''سپر طاقت'' کی یہ ناکامی نہیں تو اور کیا ہے کہ اس نے شہریوں کی ٹارگٹ کلنگ کے لیے ڈرون حملوں کی یہ خفیہ جنگ اختیار کی ہے! یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ عراق سے لے کر افغانستان اور پاکستان تک امریکہ ناکامی کا سامنا کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں انقلاب کی لہر نے اسے اس علاقے کے سیاسی اکھاڑے کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد جس طمطراق سے اوباما نے گوانتانامو کا عقوبت خانہ بند کرنے کا اعلان کیا تھا وہ تین سال کے بعد بھی محض وعدہ ہی ہے۔

یورپ اپنے مالی بحران کی وجہ سے امریکہ سے بالکل کٹ کر رہ گیا ہے۔ ویسے بھی یورپ اپنے موجودہ مالی بحران کا الزام امریکہ پر عائد کرتا ہے جہاں بڑے بڑے بنکوں نے پوری دنیا کو مالی زلزلے سے دوچار کر دیا ہے۔ اگر عالمی تناظر میں دیکھا جائے تو درحقیقت اس وقت امریکہ محض نام کا سپر پاور رہ گیا ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ اپنی ناکامیوں کے حصار میں گھرا ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆

02 مارچ: صوبہ ننگرہار......ضلع سپین غر...........صلیبی فوج کے آپریشن کے جواب میں مجاہدین کے دشمن پر شدید حملے...........8 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک

نومسلم.....مفسد نظام پاکستان کے لیے ناقابل برداشت!!!

عبیدالرحمٰن زبیر

گئے وقتوں کی بات ہے کہ جب دینِ اسلام کی آغوش میں آنے، اپنے گھر باراور اہلِ خاندان سے ایمان کی بنیاد پر برأت کرنے اور امت مسلمہ کا حصہ بننے والے نومسلم' اسلامی معاشرے کے معزز فرد کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ دین کو قبول کرتے ہی کل کے 'دشمن' آج کے 'جگری' بن جاتے تھے اور یہ 'جگری' بھی کیسے..... کہ خونی رشتوں سے زیادہ الفت و محبت اِنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف عطا ہوتی..... یہ بھی پرانے وقتوں کے آثار وروایات ہیں کہ اسلام قبول کرنے والی ایک خاتون کی پکار پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کی جمعیت لے کر بنو قینقاع پر چڑھائی فرماتے اور مدینہ منورہ سے اُنہیں نکال باہر کرتے۔ پھر گزرے زمانے کی تاریخ ایسے مستند واقعات سے بھری پڑی ہے کہ لشکر اسلام کے سالاروں نے ایک ایک مسلم خاتون کی عزت و عصمت کی خاطر ہزاروں میل رقبہ کو روند ڈالا اور وقت کی مہا طاقتوں کو نیست و نابود کر دیا۔

یہ گزرے زمانے ہی بھلے تھے..... جب مسلمان اس قدر جری تھے کہ اُن کے خون میں حمیت اور غیرت ایمانی دوڑتی تھی..... ہر مسلمان مرد کے لیے کسی بھی مسلم خاتون کا محافظ اور نگہبان بننا فخر و مباہات کا باعث تھا۔ غیرت و حمیت میں شمشیرِ بے نیام کی صورت ڈھلے ہوئے ہر مسلمان کی پشت پر شریعت کا پورا نظام بالفعل موجود تھا۔ پھر زمانہ بیتا..... رُت بدلی..... جدید دور کے جدید تقاضوں نے سر اٹھایا..... ''آئین وقانون'' وجود میں آئے..... انسانی دساتیر کی عمل داری معتبر ٹھہری..... اللہ کی عطا کردہ شریعت کی بجائے ''عقل کُل''، یعنی 'جمہور' کے گھڑے گئے قواعد و ضوابط فیصلوں کی بنیاد بننے لگے..... انگریز کا قانون ذہنوں اور فکر پر غالب آیا..... ایمان کی دولت لٹی..... گردشِ شب و روز نے مسلمان کو عمل سے کوسوں دور لے جا پھینکا..... ضمیر میں موجود ایمانی آواز کو ''قرارداد مقاصد'' دکھا دکھا کر تھپکیاں دی گئیں کہ آئین اور قانون تو ہے ہی شریعت کا پابند..... اور پھر..... لاہور ہائی کورٹ میں سسکتی بلکتی حافظہ آمنہ، سندھ کی ''اعلیٰ'' عدالتوں میں فریاد کناں فریال بی بی اور ڈاکٹر حفصہ جیسی اسلام کی بیٹیوں کو ''اسلامی دستور'' اور ''عین شرعی قوانین'' کی بھینٹ چڑھتے دیکھ کر ''آزاد عدلیہ'' کے لیے سڑکوں پر خوار ہونے والے دین پسند بھی آنکھیں موندنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکے۔

قرآن مجید کا واضح اور دوٹوک فیصلہ ہے کہ

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا إِذَا جَـاءَكُـمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَـامْتَـحِـنُـوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّار (الممتحنة: ١٠)

''مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرآئیں تو ان کی آزمائش کرلو۔ (اور) اللہ تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے سو اگر تم کو معلوم ہو کہ وہ واقعی مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس ہرگز نہ بھیجو''۔

اس آیت کو پڑھیے اور بار بار پڑھیے..... مفسرین نے اس کی جو تشریح کی ہے اُس کا بھی ذہن میں استحضار کیجیے۔ پھر آج کے حالات کو دیکھیے۔ کافر ماں کے حوالے کی گئی حافظہ آمنہ سے فریال بی بی اور ڈاکٹر حفصہ تک..... اس نظام کا اصل چہرہ..... جو کہ صریح کفر اور طغیان کا چہرہ ہے..... واضح تر ہو جائے گا۔

حافظہ آمنہ کو مسلمان باپ کی بجائے کافر ماں کے حوالے کیا گیا..... اس فیصلے کو سنانے اور نافذ کروانے کی ذمہ داری شیطان ملک کے سپرد تھی..... جو اُس نے پوری کی اور آمنہ کے فرانس پہنچنے کے اگلے ہی دن پاکستان کو فرانس کی طرف سے Explosive detective robot مل گئے۔ اسی طرح فریال بی بی' ہندو سے مسلمان ہوئی..... وہ عاقل، بالغ اور سمجھ دار خاتون ہے..... ضلع گھوٹکی کے علاقے میر پور ماتھیلو سے تعلق رکھنے والی خاتون نے اسلام کے باقاعدہ مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد ۲۴ فروری ۲۰۱۲ء کو خانقاہ بھرچونڈی شریف میں دین اسلام قبول کیا اور اُس کا ایک مسلمان سے نکاح کروادیا گیا..... یہی معاملہ ڈاکٹر حفصہ کا ہے..... لیکن سندھ میں موجود ہندو بنیوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے۔ لبرل اور دین بےزار بلکہ دین دشمن این جی اوز نے اُن کو ہلہ شیری دی، سیکولر میڈیا نے تجزیوں، تبصروں اور جائزوں کے ذریعے ایک سماں باندھ دیا اور اس طرح ڈھنڈورا پیٹا کہ گویا ''ایک خاتون کو زبردستی گھسیٹ کر لایا گیا ہو اور اُس کی کنپٹی پر بندوق رکھ کر اُس سے اسلام قبول کروانے کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے اُس کا ایک مسلمان سے زبردستی نکاح بھی پڑھوا کر اُسے غاصب شوہر کے ساتھ جبری رخصت کر دیا گیا ہو''۔ بھارتی ہائی کمشنر کے ذریعے پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈالا گیا اور آخر کار عدالتی نظام لادینیت کے پروردہ ذہنوں کو راحت اور سکون بخشنے کے لیے آموجود ہوا اور زرداری اس سارے مقدمے کی از خود نگرانی کر رہا ہے۔ جب کہ ۱۴ مارچ کو امریکی کانگرس کے رکن براڈ شرمن نے آصف زرداری کے نام خط میں اُسے حکماً لکھا کہ ''ہندوؤں کو زبردستی مسلمان نہ بنایا جائے اور رنکل کماری (موجودہ فریال بی بی) کو والدین اور اہل خانہ کے حوالے کیا جائے''۔ اس سے دو دن پہلے ۱۲ مارچ کو سندھ ہائی کورٹ نے فریال بی بی کو اُن کے شوہر

02 مارچ: صوبہ بادغیس .... ضلع سنگ آتش .... صلیبی فوج کے پیدل دستے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............ 7 صلیبی فوجی ہلاک اور 9 شدید زخمی

کے ساتھ بھیجنے کے بجائے شیلٹر ہاؤس بھیج دیا۔فیصلے کے وقت فریال بی بی چیخ چیخ کر کہتی رہیں کہ ''اُنہیں شیلٹر ہوم نہیں جانا،وہ مسلمان ہیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہی جانا چاہتی ہیں''۔اس موقع پر کمرہ عدالت میں موجود ہندوؤں کی بڑی تعداد نے جج کی موجودگی میں 'جے رام' کے نعرے لگا کر پاکستان میں رائج مکروہ اور فساد زدہ نظام کی حقیقی نمائندگی کی۔

فریال بی بی نے اس سے ایک روز قبل کراچی پریس کلب میں اپنے شوہر کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے علی الاعلان اس بات کو دہرایا کہ اُنہوں نے برضا ورغبت اسلام قبول کیا ہے اور قبولیت اسلام کے بعد ہی اُن کی شادی سید نوید سے ہوئی اور اس سے پہلے وہ سید نوید کو جانتی تک نہیں تھیں۔پریس کانفرنس کے دوران میں روشن خیال صحافیوں نے ہر طرح سے زچ کر دینے والے سوالات فریال بی بی سے پوچھے۔ایک صاحب نے مطالبہ کیا کہ اگر فریال بی بی نے مرضی سے اسلام قبول کیا ہے تو وہ سورہ اخلاص ترجمہ کے ساتھ سنائیں۔جب اُن کے مطالبے کا نتیجہ اُن کی توقع کے مطابق ہی آیا تو فوراً برطانوی نشریاتی ادارے نے سرخی جمادی کہ ''وہ تو باترجمہ سورہ اخلاص تک نہیں سنا سکی''۔کوئی ان روشن خیالوں سے پوچھے کہ تم تو 'نسلی مسلمان' ہو،اگر 'اصلی مسلمان' ہونے کی بنیاد یہی ہے جو تم بتا رہے ہو تو تم میں سے کتنے ہیں جنہیں سورہ فاتحہ مکمل ترجمے کے ساتھ یاد ہو۔پھر تم اس 'اسلامی' ملک کے وزیر داخلہ کو کیا کہو گے جسے ترجمہ چھوڑ،سورہ اخلاص عربی متن کے ساتھ بھی یاد نہیں؟اِس نومسلم خاتون نے پریس کانفرنس کے دوران بھرائی ہوئی آواز میں کہا ''میں نے اسلام قبول کر کے کوئی جرم تو نہیں کر دیا کہ مجھے عدالتوں میں گھسیٹا جا رہا ہے''۔عدالتی فیصلے کے بعد ایک صحافی نے فریال بی بی سے پوچھا کہ وہ مسلمانوں کو کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں تو میری اور آپ کی بہن نے ڈبڈباتی آنکھوں،دل گیر لہجے اور سادہ سے الفاظ میں محض اتنا کہا ''بھائی جان!ہمیں دوبارہ ہندو ہونے سے بچالیں''۔

اب فریال بی بی کو کون بتائے کہ وہ صرف 'جرم' نہیں بلکہ 'شدید ترین جرم' کی مرتکب ہوئی ہیں......اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے ملک میں اب اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا اور اسلام قبول کرنا 'جرم' ہی تو ہے جبھی تو دین پر عمل کرنے والوں کا ناطقہ بھی بند کر دیا جاتا ہے،معاشرے میں اُنہیں جاہل،اجڈ،دقیانوس اور نہ جانے کیا کیا القابات سے نوازا جاتا ہے،داڑھی،نماز،مسجد سے تعلق،جہاد سے لگاؤ،تقویٰ کی آبیاری جیسے 'جرائم' ہی تو دہشت گرد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔جب نسل در نسل مسلمان کہلانے والے اسلام پر عمل کرنے کی وجہ سے اپنا عرصہ حیات تنگ کروائے بیٹھے ہیں......ایسے میں کسی کافر کا دائرہ اسلام میں داخل ہونا کوئی معمولی 'جرم' تو نہیں کہ جسے اللہ کے باغی یکسر نظر انداز کر دیں!!!

اس سے چند ماہ پہلے پنجاب میں ایک خاتون نے عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا تو اسے گاؤں کے ایک بااثر شخص نے نا صرف یہ کہ بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا بلکہ پورے گاؤں میں اُسے بے عزت کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا۔لیکن یہ واقعہ کسی ''آزاد صحافت'' کی نظروں میں جگہ نہ پا سکا نہ ہی کسی اخبار میں دوسطری خبر ہی لگ سکی۔اس واقعے پر پولیس کی طرف لیکن کوئی ''محکمانہ کارروائی'' عمل میں لائی گئی اور نہ ہی ''سوموٹو'' نیند سے بیدار ہوا۔

یہ واقعات ہر صاحبِ عقل و ہوش کے ذہن کے بند کواڑ کھولنے کو کافی وشافی ہیں......جو لوگ اس طاغوتی نظام (جس کا ایک جزو یہاں رائج نظامِ ''عدل'' بھی ہے) کو دین اور اسلام کا لبادہ پہنا کر اپنے تئیں بے فکر و بے غم ہوئے بیٹھے ہیں کہ یہ ایک اسلامی نظام ہے......یہاں دستور و آئین پر اسلامی رنگ غالب ہے......یہاں قانون سازی اسلامی اصولوں کی پاس داری کا دوسرا نام ہے......وہ اللہ سے باغی اس نظام کی اصل کو یا تو سمجھنا نہیں چاہتے یا پھر سمجھتے بوجھتے محض اس لیے اللہ سے باغی اس نظام سے راضی برضا ہیں کہ وہ 'عافیت کدوں' اور دنیا کی چندروزہ متاع الغرور میں ہی مگن رہنا چاہتے ہیں!!!لیکن اس فکر کے حامل تمام طبقات یہ حقیقت نہ بھولیں کہ فریال بی بی اور ڈاکٹر حفصہ کی صورت میں اللہ نے یہ آئینے مقرر کیے ہیں جو اس دجالی اور طاغوتی نظام کی اصل سے پردہ ہٹا رہے ہیں۔یہ آیات ان حضرات کے لیے کافی نہیں کہ ان کی روشنی میں موجودہ نظام کا صریحاً باطل ہونا ان کے سامنے آسکے؟

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

(المائدۃ: ۴۴)

''اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''۔

اگر یہ لوگ اب بھی اس نظام کے گن گانے میں مگن رہتے ہیں تو وہ ''مچھر کے پر'' اور ''بکری کے مرے ہوئے بچے'' کے عوض آخرت کی لامتناہی نعمتوں کو بیچ رہے ہیں۔وہ نعمتیں جو صرف اُن کے نصیبے میں آئیں گی جو اس دنیا میں تمام طواغیت سے مکمل برأت کا عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں اور جو دنیا میں اللہ کی عطا کی گئی شریعت کے کامل نفاذ کے لیے قتال کے میدانوں میں موجود ہیں۔یہی وہ نوجوانانِ امت ہیں جو اپنے اسلاف کی تاریخ کو زندہ کر رہے ہیں......جی ہاں یہی اللہ والے ''گئے گزرے زمانے'' کو واپس لائیں گے اور ''دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تُو'' کے عنوانات حقیقت کی دنیا میں سجائیں گے۔جب عافیہ ہو یا آمنہ،فریال ہو یا حفصہ......ہر ایک مسلم خاتون کے ایمان،عزت،عفت اور عصمت کی حفاظت کرنے کے لیے سروں کو نیزوں تک میں پرو دیا جائے گا اور یہی ابطال' امت کو دوبارہ نفاذِ شریعت،عزت،غیرت،حمیت اور شوکت کی بہاریں دکھلانے کا سبب بنیں گے،ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

02 مارچ:صوبہ قندھار......ضلع قندھار شہر......فدائی مجاہد عبدالشکور نے امریکی فوجیوں پر فدائی حملہ کیا......اس حملے میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی

جمہوری سرکس کے تماشے، تھپڑ اور غربت کی ماری قوم

سلسبیل مجاہد

’’روٹی کپڑا اور مکان‘‘ ایک مشہور جمہوری دھوکہ ہے جس کے ذریعے ۶۵ سالوں سے عوام کو فریب میں مبتلا کر کے حکمرانوں نے اپنا الو سیدھا کیا ہے۔ جمہوریت کے ظالمانہ نظام میں روٹی کپڑا اور مکان کے نام پر آنے والے لالچی حکمران عوام کے منہ کے نوالے، تن کے چیتھڑے اور سر کے چھپر کو چھین کر بھی پر سکون نہیں ہوتے، دولت کی ہوس، عیاشی اور تن آسانی کے اس جمہوری کلچر میں ہر کوئی مزے لوٹنا چاہتا ہے، اپنا زور آزمانا چاہتا ہے اور اپنی طاقت کا نشہ اتارنا چاہتا ہے۔ غیرت وحمیت سے بے بہرہ یہ طبقہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں پایا جاتا ہے جہاں اپنی عیاشی کے رت جگوں کی نیند پوری کر کے عوامی مسائل حل کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس ظالمانہ نظام میں صرف ایک ہی طبقہ جینے کا حق رکھتا ہے جس کے پاس مال و دولت اور طاقت ہے۔ جو ریاستی اداروں سے منسلک بدمعاش ہے باقی تمام افراد کیڑے مکوڑوں سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر صرف ایک سرسری جائزہ موجودہ حکمرانوں کے جمہوری دور حکومت کا ہی لے لیا جائے تو دل خون کے آنسو روتا ہے!

ملاحظہ فرمائیں پہلی خبر کہ پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت کے دور میں خوراک ۷۹ فی صد مہنگی ہوئی، ۴ برسوں کے دوران غذائی اشیا کی قیمت ایک ہزار سے بڑھ کر ۱۷۹۰ روپے ہوگئیں، کمر توڑ مہنگائی کے باعث عام آدمی کے لیے دو وقت کی روٹی کا حصول ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ اس بنا پر غربت ومہنگائی کی وجہ سے خودکشی کرنے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک طرف پاکستانی حکمران طبقہ ہے جو کہ قومی خزانے سے کروڑوں روپے وصول کر رہا ہے، ایوان صدر، وزیر اعظم سیکریٹریٹ اور کیبنٹ ڈویژن سمیت حکومتی اداروں پر یومیہ لاکھوں کا خرچہ ہو رہا ہے۔ جب کہ دوسری طرف روتی بلکتی عوام ہے جو پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے اپنے بچوں کا سودا کرنے کو بھی تیار ہے۔ ۲۰۰۹ء میں ایوان صدر کے یومیہ اخراجات ۱۰ لاکھ روپے تھے جو اب ۱۴ لاکھ یومیہ تک پہنچ گئے ہیں۔ وزیر اعظم سیکریٹریٹ کے اخراجات ۱۱ لاکھ سے ۱۵ لاکھ یومیہ پہنچ گئے ہیں، عوام کے پیسوں سے چلنے والے کیبنٹ کے یومیہ اخراجات ۴۵ لاکھ سے ۸۰ لاکھ یومیہ تک پہنچ چکے ہیں۔

عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق ۱۸ کروڑ پاکستانیوں میں سے ۵ کروڑ کے لگ بھگ انتہائی غربت و افلاس کی زندگی گزار رہے ہیں جب کہ محرومی والی زندگی گزارنے والے مجموعی طور پر ۹ کروڑ سے زائد تعداد میں ہیں۔ یہ تو عوامی جمہوری حکومتوں کے دور کی ایک ادنی سے جھلک ہے کہ جو صرف موجودہ حکومت کے جمہوری دور کے کارنامے بتا رہی ہے۔ گزشتہ ۶۵ برسوں سے جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ ایک طلسم ہوشربا کی سی داستان ہے، جس میں لالچی حکمرانوں اور فوجی جرنیلوں کی ہوس نا کی کا نا ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جونک کی مانند عوام کا خون چوس رہا ہے۔ اب ایک نظر اس جمہوری سرکس پر بھی ڈال لیتے ہیں جہاں ہر روز ایک نیا تماشہ پیش کیا جاتا۔ جمہوری سرکس میں کیا کیا نہیں ہوتا اس سے کون لاعلم ہے؟ عصر حاضر کا یہ سرکس جس میں مظلوم، بے کس، عوام الناس کے ساتھ لٹیرے اور عیاش حکمران طرح طرح کے تماشوں میں مصروف ہیں اور عوام بچہ جمہورا! اسی لیے اس بچہ جمہورا کو جمہوریت نے اندھا، بہرا، اور گونگا بنا کر چھوڑ دیا ہے۔

سینیٹ الیکشن کے ریٹ :

یہ نظام دراصل رشوت اور بددیانتی ہی کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے بالکل سچ فرمایا:

> ’’پاکستان بننے کے بعد سے اس حکمران طبقے نے نا صرف نفاذِ اسلام کے جھوٹے وعدوں پر مشتمل ایک مغربی طرز کا دستور تشکیل دیا ہے بلکہ اس دستور میں مرحلہ وار ایسی عبارتیں بھی شامل کروائی ہیں جو ان کی بے راہ روی اور فساد کو تحفظ دے سکیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ’’رشوت‘‘ پاکستان کے سیاسی معاملات میں ایک اہم ترین عامل بن چکی ہے۔ جب بھی کوئی نیا حکمران آتا ہے تو ارکانِ پارلیمان اور سیاست دانوں کو مٹھی میں لینے کے لیے امت کا مال رشوت کے طور پر بے دردی سے لٹاتا ہے۔ پھر انہی عوامی نمائندوں سے ایسی دستوری ترامیم منظور کرواتا ہے جو اسے ہر قسم کی جواب دہی اور محاسبے سے تحفظ فراہم کرتی ہیں‘‘۔
>
> (سپیدۂ سحر اور ٹمٹماتا چراغ ص ۱۷۹)۔

جب کہ الیکشن جس کے ذریعے سادہ لوح لوگ اسلامی انقلاب لانے کے خواب دیکھتے بھی ہیں اور اسی خلوص نیت سے دکھاتے بھی ہیں......اس کی حقیقت کیا ہے؟ ہر الیکشن میں ہی نظر آجاتی ہے لیکن حالیہ سینیٹ الیکشن نے تو پچھلی بار کے بھی سارے ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں۔ رشوت ستانی اور ’’معزز‘‘ اراکین اسمبلی کی خرید وفروخت کا اقرار خود حکومتی نمائندوں اور سیاسی افراد نے کیا، جن کے بقول ایک ایک رکن ۱۳ سے ۳۰

03 مارچ: صوبہ قندھار............ضلع ژڑئی............بارودی سرنگ دھماکہ............امریکی فوجی ٹینک تباہ............5 امریکی فوجی ہلاک

کروڑ میں بکا ہے۔ وفاقی وزیر خورشید شاہ کا کہنا ہے کہ ۲۰ یا ۳۰ کروڑ خرچ کر کے ووٹ خریدے جاتے ہیں۔ اسی طرح فاٹا کے اراکین کی بولی راتوں رات ۱۳ سے ۳۰ کروڑ ہوگئی یہ ہے وہ صاف شفاف الیکشن جس کے ذریعے ''قومی نمائندوں'' کو ایوان بالا کے لیے منتخب کیا جاتا ہے! کوئی بتلاو کہ ہم بتلائیں کیا؟

قوم کے معماروں کا جمہوری حشر:

مروجہ نظام تعلیم کے تحت بھی ہم یہی سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ ''اساتذہ قوم کے معمار ہوتے ہیں''۔ لیکن جمہوریت میں ان ''معماروں'' کو خود 'قابل مرمت' بنادیا جاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق سرگودھا کے اسکول ٹیچر نفیس خان لودھی کو اغوا کے بعد شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بھرے بازار میں لوگوں کے سامنے ان کی ٹانگوں میں گولیاں مار کر ٹانگیں توڑ دی گی ہیں۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ ضلعی پولیس کے سربراہ کی کھلی کچہری میں علاقہ میں 'چوروں کی نانی' کے نام سے مشہور سابق رکن صوبائی اسمبلی اسلم مڈھیانہ کا نام لے لیا، اسلم مڈھیانہ کا بیٹا موجودہ صوبائی اسمبلی کا رکن ہے۔ یہ جمہوری سلوک ایک استاد کے ساتھ اس لیے روا رکھا گیا ہے کہ اس نے ایک ''باعزت'' جمہوری آدمی کی قلعی کھول دی۔ اسی فہرست میں سندھ میں ضمنی الیکشنز کے دوران میں وحیدہ شاہ کا وہ تھپڑ بھی ہے جو ایک استاد کے منہ پر پڑا اور 'جمہوری تھپڑ' کی شہرت اختیار کر گیا۔ وحیدہ شاہ کے عمل اور اُس کی Body language کو غرور، تکبر، رعونت اور نخوت...... کیا نام دیا جائے! نظامِ جمہور کے شیدائی ہی بتادیں۔

دلچسپ بات یہ کہ یہ دونوں واقعہ ایک ایسی جماعت کے افراد کی جانب سے ہوئے ہیں جو اپنے آپ کو جمہوریت کا چمپئن قرار دیتے نہیں تھکتی۔ یہ تو صرف چند واقعات ہیں جو کہ منظر عام پر آگئے ہیں ورنہ ہر روز کوئی نہ کوئی استاد اپنی عزت و وقار سے 'کسی کی بیٹی اپنی عصمت سے اور کوئی غریب اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جمہوریت کے ثمرات ہی ہیں جو کہ ڈرون حملوں، لاپتہ افراد سے لے کر عافیہ صدیقی جیسے واقعات رونما کرواتے ہیں۔

نظامِ جمہور نہیں نظام بغاوت و سرکشی:

یہ وہ نظام ہے جو کہ انسان کو کیڑے مکوڑے سمجھ کر روند ڈالنے کی ترغیب دیتا ہے، اس غیر شرعی نظام کی وجہ سے آج تک عوام میں یہ شعور بیدار نہیں ہو سکا کہ وہ اچھائی اور برائی کا فرق کر سکیں اور ان لالچی افراد کے مکروہ چہرے پہچان سکیں۔ انگریزوں کے یہ غلام' ملک میں جس جمہوری فتنہ پرور نظامِ ظلم و فساد کو پروان چڑھا رہے ہیں اس میں بدامنی، غربت، بھوک و افلاس، مہنگائی اور جرائم تو ہیں اور ان کی تربیت تو ہے لیکن سچ، عزت، دین داری، دیانت داری اور نیکی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ قومی اداروں کی تباہی جس پر خزانے سے کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں ان حکمرانوں اور جرنیلوں نے لوٹ کر اپنی جیبیں بھرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ آج ریلوے اپنے ٹریک سے ہٹ چکی ہے، پٹرول پمپ ہر دوسرے دن بند ملتے ہیں، بجلی، گیس کئی کئی دن تک معطل رہتی ہے۔ پی آئی اے کا بیڑہ پہلے ہی غرق ہو چکا ہے، اسٹیل مل کو ہر فوجی جرنیل نے اپنی وراثت جان کر استعمال کیا ہے، غرض جمہوری تماشے تو بہت ہیں ان کو لکھنے سننے اور پڑھنے کی تاب نہیں، گویا بے نظیر سچ ہی کہہ گئی کہ ''جمہوریت ایک بہترین انتقام ہے'' اور یہ انتقام ہر دور میں عوام سے لیا گیا ہے۔ بقول شاعر

سُنا! جمہوریت لائے ہیں زرداری و گیلانی
مُبارک ہو تمہیں، یہ آج کا سچا لطیفہ ہے
وہ جب چاہیں اُسے اپنے حرم میں ڈال لیتے ہیں
ہماری بانوئے جمہور اک اندھی نحیفہ ہے
سیاست کا شجر لایا ہے کیا کیا پھل مرے گھر میں
وہ لُوٹ اور مار کی پیچی، یہ رشوت کا شریفہ ہے
خُدا کے نام پر مسعود، بندوں پر ستم ڈھانا
یہی آئین ہے اپنا، یہی اپنا صحیفہ ہے

اللہ کے بندوں کو صرف اللہ کے عطا کردہ نظامِ شرعی کی طرف دعوت دینا، اس کے نفاذ کی خاطر ہر طرح کے طواغیت سے انکار کا حوصلہ پیدا کرنا اور اس نظام کو عملاً معاشرے اور ملک پر نافذ کرنا ہی تمام مسائل اور پریشانیوں کا واحد علاج ہے۔ وگرنہ جرنیلی آشیر باد اور امریکی پشت پناہی میں ''جمہوری خدا'' اپنی سرکشی سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ شریعتِ اسلامی کی چھاؤں میں ہی دنیا و آخرت کی آسودگیاں ہیں، اسی نظام میں جمہوریت کے برعکس' معاشرتی تفاوت کے خاتمے، غریبوں اور بے کسوں کی فریاد رسی، ظالموں اور جابروں کی بیخ کنی اور عدل و انصاف کی بے لاگ فراہمی کا راز مضمر ہے۔ آج اللہ کا دین دعوت دیتا ہے کہ اللہ کی غلامی قبول کرلو اور ان بے حمیت ننگ دین حکمرانوں سے نجات حاصل کرو، اسی پاکیزہ نظام شرعی کو برپا کرنے کے لیے کمر کسو جس کے لیے مجاہدین اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنی زندگیوں کا آرام تج کر کٹھن ترین رستوں پر چلتے ہیں اپنی جانوں کے نذرانے دیتے ہیں کہ یہ دین اللہ کی زمین میں نافذ ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

03 مارچ: صوبہ ہلمند..........ضلع مارجہ..........صلیبی فوج کے دستے پر مجاہدین کا حملہ..........ایک امریکی ٹینک تباہ ہوا..........جب کہ 8 امریکی فوجی ہلاک

ہم چین سے کیوں جنگ لڑ رہے ہیں؟......ایک چینی مسلمان خاتون کا خط

محمودہ بیوی ارومچی، مشرقی ترکستان

مشرقی ترکستان چین میں مسلم اقلیت پر مشتمل خطے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ چین کے مقبوضات میں سے ایک اسلامی مستقل شناخت رکھنے والے وسیع خطے کا نام ہے۔ سنکیانگ جو اپنی اسلامی شناخت کو بچانے کے لیے کوشاں ہے تو یہ چین کے خلاف بغاوت نہیں بلکہ غاصب ملک کے قبضے سے آزادی پانے کی جدوجہد ہے۔ اقوام عالم میں یہ ایک مفتوحہ قوم کا تسلیم شدہ حق ہے اور اسلامی اصطلاح میں جہاد کہلاتا ہے۔

گویا مشرقی ترکستان قصہ پارینہ ہے۔ مسلم اُمہ کے اذہان سے محو ہو جانے والے کاشغر کا خطہ۔ اُمت مسلمہ پر پے در پے ایسے مصائب آئے ہیں کہ اُن میں گھر کر کتنے ہی مسائل اپنی طرف توجہ ہی مبذول نہیں کرا سکے۔ انہی فراموش کردہ مسائل میں مشرقی ترکستان کا بھی شمار ہوتا ہے جو چین کے جابرانہ تسلط میں اپنا اسلامی تشخص گم کرتا جا رہا ہے۔ چین گزشتہ کئی سالوں سے مشرقی ترکستان کے اسلامی شناخت پر مبنی تاریخی ورثے کو مٹاتا چلا جا رہا ہے۔

مشرقی ترکستان چین کا صوبہ نہیں ہے بلکہ ایک اسلامی ملک پر چین نے قبضہ کیا ہے اور یہاں کی مسلم آبادی کو کسی صورت میں چین کی اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مشرقی ترکستان کے مسلمان کبھی اس قبضے سے مطمئن نہیں ہوئے اور برسوں سے اپنے اسلامی تشخص کے احیا کے لیے جہاد کر رہے ہیں اور قربانیوں کی داستان لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طویل جہاد میں اب تک دس لاکھ نفوس قربانی دے چکے ہیں

چین نے اس علاقے پر قبضہ جما کر اسے سنکیانگ کے نام سے اپنا ایک صوبہ (شینگ) قرار دے دیا ہے۔ چین کے قبضے سے لے کر آج تک اِس غاصبانہ فعل کے خلاف عالم اسلام سے کوئی آواز نہیں اٹھی ہے۔ مشرقی ترکستان میں اسلامی تشخص کو مٹانے کے لیے چین ہر غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدام کر رہا ہے، اپنے مذموم مقاصد کے لیے چین مخلوط تربیتی پروگرام ترتیب دیتا ہے تاکہ وہاں بداخلاقی اور زناکاری کو فروغ حاصل ہو اور اسلام مرد وزن کو جس اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اس کا برسرعام تمسخر اڑایا جا سکے۔ مقامی مسلمان قائدین نے جب ایسے تربیتی پروگرام کے خلاف آواز بلند کی تو چین نے ساڑھے تین لاکھ سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ ان قتل ہونے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے قائدین میں چند نامور نام بھی تھے جنہوں نے ترکستان میں قربانی کی داستانیں رقم کی ہیں، ان میں عبدالرحیم عیسیٰ، عبدالرحیم سیری اور عبدالعزیز قاری جیسے نام شامل ہیں۔ دو کروڑ کی آبادی پر مشتمل مشرقی ترکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانے کے لیے اور بالخصوص عقیدہ اسلام کو مسخ کرنے کے لیے چین نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

یہاں کے مسلمان چین جیسے دیوہیکل ملک سے اپنے اسلامی تشخص کو بچانے کے لیے تنہا ہی برسرپیکار رہتے ہیں۔ یہاں بسنے والے مسلمان یہ حق رکھتے ہیں کہ دوسرے ممالک میں بسنے والے مسلمان ان کی تاریخ، ثقافت اور جہاد سے روشناس ہوں اور دُنیا میں ان پر جو ظلم اور غاصبانہ قبضہ کیا گیا ہے اس کے خلاف آواز اٹھا سکیں۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ ایک ہنستا بستا مسلم آبادی والا خطہ خاموشی سے چین کے قبضے میں چلا گیا۔ آپ کو نقشے میں مشرقی ترکستان نامی کوئی ملک نہیں ملے گا۔ مشرقی ترکستان سیاسی لحاظ سے سنکیانگ ہے جو چین کے نقشے میں آپ کو ملے گا۔ متحدہ ترکستان کو ہتھیانے کے لیے روس اور چین کے مابین بارہا چپقلش رہی ہے بالآخر دونوں نے متحدہ ترکستان کو تقسیم کر لیا اور مغربی ترکستان پر روس کا قبضہ اور مشرقی ترکستان پر چین کا قبضہ بلا کسی بین الاقوامی مداخلت کے قبول کر لیا گیا۔ مشرقی ترکستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان سے بڑا ہے اس کی آبادی دو کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اور مسلمان واضح ترین اکثریت میں ہیں۔ مشرقی ترکستان کا دارالحکومت کاشغر ہے جسے قتیبہ بن مسلم باہلیؒ نے فتح کیا تھا۔ اُس زمانے میں ترکستان کا اسلامی شناخت پر مشتمل نیلے رنگ کا پرچم تھا جس میں روپہلی چاند تارا چمکتا دمکتا نظر آتا تھا۔

۱۹۴۵ء سے ہی چین نے مشرقی ترکستان کو کئی خطوں میں تقسیم کر دیا تھا اور شہروں اور قصبوں کے نام بھی تبدیل کر دیے تھے۔ ابتدائی سالوں میں مساجد مقفل ہوا کرتی تھیں لیکن بعد میں حکومت کی کڑی نگرانی میں مساجد کھلنے کی کوششیں کامیاب ہو سکیں۔

ترکستانی مسلمان چین کے اس قبضے سے کبھی مطمئن نہیں ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ ترکستان میں چین سے آزادی کی تحریکیں اٹھتی رہتی ہیں۔ چین کا پہلا قبضہ ۱۷۶۰ء میں ہوا تھا۔ ۱۸۶۳ء میں آزادی کی پرزور تحریک اٹھی اور اُس نے مشرقی ترکستان کو واگزار کرا لیا۔ یعقوب خان بادولت کی قیادت میں مشرقی ترکستان ایک مستقل ملک قرار پایا اور یعقوب خان نے عثمانی خلیفہ سلطان عبدالعزیز خان کی بیعت کا اقرار کیا۔ روس اور چین وسطی ایشیا میں بھلا کسی آزاد مسلم اسلامی ملک کو کب گوارا کرتے تھے چنانچہ محض تیرہ

4مارچ: صوبہ ہلمند.....................ضلع گریشک.....................نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.....................6 سیکورٹی اہل کار ہلاک.....................ایک سرف گاڑی تباہ

برس بعد چین نے مشرقی ترکستان پر قبضہ کرلیا۔ ترکستان کی تاریخ کے مطابق امیر المومنین امیر معاویہؓ کے دور میں ہی اہل کاشغر اسلام سے شناسائی حاصل کر چکے تھے، عبدالکریم صادق بوگرا خان حاکم ترکستان کے قبول اسلام کے ساتھ ہی ۹۶۰ء میں اسلام پورے ترکستان میں پھیل گیا تھا بلکہ وسطی چین کی طرف دعوت اِسلام پہنچانے کا فریضہ بھی ترکستان نے انجام دیا تھا۔ عربی زبان میں دینِ اِسلام کی تعلیم کا رواج بھی اِسی زمانے میں ہوا تھا۔

ترکستان کے مسئلے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانا قطعاً خلاف ضابطہ نہیں ہے اور نہ ایسا سمجھنا چاہیے، مشرقی ترکستان ایک اختلافی مسئلہ ہے جس پر چین کا قبضہ چلا آ رہا ہے مشرقی ترکستان چین کا صوبہ نہیں ہے بلکہ ایک اسلامی ملک پر چین نے قبضہ کیا ہے اور یہاں کی مسلم آبادی کو کسی صورت میں چین کی اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مشرقی ترکستان کے مسلمان کبھی اس قبضے سے مطمئن نہیں ہوئے اور برسوں سے اپنے اسلامی تشخص کے احیا کے لیے جہاد کر رہے ہیں اور قربانیوں کی داستان لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طویل جہاد میں اب تک دس لاکھ نفوس قربانی دے چکے ہیں، جہاں مغربی ترکستان روس کے تسلط سے چھٹکارا پا کر آزاد ہو چکا ہے وہاں مشرقی ترکستان بھی پیچھے رہنے والا نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہی خطہ ہے جسے روس اور چین نے اپنے درمیان تقسیم کر رکھا تھا مشرقی ترکستان کے مسلمان ابھی تھکے نہیں ہیں اور نہ ہی اُمت مسلمہ کی ہمدردیوں سے مایوس ہیں۔ اُن کی مبارک جدوجہد اسلامی مملکت کے قیام تک جاری و ساری ہے۔

مشرقی ترکستان میں تحریک جہاد کی شمع بجھائی نہیں جا سکی، ۱۹۳۱ء میں مشرقی ترکستان کا بیشتر حصہ واگزار کرا لیا گیا تھا۔ ۱۹۳۳ء میں مشرقی ترکستان نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا اور کاشغر کو دارالحکومت قرار دیا گیا مگر روس چین گٹھ جوڑ سے یہ آزادی برقرار نہ رہ سکی۔ ایک مرتبہ پھر ۱۹۴۴ء میں دو صوبے آزاد کرا لیے گئے اور ایلی کو صدر مقام قرار دیا گیا۔ مشرقی ترکستان کی اِس چھوٹی سی مملکت نے باقی علاقے بھی آزاد کرانے میں پیش رفت جاری رکھی لیکن روسی اور چینی تعاون پھر اس کی کامیابی میں آڑے آیا، دوسری طرف اسلامی ممالک سے اس تحریک کے لیے کوئی آواز اور حمایت نہ مل سکی اور نہ ہی اِس مسئلہ کو اسلامی ممالک نے کسی بین الاقوامی فورم پر اٹھایا، یہی وجہ ہے کہ مشرقی ترکستان کی تاریخ اور جہادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کی کثیر تعداد ناواقف ہے۔

اگر چہ مسئلہ فلسطین، عراق اور افغانستان جیسے گھمبیر مسائل کے بارے میں مسلمانوں کے ذرائع ابلاغ بہت کچھ لکھتے رہے ہیں اور ابلاغ عامہ میں تقریباً ہر روز ان کا تذکرہ ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے مشرقی ترکستان مسلمانوں کے ابلاغ عامہ میں کوئی خاص جگہ نہیں پا سکا۔ اس مسئلے کو سیاسی اور ابلاغ عامہ کی سطح پر فراموش کر دینے کا نتیجہ اس طرح نکلا ہے کہ مسلمانوں کا ایک وسیع قطعہ اراضی چین نے ہتھیا کر وہاں کے مسلمانوں کو باقی اُمت سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ مسلمانوں کی سرزمین اور وہاں کے باشندے ہرگز اس لائق نہیں کہ اُن کی اسلامی شناخت آہستہ آہستہ چین کے الحاد میں تحلیل ہونے کے لیے چھوڑ دی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مشرقی ترکستان میں اسلامی شناخت کو ختم کرنے کے لیے چین ایک طرف تو وہاں چین کی غیر مسلم اقوام کو لا کر بسا رہا ہے تا کہ مسلم آبادی غالب ترین اکثریت نہ رہ سکے یا کم از کم بڑے شہروں کی حد تک ایک معتد بہ تعداد غیر مسلم باشندوں کی دکھلائی جا سکے اور دوسری طرف اسلامی عقیدے کو مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کے ذہن سے محو کرنے کے لیے مختلف حربے بھی استعمال کر رہا ہے اور تیسری طرف روس کی طرح چین بھی یہاں کی معدنی اور زرعی پیداوار کو نچوڑ کر دوسرے صوبوں میں لے جاتا ہے۔

مشرقی ترکستان کے معدنی وسائل کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں ۱۲۱ اقسام کی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ کم و بیش ۵۶ کانیں سونے کی دھات حاصل کرنے کے لیے چین کی سرپرستی میں شبانہ روز کام کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں معدنی تیل، یورینیم، لوہا اور سیسہ بھی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ خوردنی نمک اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ کل عالم کو ایک ہزار سال تک مہیا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حلال جانوروں کی ۴۴ انواع پائی جاتی ہیں۔ مشرقی ترکستان کی آبادی ایک ہی نسل اور ایک ہی تاریخ رکھنے والی آبادی پر مشتمل ہے۔ بنا بریں پہلی صدی کے اختتام تک کاشغر سمیت پوری آبادی اسلام میں داخل ہو گئی تھی۔ یہ سنی العقیدہ ہیں اور وہاں حنفی مذہب رائج ہے۔ اگر ہمیں اپنی تاریخ پڑھنے کا موقع ملے تو ہمیں اپنے علمی اثاثہ سے معلوم ہوگا کہ وسطی ایشیا کی اقوام اتراک کہلاتی ہیں اور اسی وجہ سے اس علاقے کو ترکستان کہا گیا ہے۔ ترک اقوام نے اسلام کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں اُس سے ہم خوب واقف ہیں۔ ترک اقوام اسلامی اُمت کا ایک مستقل جز ولاینفک ہیں۔ ترکوں کی ان خدمات میں ماضی قریب تک مشرقی ترکستان کا ایک فعال کردار رہا ہے اگر چہ یہ کردار ہمارے ہاں کوئی بڑی پذیرائی حاصل نہیں کر سکا جس کی وجہ ابلاغ عامہ کی خیانت ہے اور اب بھی وہاں اسلامی سرگرمیاں ختم نہیں ہوئی ہیں بلکہ برابر زور پکڑ رہی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اُمت مسلمہ گوناگوں مسائل میں گھری ہوئی ہے لیکن اگر یہ اُمت ایک جسم کی مانند ہے تو پھر ہر زخم اپنا زخم ہے اور ہر زخم مرہم کا متقاضی ہے۔

آپ کی بہن

محمودہ بیومی اروچی، مشرقی ترکستان

☆☆☆☆☆

4 مارچ: صوبہ لغمان..........ضلع علیشنگ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........صلیبی ٹینک تباہ..........ٹینک میں سوار 5 صلیبی فوجی ہلاک

امت مسلمہ کا ازلی دشمن......ایران

حافظ احسان الحق

تاریخ اسلام کا مطالعہ ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کرتا ہے کہ امت مسلمہ کو ابتدائی دور سے لے کر آج تک جس موذی گروہ کی مکروہ سازشوں اور ظالمانہ ریشہ دوانیوں کے باعث بے انتہا نقصان اور ان گنت مسائل کا سامنا کرنا پڑا وہ رافضی گروہ ہے۔سیدنا عثمان بن عفانؓ کے عہد خلافت میں یہود بے بہبود کی فتنہ سامانیوں سے جنم لینے والا یہ طبقہ مسلمانوں کے لیے ہر دور میں سراپا شر وخباثت ثابت ہوا۔حرم کعبہ پر حملہ آور ہو کر حجر اسود اکھاڑنے سے لے کر خلافت عباسیہ کے مرکز بغداد کو برباد کر کے لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام تک یہ گروہ مسلمانوں کے خلاف صف آرا نظر آتا ہے۔ہلاکو خان کا معتمد خاص نصیر الدین طوسی رافضی ہے، ہلاکو خان کو بغداد میں داخل ہونے کے لیے راہ ہموار کرنے والا وزیر سلطنت ابن علقمی رافضی ہے، مصر میں اہل سنت پر ظلم ڈھانے والی سلطنت فاطمیہ' جو صلیبیوں کی اتحادی رہی' رافضی ہے، حسن بن صباح کا ٹولہ جس نے حاجیوں کے قافلے لوٹے اور مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ صلیبیوں کی مدد کی رافضی ہے، برصغیر میں سلطان ٹیپو شہید سے غداری کرنے والا میر جعفر رافضی ہے......

اس رافضی گروہ کی بنیادیں اور جڑیں تاریخی لحاظ سے جس سرزمین سے متعلق ہیں وہ ایران ہے۔ایران' سیدنا فاروق اعظمؓ کے عہد میں فتح ہوا مگر یہاں کے باشندے اپنی شر انگیز فطرت کی وجہ سے عہد خلافتِ راشدہ میں بھی دردِ سر رہے۔یہیں سے عبداللہ بن سبا یہودی نے ایمان کا لبادہ اوڑھ کر رافضہ کی بنیاد رکھی۔ایرانی مجوسیت کی نجاست اور یہودی شر انگیزی کے ساتھ مل کر جو ملغوبہ تیار ہوا اس کو رافضیت یا شیعیت کہا جاتا ہے۔صدیوں کی تاریخ' ایران کی اسلام دشمنی پر گواہ ہے۔چنانچہ آج کا مکار ایران ہو یا گزشتہ کل کا ایران......امتِ مسلمہ نے اس کی جانب سے کبھی خیر کی خبر نہیں سنی۔

ایران میں شیعہ انقلاب کا بہت شور برپا ہوا اور دنیا بھر میں رافضہ کی طرف سے اس کو اسلامی انقلاب کے طور پر پیش کرنے کے لیے دجل وتلبیس کے ہتھکنڈے استعمال کیے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کے لیے اس شیطنت کو آشکارا کرنے کے لیے غیبی انتظامات کر دیے۔چنانچہ غیر جانب دار میڈیا کی جانب سے اس انقلاب کے لیے امریکی امداد کی مصدقہ خبریں مشہور ہونے لگیں۔سابقہ امریکی خفیہ اداروں کے عہدے داروں کی ڈائریاں سامنے آگئیں۔ایران کے شیعہ انقلاب کے بعد خمینی نے ایرانی یہودیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ ایرانی یہودیوں نے انقلاب میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔اسی طرح ایران عراق جنگ میں یہ خبر بھی دنیا کو ان ذرائع کے ذریعے معلوم ہوئی کہ مختلف قسم کے اسلحہ سے لدا ہوا امریکی طیارہ تہران ایئر پورٹ پر اترا۔راز، راز نہ رہ سکا تو حکومت ایران نے تسلیم کیا کہ ''یہ امریکی جہاز جناب خمینی کی اجازت سے اترا''۔اسی طرح ایک اسرائیلی طیارہ یوکرائن کے سرحدی علاقوں میں گر گیا۔دنیا بھر کے صحافی پیچھے پڑ گئے کہ طیارہ گرنے کے اسباب معلوم کریں۔تحقیقات کے بعد انکشاف ہوا کہ اسرائیلی طیارہ اسرائیلی ساخت کے اسلحے سے بھرا ہوا عراق کے خلاف امداد کے لیے خفیہ پرواز پر ایران جا رہا تھا اور اسرائیل کی جانب سے یہ پہلی امدادی پرواز نہ تھی۔

ایران کی اہل سنت سے دشمنی کے بہت سے مظاہر میں افغانستان میں امارت اسلامیہ کے قیام کے بعد ایران کی مکروہ سرگرمیاں ہیں۔طالبان نے جب گزشتہ دور میں مزار شریف پر قبضہ کیا تو ایران کے رہبر اعلیٰ نے پاسدارانِ انقلاب کو ایران، افغانستان سرحد پر جنگی مشقوں کا حکم دیا اور تقریباً ۲ لاکھ فوجی سرحد پر تعینات کیے۔طالبان کو براہ راست جنگ کی دھمکی دی اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں ایران کی طرف سے درخواست دی گئی کہ افغانستان میں کارروائی کی جائے۔دوسری جانب شیعہ ایرانی سفارت کار افغانستان میں شیعہ تنظیم حزب وحدت کے ساتھ باقاعدہ عملاً طالبان کے خلاف جنگوں میں شریک ہوتے رہے اور نتیجتاً قتل بھی ہوئے۔ایرانی الیکٹرانک میڈیا، اخبارات اور رسائل کو دیکھنے پڑھنے والے بخوبی آگاہ ہیں کہ طالبان کے خلاف ان کی زہریلی مہم امریکی اور یہودی میڈیا کی طرح ہے۔مزید برآں ایران کے دارالحکومت تہران میں اہل سنت کو مسجد بنانے کی اجازت نہیں۔بیسیوں اہل سنت علما کو پھانسیاں دی جا چکی ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ایران کے بارے میں امت مسلمہ کی رہنمائی کرتا ہے کہ اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے دجال کی پیروی کریں گے۔گویا مستقبل میں دجال کے لیے مدد ومعاون اسی ایران سے ملیں گے۔اسی لیے امت مسلمہ کو شر کی تکون کے تیسرے کونے ایران سے اسی طرح ہوشیار وخبردار رہنا ہوگا جس طرح اسرائیل اور امریکہ سے چوکنا رہنا لازم ہے۔

04 مارچ: صوبہ فاریاب..........ضلع چہلگزی..........مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر افغان فوج کے قافلے میں شامل 2 فوجی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ......17 افغان فوجی ہلاک

ہزیمت زدہ امریکی فوج کی سفاکیت

سید عمیر سلیمان

قندھار میں امریکی بربریت:

۱۶ مارچ کو قندھار کے ضلع پنجوائی میں صلیبی فوجیوں نے رات ۳ بجے کیمپ سے نکل کر دیہات میں عوام پر حملہ کر دیا۔ امریکی فوجی گھروں میں داخل ہو کر سوئے ہوئے نہتے عوام پر گولیاں چلاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹروں سے بھی مسلسل فائرنگ کی گئی۔ اس قتل عام میں (مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق) ۲۰ افغان مسلمان شہید ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں ۹ بچے اور ۳ خواتین بھی شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکی فوج قندھار کیمپ سے ۵۰۰ میٹر کے فاصلے پر واقع ۲ دیہاتوں الک زئی اور نجتی بان کے گھروں میں داخل ہو کر فائرنگ کرتے رہے اور افغان مسلمانوں کی شہادت پر قہقہے لگاتے رہے۔ عینی شاہدین کے مطابق امریکی فوجی شراب کے نشے میں دھت تھے۔ ۲۰ افراد کو شہید کرنے کے بعد ان کی میتوں کو اکٹھا کر کے ان پر کیمیکل چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔

بگرام ایئر بیس میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے زخم ابھی ہلکے سے بھی مندمل نہ ہوئے تھے کہ افغان مسلمانوں پر ایک اور ظلم ڈھا دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد غیور افغان مسلمانوں کی طرف سے پہلے سے جاری مظاہروں اور احتجاج میں مزید تیزی آ گئی۔ طالبان مجاہدین نے بھی ان معصوم مسلمانوں کی شہادت کا بدلہ لینے کا اعلان کیا اور عوام سے وعدہ کیا کہ وہ ان شہدا کا صلیبی افواج سے گن گن کر بدلہ لیں گے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا رد عمل:

صلیبیوں کی مذکورہ بالا وحشت پر امارت اسلامیہ افغانستان نے ان الفاظ میں اپنا ردعمل ظاہر کیا:

''امریکہ کے پاگل درندہ صفت فوجیوں نے اپنے سفاکانہ جرائم جاری رکھتے ہوئے آج پھر قندھار کے ضلع پنجوائی کے علاقے زنگاوت میں انسانیت سوز اور انتہائی بہیمانہ قتل و غارت کی ہے۔ ان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰ بے گناہ نہتے دیہاتیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، جب کہ شہدا کی اصلی تعداد اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ شہید ہونے والوں میں سے اکثریت عورتوں، بچوں اور ضعیف لوگوں کی تھی، جنہیں امریکی درندوں نے بے دردی سے قتل کر کے ان کے معصوم خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ عینی شاہدین کے مطابق امریکی فوجیوں تین بے گناہ دیہاتیوں کے گھروں میں گھس کر یہ ظلم کیا جن سے امریکہ کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اب امریکی دہشت گرد یہ بہانہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جرم کرنے والا درندہ نفسیاتی مریض تھا۔ اگر اس بات کو سچ مان بھی لیا جائے کہ وہ سفاک نفسیاتی مریض تھا تو یہ بات امریکی فوج کے ایک اور اخلاقی جرم کو عیاں کرتی ہے کہ انہوں نے ذہنی طور پر بیمار لوگوں کو افغانستان میں تعینات کر رکھا ہے جو بغیر سوچے سمجھے افغانستان کے نہتے اور معصوم عوام پر فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔ کیا دنیا کا کوئی فوجی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ذہنی اور نفسیاتی مریضوں کو فوجی وردی پہنا دی جائے اور پھر نام نہاد قیامِ امن کے لیے تعینات کر دیا جائے؟ امارتِ اسلامی افغانستان اپنے شرعی فریضے کے طور پر اس سانحے میں شہید ہونے والے مسلمان بھائیوں کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور ان کو یقین دلاتی ہے کہ ہم اللہ کی مدد سے ان شاء اللہ ان حملہ آور ظالموں سے ہر شہید کے خون کا بدلہ لیں گے اور ان درندوں کو ان کے مظالم کی سخت سزا دیں گے۔ امارتِ اسلامی ایک دفعہ پھر دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں اور این جی اوز کو بھی یاد دلاتی ہے کہ وہ اپنا اخلاقی فریضہ ادا کرتے ہوئے امریکہ کے ان انسانیت سوز مظالم کو دنیا میں اجاگر کریں۔''

امریکی حکام نے اس واقعے کے بعد عوام کے ردعمل کو دیکھتے ہوئے معافی مانگی اور اس سارے واقعے کا ذمہ دار صرف ایک سارجنٹ کو قرار دے کر جان چھڑانے کی کوشش کی۔ عینی شاہدین اور زخمیوں کے مطابق اس واقعے میں ایک فوجی نہیں بلکہ پورے فوجی دستے نے شرکت کی۔

اس واقعے سے افغانستان میں موجود صلیبی افواج کے لیے مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا اور مجاہدین کے حملوں کے خوف سے پورے ملک میں افواج کو ہائی الرٹ کر دیا گیا۔ صلیبیوں کے خوف کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ لیون پنیٹا افغانستان کے دورے کے موقع پر اس کے خطاب کے دوران میں افغان تو افغان امریکی فوجیوں سے بھی گنیں لے لی گئیں۔

شہدا کی لاشوں کی بے حرمتی، پھر قرآن پاک کی توہین اور اب اس قتل عام نے صلیبی افواج کا افغانستان سے پر امن انخلا کا خواب چکنا چور کر دیا ہے۔ اب امریکی حکام نے بغیر کسی سٹریٹیجک معاہدے کے افغانستان سے انخلا کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے۔ امریکی کمانڈرِ اعلیٰ جان ایلن نے اوباما کو تجاویز بھیجی ہیں جن میں امریکی

05 مارچ: صوبہ جوزجان.........ضلع قوش تپہ..........مجاہدین کا اینٹی ایئرکرافٹ گن سے حملہ..........امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا

افواج کے جلد انخلا پر زور دیا گیا ہے۔ان تجاویز کے مطابق امریکی فوج کا بیشتر حصہ ۲۰۱۲ء کے آخر تک افغانستان سے نکل جائے گا۔اوباما نے بھی یہی کہا ہے کہ قرآن کو جلائے جانے کا واقعہ اشارہ کرتا ہے کہ اب افغانستان سے نکلنے کا وقت آ گیا ہے۔اس کے علاوہ بگرام جیل کا کنٹرول بھی امریکہ نے افغان فوج کے حوالے کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔٦ ماہ میں بتدریج بگرام جیل افغان حکومت کے حوالے کی جائے گی۔

برطانوی فوج کا اعتراف شکست:

برطانوی اخبار ڈیلی میل کے مطابق برطانوی فوجی کمانڈروں اور سیاست دانوں نے کھل کر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ افغانستان میں برطانوی فوجیوں کا مورال گر چکا ہے۔ افغانستان میں تعینات ایک برطانوی افسر نے بتایا کہ اخلاقی طور پر برطانیہ یہ جنگ ہار چکا ہے۔افغانستان میں تعینات ہوتے ہی برطانوی فوجی نفسیاتی مریض بن جاتا ہے اور وہ دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔محاذ پر موجود فوجیوں اور افسران کا کہنا ہے کہ ہم افغانستان میں برطانوی قوم کا وقت، پیسہ اور زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔اسی طرح برطانوی سروے کے مطابق ۷۳ فی صد برطانوی عوام کا خیال ہے کہ افغانستان میں جنگ جیتی نہیں جا سکتی۔

ڈیوڈ کیمرون نے بھی ایک بیان میں کہا کہ برطانوی عوام اور فوج اب اس طویل جنگ کا خاتمہ اور فوجیوں کی واپسی چاہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ برطانوی حکام نے افغانستان سے انخلا کی کوششیں تیز کر دی ہیں اور انخلا کی کوششیں روکنے کا امریکی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔واضح رہے کہ افغان جنگ میں صلیبی افواج میں امریکہ کے بعد سب سے زیادہ ہلاکتیں برطانوی فوجیوں کی ہوئی ہیں۔

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی افواج کی ہلاکتیں

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی افواج کی ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ایک واقعہ میں ۲ افغان فوجیوں نے فائرنگ کر کے ۲ امریکی فوجی ہلاک کر دیے۔ ۲ افغان فوجی بگرام جیل میں ہونے والی قرآن پاک کی بے حرمتی پر گفتگو کر رہے تھے جب ۲ امریکی فوجیوں نے اس واقعے میں ملوث امریکی فوجیوں کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔اس بات پر افغان فوجی مشتعل ہو گئے اور فائرنگ کر کے دونوں کو ہلاک کر دیا۔امریکی فوجیوں کی جوابی فائرنگ سے ایک افغان فوجی شہید جب کہ دوسرے کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا گیا۔

اسی طرح مظاہروں کے دوران میں ایک مقام پر صلیبی فوجیوں نے مظاہرین پر فائرنگ کر دی۔جس سے درجنوں مظاہرین شہید اور زخمی ہوئے۔یہ دیکھ کر ایک افغان فوجی نے ان صلیبی فوجیوں پر فائر کھول دیا جس سے ۱۰ صلیبی فوجی مردار ہوئے۔اس افغان فوجی پر بھی صلیبی فوجیوں نے فائرنگ کی جس سے وہ زخمی ہوا اور زخمی حالت میں مظاہرین سے آملا۔

امریکی جنرل مارٹن ڈیمپسی کے مطابق ۲۰۰۷ء سے اب تک امریکی افواج پر افغان اہل کاروں کی جانب سے کیے گئے قاتلانہ حملوں کی تعداد ۴۷ ہے جب کہ ان حملوں میں ۱۷۲ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

ایسے واقعات نے صلیبی فوجیوں کو خوف زدہ کر دیا ہے اور اتحادی فوجیوں نے افغان فوجیوں کے ساتھ روابط کم کر دیے ہیں۔ان پے در پے واقعات سے صلیبی افواج اور افغان فوج کے درمیان اعتماد ختم ہو گیا ہے۔امریکی جریدے McClatchy نے انکشاف کیا ہے کہ افغانستان میں افغان پولیس اور فوج کو تربیت دینے والے سیکڑوں امریکی ماسٹر ٹرینیز نے افغان اہل کاروں کو تربیت دینے سے انکار کر دیا ہے اور مختلف کیمپوں میں افغان اہل کاروں کو تربیت کے دوران میں اصل کی بجائے لکڑی کی بندوقیں دی جا رہی ہیں تا کہ ایسے واقعات سے بچا جا سکے۔

نئی امریکی روبوٹ ٹیکنالوجی:

جدید اسلحہ اور ٹیکنالوجی جس پر امریکہ کو بڑا ناز تھا، افغانستان میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔امریکہ نے تمام تر ٹیکنالوجی افغانستان میں آزما کر دیکھ لی لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔جدید ترین بکتر بند گاڑیاں، مجاہدین کے گھروں میں بنائے گئے دیسی بموں کے ذریعے راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ان تمام ناکامیوں کے باوجود امریکہ نے افغانستان میں ایک اور ٹیکنالوجی آزمانے کا سوچا ہے۔

امریکہ افغانستان میں چھوٹے چھوٹے روبوٹ متعارف کرانے کا ارادہ رکھتا ہے۔یہ روبوٹ انسانی ہاتھ سے کچھ بڑے ہوں گے اور ایک فوجی بیگ میں باآسانی آجائیں گے۔انہیں ایک فوجی آسانی سے دور تک پھینک سکتا ہے۔ان روبوٹس میں جدید انفرا ریڈ کیمرے نصب ہیں جو رات کو بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ان روبوٹس کا مقصد کسی بھی گھر، پوسٹ یا دیوار کے پیچھے کا منظر دور بیٹھ کر دیکھنا ہے۔مجاہدین کی طرف سے بارودی سرنگوں کے حملوں سے بچنے کے لیے یہ روبوٹ تیار کیے جا رہے ہیں۔امریکی فوجی کہیں بھی کارروائی سے پہلے ان روبوٹس کو بھیجیں گے جو وہاں کا منظر دکھائیں گے۔یہ روبوٹس ۲۰۱۲ء کے اواخر تک میرینز کے حوالے کر دیے جائیں گے۔

اللہ نے چاہا تو ان روبوٹس کا حشر بھی امریکہ کی مائن سویپرز اور برطانیہ کی بکتر بند گاڑیوں سے مختلف نہ ہوگا۔امریکہ کا اربوں ڈالر کا منصوبہ اس وقت خاک میں مل گیا جب بارودی سرنگوں کو صاف کرنے والی مائن سویپرز خود بارودی سرنگوں کا نشانہ بنتی رہیں۔ اسی طرح برطانیہ کا ایک اعشاریہ سات ارب ڈالر کا بکتر بند گاڑیوں کی اپ گریڈیشن کا خرچہ بھی ضائع ہو گیا۔حال ہی میں ایک جدید برطانوی بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار ٦ برطانوی فوجی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

05مارچ: دارالحکومت کابل............ باگرام ایئربیس پر فدائی مجاہد احمد کا شہیدی حملہ............12امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

امریکہ سے مذاکرات معطل کردیے گئے

ذبیح اللہ مجاہد
ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

۸ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ بمطابق ۳ جنوری ۲۰۱۲ کو امارتِ اسلامیہ افغانستان نے باقاعدہ طور پر قطر میں افہام و تفہیم اور امریکیوں کے ساتھ بعض متعین امور پر مذاکرات کی غرض سے سیاسی دفتر کھولنے پر رضامندی ظاہر کی۔

مذکورہ سیاسی دفتر کھولنے کا مقصد یہ تھا کہ امارتِ اسلامیہ، دیگر ممالک کے ساتھ آزادانہ طور پر اور بے خطر اپنے رابطے مضبوط کرے، اور ساتھ ساتھ امریکی قابضین کے سامنے بیٹھ کر اُنہیں اس بات سے آگاہ کرے کہ ہم مزاحمت چھوڑنے والے نہیں اور تمہیں اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے جب تک تم اپنا آخری فوجی ہمارے ملک سے نہ نکال لو اور افغانوں کو ان کی مرضی کی اسلامی حکومت بنانے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔

قطر میں سیاسی دفتر کھولنے کا ایک اور مقصد امریکہ کے اس بہانے کو بھی ختم کرنا تھا جو وہ بار بار کرتا رہتا تھا کہ ''ہمیں مجاہدین کا ٹھکانہ معلوم نہیں، ورنہ ہم ان سے رابطہ رکھتے''اسی بنا پر وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتا تھا۔ اسی طرح ہم یہ چاہتے تھے کہ آمنے سامنے بیٹھ کر تمام فریقوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ہم مستقبل میں ہر کسی کے ساتھ اُس طرح کا معاملہ کرنے کے لیے تیار ہیں جو ہمارے دین، خودمختاری اور عزت وحمیت کے مطابق ہوگا۔ ہم یہ بھی چاہتے تھے کہ دنیا کے ذہنوں سے جہاد اور مجاہدین کے حوالے سے موجود منفی سوچ کا خاتمہ کیا جائے، جو ہمارے دشمن نے ہمارے خلاف پیدا کی ہے اور ہماری منفی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔

دشمن نے خوب زور وشور سے یہ پروپیگنڈا کیا کہ امارتِ اسلامی عسکری طاقت کے علاوہ سیاسی اور معاشرتی میدانوں میں کسی قسم کی کوئی منصوبہ بندی نہیں رکھتی اور اسلامی امارت دیگر ممالک کو بلاوجہ نقصان پہنچاتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ امارت اسلامیہ ان تمام شعبوں میں انتہائی واضح پالیسی اور طویل المعیاد منصوبے رکھتی ہے۔

اسی سلسلے میں امارت اسلامیہ کے سیاسی نمائندوں نے دشمن کے ساتھ قطر میں سیاسی دفتر کو کھولنے پر اتفاق کیا جس پر اسلامی امارت اور قطر کی حکومت کے مابین پہلے سے اتفاق رائے ہو چکا تھا، اور اس میں قیدیوں کے تبادلے پر ابتدائی بات چیت شروع ہوئی۔ امریکیوں نے قیدیوں کے تبادلے کو عملی جامہ پہنانے اور ہمارے سیاسی دفتر کی مخالفت نہ کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امریکیوں نے اپنی فطرت کے مطابق ان وعدوں کی پاسداری نہیں کی اور اس دوران ایسا بے بنیاد پروپیگنڈہ بھی شروع کیا کہ امارت اسلامیہ کے نمائندوں نے اُس کے ساتھ افغانستان کے مسئلے کے ہمہ جہت پہلوؤں پر مذاکرات شروع کیے ہیں......اسی کے ساتھ حامد کرزئی نے، جو امریکیوں کی اجازت کے بغیر ایک بات بھی نہیں کرسکتا، بغیر کسی ثبوت کے یہ دعویٰ کیا کہ کابل انتظامیہ اور امریکیوں نے طالبان کے ساتھ مشترکہ طور پر مذکرات شروع کیے ہیں۔ حقیقت حال تو یہی ہے کہ امارت اسلامیہ نے مندرجہ بالا دو باتوں (دفتر کا کھولنا اور قیدیوں کا تبادلہ) کے علاوہ دیگر موضوعات پر کسی قسم کے مذاکرات نہیں کیے، نہ ہی امریکہ اور کٹھ پتلی افغان حکومت کی کی کوئی شرائط مانی گئی ہیں اور نہ ہی کرزئی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ مذکورہ بالا نکات پر امریکیوں کی جانب سے ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا تھا کہ امریکی نمائندوں کی جانب سے دوسری ہی ملاقات میں امارتِ اسلامیہ کو بعض ایسی شرائط پیش کی گئیں، جن پر نہ صرف یہ کہ اس سے قبل اتفاق رائے نہیں ہوا تھا، بلکہ پہلے ہونے والی مفاہمت کے بھی خلاف تھا، اسی وجہ سے امریکیوں کے اس بدلتے اور متزلزل مؤقف کو دیکھتے ہوئے اسلامی امارت، امریکہ کے ساتھ بات چیت ختم کرنے پر مجبور ہوئی۔ ہم کہنا چاہتے ہیں کہ بات چیت میں رکاوٹ کا اصل سبب امریکہ کی ہٹ دھرمی، متزلزل رویہ، بدلتا اور غیر واضح مؤقف ہے، اس لیے بات چیت رکنے کی تمام تر ذمہ داری بھی امریکیوں پر عائد ہوتی ہے۔

ہم عامۃ المسلمین کے سامنے اپنا موقف واضح کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ قابض امریکہ سمیت تمام دنیا یہ جان لے کہ امارت اسلامیہ نے قطر میں سیاسی دفتر کھولنے کو صرف اور صرف دیگر ممالک کے ساتھ افہام وتفہیم کے غرض سے استعمال کرنا چاہا اور اس میں سب سے اولین مسئلہ، جس پر امریکیوں کے ساتھ بات چیت کرنا تھی، وہ قیدیوں کا تبادلہ تھا۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قابض امریکی اور ان کے کٹھ پتلی، اسلامی امارت کے اس اقدام سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ دیگر اہداف حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر اس مسئلے کو موخر کرنے کے ساتھ ساتھ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

لہٰذا امارت اسلامیہ افغانستان نے یہ طے کیا ہے کہ قطر میں امریکیوں کے ساتھ اپنے جاری مذاکرات کو آج کی تاریخ (یعنی ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء) سے لے کر اُس وقت تک کے لیے معطل رکھا جائے گا، جب تک امریکیوں کی جانب سے ان متعین موضوعات پر بحث کرنے کے حوالے سے اپنا مؤقف واضح اور وقت ضائع کرنے کے بجائے کیے جانے والے وعدوں پر عمل کرنا واضح نہ ہو۔

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

05 مارچ: صوبہ ننگرہار............صدر مقام جلال آباد............فدائی مجاہد بسم اللہ کا شہیدی حملہ............25 افغان فوجی اور انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہوئے

فتوحات طالبان

شین ڈنڈ اور ہرات کی فتح:

جب طالبان نے ہلمند فتح کرلیا اور دشمن کو واضح شکست کا سامنا کرنا پڑا تو اُس میں مزید مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہ رہی۔ دشمن نے فراہ اور نیمروز کو بغیر کسی جنگ و جدل کے طالبان کے حوالے کردیا۔ اب طالبان نے ہرات جانے میں حکمت عملی سے کام لیا اور خورما کے پہاڑوں سے جانے کے بجائے ایک اور راستہ اختیار کیا جو رزیکو (صوبہ ہرات کے ایک گاؤں) کے پہاڑوں کی طرف جاتا تھا۔ طالبان شین ڈنڈ ایئرپورٹ کے پیچھے سے داخل ہوئے اور حملہ کرکے پورے علاقے پر قبضہ کرلیا۔ یہ ایئرپورٹ افغانستان کا دوسرا بڑا ایئرپورٹ تھا، طالبان نے شین ڈنڈ کی فوجی چھاؤنی اللہ کے فضل و کرم سے ایک ہی دن میں فتح کرلی۔ اب دشمن دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، ایک حصہ خورما کے پہاڑوں میں پھنس گیا اور دوسرا حصہ ہرات کی طرف تھا۔ طالبان درمیان میں پہنچ چکے تھے، اب طالبان نے اپنا رخ ہرات کی طرف کیا۔ شین ڈنڈ اور ہرات کی طرف ایک علاقہ جس کا نام شابیگ تھا...... یہاں پر سڑک بلند پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی تھی، دشمن نے راستہ بند کرنے کے لیے اپنے ٹینک اور چھوٹی بڑی گاڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر اور ان کو ناکارہ بنا کر راستہ بند کردیا۔ طالبان یہاں پہنچے تو راستہ بالکل بند تھا، راستے کو کھولنے میں پورا ایک دن لگ گیا۔ اسی دوران میں طورن اسماعیل نے ہرات کے بنکوں سے بہت بڑی رقم لوٹی اور اسلام قلعہ کے راستے ایران بھاگنے میں کامیاب ہوگیا۔

یہ شہر (ہرات) خاکِ اولیا کے نام سے مسمیٰ ہے۔ امام جامیؒ، خواجہ عبداللہ انصاریؒ، امام رازیؒ اور بہت سے اولیائے کبار کی قبریں اسی علاقے میں ہیں۔ یہ شہر طالبان کی اقتصادی ترقی میں بہت اہمیت کا حامل تھا۔ اس صوبہ سے پورے افغانستان سے بیرون ملک تجارت ہوتی تھی اور یہ علاقہ بڑا تجارتی مرکز تھا۔ جس دن ہرات کی فتح تکمیل کو پہنچی اس کے دو دن بعد امیر المومنین خود ہرات آئے اور ملا یار محمد اخوند کو ہرات کا گورنر مقرر کیا...... ملا یار محمد اخوند بعد میں شہید ہوگئے...... بہت ہی مخلص مجاہد اور انتہائی خوش اخلاق شخصیت کے مالک تھے، ان کی زیر نگرانی کام کرنے والے طالبان ان سے بہت محبت کرتے تھے اور سب ان سے خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ امیر المومنین نے ملا معاذ اللہ کو پولیس کا سربراہ مقرر کیا، ملا معاذ اللہ نے پورے ادارے کو اس طرح چلایا کہ لوگ سمجھتے تھے کہ انہوں نے اس سے پہلے بھی کسی اور حکومت میں بہت عرصہ کام کیا ہے اور کسی دوسری جگہ سے تجربہ حاصل کرچکے ہیں۔ ایران کی طرف سے طالبان کے خلاف بہت سازشیں کی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ملا معاذ اللہ اخوند نے ان کا ہر حربہ ناکام بنا دیا، اسی وجہ سے ہرات میں آخری دن تک امن رہا اور کوئی پریشان کن واقعہ پیش نہیں آیا۔

بادغیس اور غور کی فتح:

ہرات کی فتح کے بعد طالبان غور اور بادغیس کی تشکیل پر روانہ ہوئے۔ غور کی طرف تشکیل میں ملا برادر، مولوی عبدالمنان حنفی اور بہت سے طالبان شامل تھے۔ جب طالبان غور کے قریب پہنچے تو وہاں پر دشمن کا خط تھا۔ طالبان نے جنگ شروع کی تو دشمن نے یہ علاقہ چھوڑ کر پہاڑوں کا رخ کیا اور وہاں سے ایک وفد بھیجا کہ ہم تسلیم ہونے کو تیار ہیں، آپ چند ساتھی بھیجیں تاکہ وہ ہمارے بڑوں سے بات کریں تو طالبان نے شمس اللہ اور ملا احمد کو بات کرنے کے لیے بھیجا۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو دشمن نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور شمس اللہ کو شہید کردیا جب کہ دوسرے ساتھی کو بعد میں طالبان نے حملہ کرکے آزاد کروایا۔ ۱۳ دن کے اندر اندر غور صوبہ فتح ہوگیا اور شمس اللہ کے جسد خاکی کو وہاں سے نکال کر چمن میں دفنایا گیا۔ اب طالبان کا دوسرا ہدف بادغیس تھا۔ طالبان بادغیس کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ان کو کسی قسم کی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ طالبان ضلع مرغاب اور ضلع غور ماچ تک پہنچے یہاں سے دشمن کا علاقہ شروع ہوا، جن میں بڑے کمانڈر جنرل مالک اور کمانڈر رلائی تھا۔ طالبان نے یہاں پہنچ کر مورچہ بندی کرلی، یہاں پر طالبان کے مسئول ملا برادر اخوند تھے جب کہ جنرل مالک کی فوج میں سب ازبک لوگ تھے جو پختونوں کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ جب طالبان بادغیس پہنچے تو ازبکوں نے پختونوں پر ظلم کرنا شروع کردیا۔ ازبکوں کا خیال تھا کہ جب طالبان اس علاقے پر قبضہ کرلیں گے تو پختون ان کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کام کریں گے۔ اسی وجہ سے یہاں پر ڈیڑھ سال تک مورچوں میں آمنے سامنے جنگ ہوتی رہی۔ اس جنگ میں بہت سے طالبان شہید اور زخمی ہوئے۔ ان علاقوں کا موسم شدید سرد تھا اور برف کی وجہ سے سب راستے بند ہوجاتے تھے، اسی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت بھی ختم ہوجاتی تھی اور ہیلی کاپٹر خراب موسم کی وجہ سے پرواز نہیں کرسکتا تھا۔ ان حالات میں یہاں موجود طالبان کے لیے ضروری سامان اور خوراک پہنچانا مشکل ہوجاتا، ان تمام مشکلات کے باوجود طالبان نے ہر قسم کے مصائب و تکالیف کو استقامت سے برداشت کیا اور ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ دشمن بہت کوشش کرتا رہا کہ طالبان آگے نہ بڑھیں لیکن اللہ کی مدد اور تائید سے طالبان نے اس علاقے کو فتح کرلیا۔ اس کے بعد طالبان نے کابل کی طرف پیش قدمی شروع کی تاکہ دشمن کا مرکز فتح کرنے کے بعد دوسرے علاقوں کو آسانی سے فتح کرسکیں۔

06 مارچ: صوبہ اورزگان............صدر مقام ترین کوٹ............مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن سے فائرنگ............امریکی جاسوس طیارہ تباہ

اورزگان،غزنی اورورگ کی فتوحات:

طالبان کی دوسری تشکیل قندھار سے کابل کی سڑک پر کی گئی۔سب سے پہلے زابل پہنچے۔یہاں پر کسی قسم کی مزاحمت نہیں ہوئی،اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہاں پختونوں کی آبادی تھی اور اکثر لوگ خانہ بدوش تھے جو موسم کے مطابق نقل مکانی کرتے تھے۔لوگوں نے اپنا اسلحہ طالبان کے حوالے کر دیا اور بہت بڑی تعداد طالبان کے ساتھ مل گئی۔اس علاقے میں روس دور کے مجاہدین بہت تھے اور بہت سے جہادی کمانڈروں کا تعلق بھی اسی جگہ سے تھا۔ملاموسیٰ کلیم شہیدؒ جو روس کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے،بڑے غیرت مند کمانڈر تھے۔ان کی شہادت کے بعد ان کے بھائی ان کے قائم مقام بنے،اسی طرح ان کے بھائی کی شہادت کے بعد ان کے دوسرے بھائی امیر خان حقانی نے اپنے بھائیوں کی ذمہ داری سنبھالی۔طالبان کے زابل پہنچتے ہی امیر خان' طالبان کے ساتھ مل گئے۔یہاں سے طالبان نے غزنی اور ارزگان کا رخ کیا۔ارزگان بغیر کسی جنگ کے طالبان کے قبضے میں آ گیا کیونکہ طالبان کے اکثر بڑے کمانڈر اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔جیسے ملاداد اللہ،ملاسنگر یار،عبدالرزاق شہید،ملا فاضل(جواب گوانتا ناموبے میں قید ہیں......)اس کے علاوہ طالبان کی بڑی تعداد اسی علاقے سے تعلق رکھتی تھی۔جب طالبان غزنی پہنچے تو ربانی کا بڑا کمانڈر قاری بابا جنگ کے لیے میدان میں اترا۔طالبان کی جوابی کارروائی پر وہ میدان چھوڑ کر بھاگا اور میدان شہر کے علاقے سرہ پل پہنچ کر محاذ بنالیا۔یہاں بھی طالبان نے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فتح حاصل کر لی اور ضلع میدان تک پہنچ گئے۔

کابل کی فتح:

یہاں سے طالبان نے پیش قدمی شروع کی۔چہار آسیاب پہنچ کر مورچے بنا لیے،جنگ سے پہلے طالبان نے کوشش کی کہ مذاکرات سے معاملہ طے ہو جائے۔اس لیے احمد شاہ مسعود کو مذاکرات کی دعوت دی۔طالبان کے وفد اور احمد شاہ کے درمیان مذاکرات میں احمد شاہ مسعود نے بات کو طول دیا اور کسی فیصلہ پر پہنچنے میں لیت ولعل سے کام لیتے ہوئے آئندہ بھی مذاکرات جاری رکھنے کا اعلان کیا۔اس کے بعد طالبان کی طرف سے علمائے کرام کا ایک وفد جس میں افغانی اور پاکستانی علما تھے،جن میں مولانا الحاج عبدالغنی صاحب بھی شامل تھے...... مذاکرات کے لیے کابل روانہ ہوئے۔وہاں ایک دو دن تک ربانی اور احمد شاہ مسعود ٹال مٹول سے کام لیتے رہے،جان بوجھ کر تاخیری حربے استعمال کرتے رہے اور علمائے کرام کو ملاقات کے لیے وقت تک نہ دیا۔ادھر طالبان مذاکرات کے نتائج کی طرف دیکھ رہے تھے۔جب کہ احمد شاہ مسعود اور ربانی نے بھر پور عسکری تیاری جاری رکھی ہوئی تھی۔علما کا وفد ملاقات کا انتظار کر رہا تھا کہ اسی دوران میں احمد شاہ مسعود اور ربانی نے بغیر اعلان کیے طالبان پر حملہ کر دیا۔میدان شہر اور ان دو صوبوں پر گرفت مضبوط کرنے اور امن قائم کرنے کے بعد طالبان کے لشکر طوفان کی طرح افغانستان کے دارالحکومت کابل کی طرف براستہ ریشمین تنگی رواں دواں ہوئے۔یہ راستہ بہت بلند خطرناک پہاڑوں سے گزرتا ہے جو مائیپر کے نام سے مشہور ہے اور یہ علاقہ حکمت یار کا مضبوط گڑھ بھی تھا۔ان کے ساتھ تین دن سخت جنگ ہوئی اور اس ریشمی تنگی میں اسلام کے عظیم جنرل ملا بور جان رحمہ اللہ بھی شہید ہوئے۔تین دن کی سخت جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے دشمن کے دل میں رعب ڈالا اور وہ کابل کی طرف بھاگنے لگا۔طالبان نے بھی ان کا پیچھا جاری رکھا اور پل چرخی واقو چارتک ان کے پیچھے گئے جب کہ دشمن کابل کی حدود میں داخل ہو گیا تھا۔یہاں پہنچتے ہی کمانڈر عبدالرزاق اخوند نے کابل پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے عصر کے وقت کابل کی چاروں اطراف میں تشکیلات روانہ کیں۔ایک تشکیل ملاعبدالقہار شہیدؒ کی کمان میں تپہ خان کی طرف اور دوسری تشکیل ملاعبدالسلام راکٹی کی قیادت میں پل محمد خان کی طرف،اسی طرح تیسری تشکیل ایئر پورٹ کی طرف ملامشر کی قیادت میں ہوئی جب کہ وہ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی شہید ہو گئے اور خود ملاعبدالرزاق اخوند سیدھا سڑک پر شہر کی طرف روانہ ہوئے۔عشاء کے وقت طالبان کابل شہر میں داخل ہوئے اور کابل کو فتح کرلیا۔احمد شاہ مسعود اور اس کے حواریوں نے بھاگنے میں ہی اپنی خیر سمجھی اور پنج شیر کی طرف بھاگ گئے۔

ایک بڑی تشکیل کے تحت چہار آسیاب سے شہید ملا بور جان اور کمانڈر ملا عبدالرزاق کی کمان میں طالبان لشکر صوبہ لوگر کی طرف روانہ ہوئے۔جب کہ صوبہ لوگر ڈیڑھ سال قبل حکمت یار سے چودہ دن کی شدید جنگ کے بعد فتح ہو چکا تھا جس کا گورنر مولوی عبدالکبیر صاحب کو مقرر کیا گیا تھا۔طالبان لوگر سے گزرتے ہوئے کوتل کے راستے ازارہ کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں حکمت یار اور احمد شاہ مسعود وغیرہ سے دو تین گھنٹے جنگ ہوئی تو انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔طالبان آگے بڑھتے رہے اور دو دن بعد عصر کے وقت حصارک پہنچ گئے۔طالبان نے حصارک پر بھی حملہ کر دیا اور دو گھنٹے کی بہت سخت جنگ کے بعد اس کو بھی فتح کرلیا۔فتح کے بعد طالبان نے یہاں رات گزاری مگر احمد شاہ مسعود کے طیارے طالبان پر بم باری کرتے رہے۔

جلال آباد کی فتح:

اگلی صبح نماز سے پہلے طالبان کے لشکر حصارک سے صوبہ ننگرہار کے مرکز جلال آباد کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں جتنے پھاٹک تھے......طالبان کا نام سن کر ہی بھاگ جاتے کیونکہ طالبان کا مقابلہ کرنے کی ان میں ہمت نہ تھی۔تقریباً دن کے دس بجے تھے کہ طالبان کے لشکر جرار فاتحانہ طور پر جلال آباد شہر میں داخل ہوئے،شہر کے لوگ طالبان کے استقبال کے لیے نکل آئے اور خوش آمدید کہنے لگے اور طالبان کی خدمت میں لگ گئے۔طالبان شہر میں داخل ہوئے اور پورے شہر میں پھیل گئے تاکہ ہر کام منظم طریقے سے ہو سکے

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

07مارچ:صوبہ ہلمند...........ضلع گریشک...........بارودی سرنگ کے دھماکہ...........برطانوی ٹینک تباہ...........اس میں سوار 6 برطانوی فوجی ہلاک

جہانِ کوئے دوست

مطیع اللہ فانی

سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا، اپنی ازلی سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، ہر وہ مخلوق جو زمین پر موجود ہے اور جس کے نصیب میں اس کی سوغات لکھی جا چکی ہے، اسے اپنی دھوپ اور تمازت پہنچا رہا تھا۔ اس کی دھوپ جہاں فطری ضروریات کو پورا کر رہی تھی، وہیں بشری کمزوریوں پر ناگوار سی کیفیات طاری کر رہی تھی۔ یہ وہی دھوپ ہے، جس سے بچنے کے لیے، جس کی تپش کو اپنے جسم سے دور رکھنے کے لیے انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ نت نئے برقی آلات کے حصول کے لیے (جن سے ٹھنڈک حاصل کی جا سکے) کیسے کیسے جتن نہیں کیے جاتے۔

لیکن اسی دھوپ اور گرمی میں کچھ حضرات ایسے بھی تھے جو عجیب دیوانگی کے عالم میں سفر کر رہے تھے۔ یہ دیوانگی بھی عجیب تھی کہ جس میں نہ ہی اپنی ذات کی کوئی پرواہ تھی، نہ زمانے بھر کی ملامت کا کوئی خوف۔ ان دیوانوں کو نہ ہی گھر بار، بیوی بچے، بوڑھے والدین اس سفر سے باز رکھ سکے اور نہ ہی دنیا کی نیرنگیاں، عیش و عشرت کے تمام ساز و سامان ان کے قدموں کی بیڑیاں بن سکے۔ یہ دیوانے سب کچھ چھوڑ کر، پوری دنیا ٹھکرا کر 'کسی' کے ایک حکم پر یہاں آوارد ہوئے۔ بس ایک حکم!!! یہ حکم کیا تھا؟ یہ حکم جہاد کا حکم تھا۔ وہ حکم، جو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نازل ہوتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا آرام و سکون، گھر بار سب چھوڑ کر بس اسی حکم کی ادائیگی میں عمرِ مبارک وقف کر دیتے ہیں۔ پھر صحابہ کرامؓ تو تھے ہی شمعِ رسالت کے پروانے، چنانچہ ان کا تو جیسے اوڑھنا بچھونا ہی بس یہ ایک حکم ہو گیا تھا۔ یہ دیوانے بھی کوئی عام دیوانے نہیں تھے۔ یہ اس حکمِ جہاد پر نچھاور ہو جانے والے مجاہدین تھے، جو ایک جہادی سفر پر گامزن تھے۔ مجاہدین کے لیے یہ دھوپ ہرگز نئی نہ تھی۔ اس سے پہلے بھی کتنے ہی جہادوں میں یہ دھوپ اپنی گرمی کے جوہر دکھا چکی تھی۔ تاریخ میں واقعات کی بہتات موجود ہے۔ چاہے وہ میدانِ بدر کی دھوپ ہو جو مجاہدین کو جھلسا رہی تھی۔ یا پھر وہ لبِ دریا دادِ تپش دیتی ہوئی میدانِ کربلا کی دھوپ ہو، جو نواسۂ رسول کو اور ان کے رفقا کو پیاس سے تڑپا رہی تھی۔ آج اگرچہ منظر بدل چکے ہیں، افراد بدل چکے ہیں، لیکن یہ موسم، یہ حالات، یہ مصائب، یہ اجنبیت، یہ گرمی سردی، یہ پہاڑ، یہ دہکا دینے والی تپش، یہ تھکا دینے والے اسفار، یہ تڑپا دینے والی بھوک اور پیاس...... سب کچھ وہی ہے، کچھ بھی نہیں بدلا۔ اسلام اور جہاد کا رشتہ ان حالات سے کبھی بھی نہیں ٹوٹا۔ وہی آگ ہے...... وہی اولادِ ابراہیمؑ ہے...... وہی نمرود ہے...... اور ویسا ہی امتحان ہے۔

فانی بھائی چلیں؟ میں انہی سوچوں میں غرق تھا کہ ایک ساتھی کی آواز کان میں پڑی۔ 'ہاں جی بس چلتے ہیں' میں نے آہستہ سے کہا۔ 'یار اور کتنی دیر بیٹھیں گے، ابھی بہت سفر باقی ہے اور دھوپ بھی تنگ کر رہی ہے'، اس بھائی نے بے چینی سے کہا۔ 'بس بھائی تھوڑی دیر اور'... 'میری تو ہڈیاں ہائے ہائے کر رہی ہیں چل چل کے، اور پھر کتنی شدید پیاس ہے! مجھ 'ماہی بے آب' کی تڑپ بھی تو دیکھیں'۔ کیوں جناب 'مضمحل ہو گئے قویٰ غالب' والا معاملہ تو نہیں؟ ایک اور بھائی مذاق میں گویا ہوئے، ساتھ ہی ایسی نظروں سے دیکھا، جیسے کہہ رہے ہوں 'اب اٹھ بھی جاؤ'۔ میں نے بے بسی سے امیر صاحب کی طرف دیکھا۔ فانی بھائی بس تھوڑا سا دور ہے پانی، اور پھر آگے چڑھائی شروع ہو گی تو یہ گرمی بھی نہ رہے گی۔ آپ تھوڑی سی ہمت اور دکھائیں، آپ تو مردِ مجاہد ہیں، امت کی امیدوں کا سہارا ہیں!!!

امیر صاحب کے الفاظ نے واقعی مجھے ایک نئی ہمت دی۔ میں سارا رستہ یہی سوچتا رہا اور خود کو تسلی دیتا رہا کہ میں ابھی نہیں تھکا، اور نہ ہی میں ابھی تھکنا چاہتا ہوں! بھلا میں کیوں کر تھک سکتا ہوں، جب کہ میری پشت پناہ وہ ذات تھی جس کی خاطر، جس کے حکم پر میں نکلا ہوں۔ وہی مجھے چلائے گا، اور مجھ سے اپنے دین کی خدمت لے گا آخر تک، جب تک آخری سانس ہے، جب تک جسم میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے، ان شاء اللہ وہ مجھے نامراد نہیں کرے گا، یقیناً نہیں کرے گا۔ اور میرے پاس تو دعائیں تھیں...... دعائیں! ایک ایسا ہتھیار، جن سے بڑھ کے طاقت میں اور کوئی ہتھیار نہیں۔ اور میرے پاس تو دعاؤں کا لامحدود خزانہ تھا۔

ان ماؤں کی دعائیں، جن کے جگر کے ٹکڑے بڑھاپے میں ان سے دور کر دیے گئے، یا قتل کر دیے گئے۔ اور ہر اس ماں کی دعا، جس کی آنکھ کا تارا میری طرح ان پہاڑوں میں کہیں محوِ سفر تھا، وہ جب بھی اپنے بیٹے کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہوں گی، اس کے علاوہ باقی مجاہدین کے لیے بھی ضرور اپنے رب سے مانگتی ہوں گی ان شاء اللہ۔ اور پھر میری اپنی 'امی' کی دعائیں، جن کے کلیجے کی ٹھنڈک میری دید اور زیست کا سہارا میرے وجود سے تھا۔ میری امی کے اٹھے ہوئے ہاتھ ہمیشہ میری خیریت اور زندگی کی سعادتیں ہی سمیٹتے تھے۔ امید کرتا ہوں کہ اب بھی ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔

ان بہنوں کی دعائیں، جن کے سہاگ شہید کر دیے گئے، جو جوانی میں ہی بیوہ کر دی گئیں، اور انہوں نے اف تک نہ کی۔ جو اب بھی اپنے بچوں کو شہید والد کے نقشِ قدم پر چلنے کا درس دیتی ہیں، اور محاذ پر موجود بھائیوں کی مدد کے لیے اپنے بچوں کو تیار کرتی

08 مارچ: صوبہ قندھار...... ضلع میوند...... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ...... امریکی فوج کا ایک ٹینک تباہ...... 7 امریکی فوجی ہلاک

ہیں۔اسی طرح ان بہنوں کی دعائیں،جن کے گھر بسانے کے لیے صرف ان کا بھائی تھا، لیکن وہ بھی اللہ کے راستے میں،اللہ کے ایک حکم پر نکل آیا۔ان بہنوں نے بھی خوشی خوشی بھائیوں کو رخصت کیا،اور اللہ کے ایک حکم پر اپنا مستقبل قربان کیا۔سبحان اللہ!قربان جائیں ان بہنوں کی قربانی پر۔پھر میری اپنی بہنوں کی دعائیں،جن کا لاڈلا اور چہیتا بھائی انہیں داغِ مفارقت دے گیا۔انہوں نے بھی آنسو ضبط کرتے ہوئے دعاؤں کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔غرض امت کے بچے، بزرگ، بھائی، بہنیں، علما،طلبا ہر ہر طبقہ دعا گو ہے مجاہدین کے لیے۔[اور جو نہیں کرتا دعائیں،اس کی اس سعادت سے محرومی کا تو ذکر ہی کیا!]

اسی طرح میری تھکن کو زائل کرنے،اور عزم و ہمت کو جلا بخشنے والی ایک اور چیز بھی تھی، یعنی وہ'امیدیں' جو امتِ مسلمہ کو ہر مجاہد سے ہیں۔جب بھی کسی کا جگر گوشہ زخموں سے ادھیڑ دیا جاتا اور شہید کر دیا جاتا،تو وہ والدین خون کا گھونٹ پی کر بس اسی بات سے دل کو تسلی دیتے کہ ہمارے دوسرے مجاہد بیٹے اپنے اس بھائی کا بدلہ لے کے ہمارے کلیجے ٹھنڈے کریں گے۔جب جب کوئی بہن جوانی میں بیوہ کر دی جاتی ہے، یا جب کسی بہن کی عصمت پر کوئی درندہ حملہ آور ہوتا ہے تو وہ اللہ سے فریاد کر کے صرف اپنے مجاہد بھائیوں سے آس لگاتی ہے کہ میرے یہ مومن بھائی ان ظالموں سے میرا انتقام لیں گے۔ جب جب کسی بچے کو یتیم ہو جانے کی خبر ملتی ہے تو وہ اپنی معصوم آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی برساتے ہوئے کہتا ہے کہ'' میرے مجاہد چچا میرے ابو کا بدلہ لیں گے،اور میں بھی ان جیسا مجاہد بنوں گا''۔جب جب کوئی دین کی خاطر ستایا جائے، یا ہجرت کرتا ہوا پکڑا جائے، جب جب کسی مظلوم کی آہ فلک کو چیر چیر جائے، جب جب کسی قیدی بھائی کی چیخیں زنداں کی دیواروں میں گھٹ جائیں، آخر کون سی مصیبت، کون سا سانحہ، کون سی مشکل ایسی نہیں جس میں یہ امتِ مظلومہ مجاہدین کی طرف نہیں دیکھتی، ان سے اپنی امیدیں وابستہ نہیں کرتی۔

پھر میں آیا بھی تو اسی لیے تھا اس رستے میں،اللہ ہی کے لیے ان مظلوموں کی پکار پر، دلوں کو دہلا دینے والے ان کے نالے سن کر، ان کی مدد کے لیے، ان کی حفاظت کے لیے! اور جب میں گھر سے نکل رہا تھا، اس رستے میں آنے کے لیے، تو صرف یہی جذبات لے کر کہ' اے میری ماؤ! آپ کے معصوم بچوں کا، جگر کے ٹکڑوں کا، ان کے پارہ پارہ جسموں کا، میں بدلہ لینے نکلا ہوں، میرے لیے دعا کیجیے گا!

اے میری پاکیزہ و عفت مآب بہنو! آپ کی عصمت کا، آپ کی ذلت کا، آپ کی آہوں اور سسکیوں کا، آپ کو پردے سے محروم کر دینے کا، انتقام لینے چلا ہوں، میرے لیے دعا کیجیے گا! اے میرے محترم بھائیو! آپ کے ہر ہر زخم کا، ہر ہر چیخ کا، ہر مصیبت و ابتلا کا، آپ پر کیے گئے ہر ظلم کا حساب چکانے جا تا ہوں، میرے لیے دعا کیجیے گا! اے میرے محترم بزرگو! آپ پر کی گئی ہر زیادتی کا، ہر بے حرمتی کا، آپ کی بزرگی اور سفید داڑھیوں کی ہونے والی ہر بے عزتی کا، آپ کے خاموش آنسوؤں اور آہ و فغاں کا اور آپ کی کھوئی ہوئی عزت واپس حاصل کرنے جا رہا ہوں، میرے لیے دعا کیجیے گا!۔اے میرے معصوم بچو! تم پر اس چھوٹی سی عمر میں مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے کا، تمہیں اپنے ماں باپ سے دور کر دینے کا، تمہیں قرآن پڑھنے سے محروم کر دینے کا، تمہارے ہر آنسو اور سسکی کا بدلہ لینے کے لیے، روانہ ہوتا ہوں، اپنی معصوم دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا، میرے لیے اللہ سے مدد مانگنا!

یا اللہ کتنا خوشگوار موسم ہے! خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا جب ایک بھائی کی آواز کانوں میں پڑی۔یک دم مجھے ہوش سا آ گیا، ارد گرد دھیان دیا تو حیرت میں ڈوب گیا۔کیا دیکھتا ہوں کہ ہم ایک پہاڑ کی چوٹی پہ پہنچ چکے تھے۔چاروں طرف بہت ہی دھند ہے۔ہلکی دھیمی دھیمی سی ہوا چل رہی تھی، نیچے انتہائی گھنا سبزہ اور مختلف پودے، ان پودوں میں کھلے ہوئے پھولوں سے اٹھتی بھینی بھینی مہک، عجیب دلکش منظر تھا، بے اختیار میرے منہ سے نکلا، سبحان اللہ! کتنی حسین جگہ ہے۔واقعی ایسا نظارہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ میں چونکہ ابھی ماضی کے خیالات سے نکلا تھا، اس لیے صحیح طرح اندازہ نہیں کر پایا کہ ہم دراصل ہیں کہاں۔چنانچہ حیرانگی سے پوچھا: لیکن یار یہ اتنی دھند کیوں ہے؟ اور وہ گرمی کیا ہوئی؟ واہ! جناب کو ابھی تک صورتِ حال معلوم نہیں، ایک بھائی نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔چھوڑو یار، ان کو تو اپنی سوچوں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ مجھے تو لگتا ہے فانی بھائی اپنی شادی کے دن بھی قاضی صاحب سے پوچھ رہے ہوں گے،' قاضی صاحب! دولہا کہاں ہے'۔فضا میں بیک وقت کئی قہقہے گونجے، جن میں سب سے اونچی آواز میری تھی۔ یار کبھی تو سیدھا جواب بھی دے دیا کرو، میں نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا جب کہ دل ہی دل میں اس جملے کا لطف ابھی تک لے رہا تھا۔ اجی فانی صاحب، یہ دھند جو آپ کو نظر آ رہی ہے، درحقیقت یہ بادل ہیں، آپ اس وقت بادلوں میں کھڑے ہیں۔ میں نے دوبارہ سے بغور جائزہ لیا تو واقعی سچی بات تھی۔وہ جھلسا دینے والی گرمی اب عنقا ہو چکی تھی۔ پہاڑی راستوں کا سفر کرتے، تنگ گھاٹیوں سے گزرتے ہم ایک بہت ہی اونچے پہاڑ پر چڑھنا شروع ہو گئے تھے۔اس چڑھائی میں حسبِ معمول میں اپنے خیالات میں کھو گیا تھا۔ اگرچہ اپنے سامان (جس میں گن، جعبہ، کپڑوں کا بیگ شامل تھا) کی وجہ سے تھکاوٹ کا شدید احساس تھا، سانس پھولی جاتی، پسینہ بوندوں کی مانند ٹپکتا تھا۔لیکن خیالات کا سمندر اپنی جگہ موجزن تھا، اور تصورات کی لہریں تھیں کہ نجانے کہاں کہاں لیے جاتی تھیں۔مگر اس سب کے ہوتے ہوئے بھی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی! جہاد میں آکر یہ ایک بڑی عجیب بات دیکھی، کہ جسم کہیں کھپ رہا ہوتا ہے، ذہن کہیں اور غوطہ زن ہوتا ہے، جب کہ دل و زبان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوتا ہے۔

08مارچ: صوبہ غزنی......ضلع دہ یک......امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......ایک امریکی ٹینک تباہ......6امریکی فوجی ہلاک

پھر یہ سفر نرا ذاتی قسم کا نہیں ہوتا بلکہ اجتماعی ہوتا ہے۔مطلب میرا یہ ہے کہ دورانِ سفر جو ساتھی ذرا زیادہ تھک جاتا، اور سامان اٹھانا مشکل ہو جاتا، تو دوسرے ساتھی اس بھائی سے سامان لے کر آپس میں تقسیم کر لیتے۔ایثار و قربانی، محبت و ہمدردی کے یہ الفاظ اپنی پوری معنوی حقیقت کے ساتھ راہِ جہاد میں سامنے آتے ہیں۔دنیائے حرص و ہوس میں جینے والے کیا جانیں کہ اسلامی معاشرت کیا چیز ہے اور رشتۂ اخوت کسے کہتے ہیں۔جن کی ساری زندگی خودغرضی، دھوکے بازی، جھوٹ اور فریب کاری میں گزری ہو، جن کا دین 'پیرویٔ کذب وریا' ہو، وہ بھلا اس کیفیت کو کیا جانیں، وہ اس محبت و اخوت کو کیونکر سمجھیں گے۔جن کے ہاں ماں باپ، بہن بھائی ہی کی قدر و منزلت نہ ہو، اور جو خود اپنے والدین کو بے عزت کرتے ہوں، ان کو کیا معلوم کہ اپنے مومن بھائی کی تکلیف پر کیسے تڑپا جاتا ہے۔ان کی ''عقلِ کامل'' میں یہ بات کیسے آئے کہ اللہ کے لیے جس بھائی سے محبت ہو جاتی ہے تو اس کی خوشی کیسے دل کو باغ باغ کرتی ہے، اور اس کا غم کیوں سب کو نڈھال کر دیتا ہے۔جو اپنی خواہشِ نفس ہی کو اپنا معبود بنا چکے ہوں، ان کو کون سمجھائے کہ اپنے معبودِ حقیقی پر کیسے جان فدا کی جاتی ہے، اور اس کی محبت میں سرشار ہو کر اس دنیائے فانی سے کس طرح منہ موڑا جاتا ہے۔

ہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے مسافت طے کرتے جا رہے تھے۔

امیر صاحب اور کتنا دور ہے مرکز؟ میں نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔بس ڈھائی تین گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ۔امیر صاحب نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔فانی بھائی اگر آپ کی رفتار میں چلیں گے تو سمجھ لیں پانچ گھنٹے۔نہیں نہیں میں اب تیز چلنے کی کوشش کرتا ہوں ان شاء اللہ۔ابھی تو دس منٹ بعد ہم ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچنے والے ہیں، جہاں ظہر کی نماز ادا کریں گے اور چائے......امیر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔پھر دس منٹ بعد واقعی ہم ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچ گئے۔لوگ جیسے پہلے ہی سے منتظر تھے۔سب بڑے پرتپاک انداز میں ملے۔معانقے اور مصافحے سے فارغ ہو کر ہم ایک کھلی جگہ پر بیٹھ گئے، اور کسی کے گھر جانے سے معذرت کر لی۔ورنہ ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ مجاہدین میرے مہمان بنیں، اور مجھے خدمت کا موقع دیں۔سچ تو یہ ہے کہ ان کے خلوص، محبت اور خدمت کے بیان کے لیے الگ سے ایک مضمون چاہیے، ورنہ چند سطروں میں اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔خیر تھوڑی دیر میں گرم گرم پانی کے لوٹے ہمارے لیے لائے گئے۔میں حیران تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر موجود یہ لوگ روزانہ نیچے سے صاف شفاف چشمے سے کیسی مشقت کے ساتھ پانی لاتے ہیں، پھر بھی اپنی ضروریات میں سے بچا بچا کر مجاہدین کو الگ سے پیش کرتے ہیں۔سبحان اللہ، اللہ نے اپنے دین کی خدمت کے لیے کیسی پرخلوص قوم کو چنا ہے، جو فنائیت کی حد تک مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔وضو کر کے ہم نماز میں مشغول ہو گئے۔ادھر ہمارے میزبانوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر چائے تیار کروانے چلا گیا۔سلام کے بعد ہم جیسے ہی مڑے تو حیرت کے مارے سکتے میں آ گئے، بات ہی کچھ ایسی تھی۔کم و بیش دس بارہ مختلف قسم کی کیتلیاں ہمارے سامنے تھیں۔کسی میں خڑ (دودھ والی) چائے تھی، تو کسی میں شین (سبز چائے)۔کسی سے لیموں والی کی خوشبو آ رہی تھی، تو کسی سے تور (قہوہ) چائے کی۔ہم سب مارے شرمندگی کے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ہر کیتلی کے سامنے چھوٹی چھوٹی پیالیوں کا ایک جھرمٹ تھا۔ابھی ہم کچھ کہہ بھی نہ پائے تھے کہ اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے، اس طرح ہمارے میزبان حرکت میں آئے اور اپنے سامنے رکھی پیالیوں کا پیٹ بھرنے لگے۔پیالیوں کا پیٹ بھرتا دیکھ کر ہمیں اپنے پیٹوں پر ترس آنے لگا۔ظاہر ہے خلوص و محبت سے بھری ان کیتلیوں سے ہمارا جو حشر ہونا تھا وہ اظہر من الشمس تھا۔'میں نے سنا ہے کہ ان لوگوں کو انکار کریں تو بڑے سخت ناراض ہوتے ہیں'، ایک بھائی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔یہ سننا تھا کہ ہمارے اوسان مزید خطا ہو گئے۔لیکن ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ سب نے تو چائے پیش کر دی، مگر ایک سفید ریش بزرگ اپنی کیتلی لیے بیٹھے رہے، اور دائیں ہاتھ پہ موجود ایک گلی کو دیکھے جا رہے تھے۔ہم تجسس میں تھے کہ ماجرا کیا ہے؟ اچانک ان بابا جی کا چہرہ کھل اٹھا، ان کی نظروں کا تعاقب کیا تو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا، لیکن پھر ہم سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔عجیب دلچسپ منظر تھا۔ایک چار پانچ سالہ بچی ہاتھ میں ایک پلاسٹک کا تھیلا اٹھائے تیزی سے ہماری طرف آ رہی تھی۔لطیف بات یہ تھی کہ ایک چھوٹا سا دوپٹہ اس کے سر اور چہرے پر تھا۔اور جب وہ تیزی سے ہماری طرف لپکتی تو دوپٹہ تھوڑا سا اس کے سر سے سرک جاتا، جو کہ بچی کو گوارا نہیں تھا۔چنانچہ وہ چلتے چلتے ہی جب اس کو درست کرنے لگتی تو پھر وہ تھیلا اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا۔بیچاری اسی جدوجہد میں آ رہی تھی کہ اچانک اس کے بابا نے ادھر سے آواز لگائی: زرزرراشہ! (جلدی جلدی آؤ) تو اس کی رفتار مزید تیز ہو گئی، اور کچھ ہی لمحوں میں ہم تک پہنچ گئی۔اس کے بابا نے ہماری طرف اشارہ کیا تو وہ ہمارے سامنے آ گئی۔تھیلے کو لگی گرہ کھولنے لگی لیکن سر سے سرکتے دوپٹے کو ٹھیک کرنے کا عمل بھی ہنوز جاری تھا۔اس کے پھول جیسے چہرے پہ مٹی کے لگے ہوئے دھبے اس کی معصومیت میں اضافہ کر رہے تھے۔کپڑوں پر بھی کہیں کہیں جمی ہوئی کیچڑ کے نشانات تھے۔شاید بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہو گی کہ 'امی' نے ادھر بھیج دیا، مجاہدین کی خدمت کے لیے۔تھیلے کے بعد اندر موجود رومال کی گرہ بھی کھل چکی تھی، اس نے بڑی نفاست کے ساتھ رومال کھولا، گرم گرم 'ویشلے' چار حصوں میں منقسم تھی۔اس نے ایک ایک کر کے ہم سب کو پیش کیا جس کو ہم آپس میں تقسیم کر لیتے۔روٹی واقعی مزیدار تھی، اس پہ ہلکا سا مکھن بھی لگا ہوا تھا۔اس پرخلوص روٹی کی وجہ سے ہم کیتلیوں کا غم بھی بھول چکے تھے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

09 مارچ: صوبہ میدان وردگ............ضلع سید آباد............دھماکے میں امریکی فوج کا ٹینک تباہ............5 امریکی فوجی ہلاک

حاجی صاحب ترنگ زئی

محمد ناصر

برِّعظیم پاک و ہند کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنے ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسلمانانِ ہند نے انگریز کی غلامی کو ذہناً کبھی قبول نہیں کیا اور آزادی، اسلامی حکومت کے قیام اور احیائے اسلام کے لیے جدوجہد بڑی سے بڑی قربانیاں دے کر بھی جاری رکھی۔ بنگال کے سراج الدولہ وہ پہلے عظیم مجاہد ہیں جنہوں نے جنگ پلاسی سے جنگ آزادی، انگریز جارحیت اور سامراجی عزائم کے خلاف جدوجہد کا آغاز کیا اور پھر یہ جدوجہد مختلف حوالوں سے آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ٹیپو سلطان، بخت خان، احمد شاہ ابدالی، شاہ ولی اللہ، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی، علمائے دیوبند کا کردار اور مسلمانوں کی جدوجہد کی ایک طویل فہرست ہے، مجاہدین کی اور ایک لازوال داستان ہے قربانیوں کی۔ دوسری طرف ہر جارح قوت کی طرح انگریز کے مظالم، ظالمانہ قوانین، قید و بند، جائیداد کی ضبطی، سولی پہ لٹکانا، دولت کا لالچ دے کر ضمیر خریدنا، غداری پر آمادہ کرنا، جنگ مسلط کرنا، قتل و غارت اور خون ریزی، بم باری اور فضائی حملے ہیں۔ آج بھی ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کی آڑ میں افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقوں کو ایک بار پھر ایسی ہی جارحیت اور سفاکیت کا سامنا ہے۔

آزادی کے عظیم مجاہدین میں سے ایک عظیم مجاہد حاجی صاحب ترنگ زئی بھی ہیں۔ آپ ایک داعیِ حق، عالم باعمل، صوفی اور روحانی پیشوا، معلم اخلاق، مصلح قوم اور شریعت کے غلبے کی تحریک آزادی کے عظیم مجاہد تھے۔ یہ آپ کی جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ بے سروسامانی کے عالم میں بھی ۲۲ برس تک انگریز جیسی بڑی قوت کو ہندوستان میں جم کر حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ایک طرف علمائے دیوبند کے ذریعہ سیاسی محاذ پر جدوجہد آزادی کو جاری رکھا تو دوسری طرف سرحد اور قبائلی علاقوں میں عملاً جہاد کے ذریعے خطے میں انگریز کے قدم نہ جمنے دیے۔ حاجی صاحب کی حیات و خدمات کے مطالعے سے جہاں قاری کو ایک نیا ولولہ اور عزم ملتا ہے، وہاں افغانستان اور قبائلی علاقوں میں امریکی جارحیت کے خلاف جاری جدوجہد کے ادراک کے ساتھ ساتھ مستقبل کے امکانات کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

حاجی صاحب ترنگ زئی کا اصل نام فضل واحد اور والد ماجد کا نام فضل احمد تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۸۴۶ء میں بمقام ترنگ زئی ضلع چارسدہ صوبہ سرحد میں ہوئی۔ سکھ غلبے کے دوران علاقے کے عوام نے حاجی صاحب کے جدِ اعلیٰ پیر سید رستم شاہ کی معیت میں سید احمد شہیدؒ کی قیادت میں سرحد میں قائم ہونے والی اسلامی سلطنت کے قیام کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ آپ کے والد محترم پیر افضل احمد شاہ نے ۱۸۵۷ء میں انگریزی اقتدار کے خلاف سخت مزاحمت کی اور لوگوں کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاقی و روحانی تعلیم کا درس دیتے رہے۔

حاجی صاحب ترنگ زئی نے ابتدائی تعلیم ترنگ زئی میں اس وقت کے مشہور عالم دین مولانا ابوبکر اخوندزادہ اور مولانا محمد اسماعیل سے حاصل کی۔ اس کے بعد تہکال کے ایک مدرسے میں داخلہ لیا اور باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ یہیں انہیں برِّعظیم کے معروف علما سے رابطے کا موقع بھی میسر آیا۔ اس مدرسے کے مہتمم کا تعلق بھی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی فکری میراث سے تھا، جو ہندوستان میں احیائے اسلام اور انگریزوں سے آزادی کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔ ان کی تربیت کے نتیجے میں حاجی صاحب میں خودداری، حریت فکر، جذبہ ہمدردی و ایثار و قربانی کے جوہر نمایاں ہوئے اور وہ احیائے اسلام کی تحریک سے روشناس ہوئے۔ ۶ سال تک زیرِ تعلیم رہنے کے بعد آپ اپنے گاؤں ترنگ زئی چلے گئے۔ جہاں عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرنے لگے۔

ابتدا ہی سے ان کی طبیعت تزکیہ و احسان کی طرف مائل تھی۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد عبادت و ریاضت میں بہت زیادہ منہمک ہو گئے، کسی مرشد کی تلاش میں بھی رہے۔ چنانچہ آپ نے جلال آباد افغانستان کے مشہور روحانی رہنما حضرت نجم الدین عرف ہڈہ ملا کے ہاتھ پر ہڈہ نامی گاؤں میں جا کر بیعت کی۔ وہ سلوک اور تصوف کے بلند مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ انگریز کے خلاف طویل جہاد کی شہرت کے حامل بھی تھے۔ 'حاجی صاحب ترنگ زئی' کے نام سے شہرت پانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ شاید ترنگ زئی میں آپ پہلے شخص تھے جنہیں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس زمانے میں حج انتہائی دشوار گزار عمل تھا، اور حاجی ہونا ایک اعزاز تھا۔ جب کہ حاجی صاحب خود عالم دین اور ترنگ زئی سلسلہ قادریہ نقشبندیہ کے روحانی پیشوا بھی تھے۔

دارالعلوم دیوبند کی شہرت سنی تو تحصیل علم کے شوق میں دیوبند پہنچ گئے جہاں ان کی ملاقات شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ سے ہوئی۔ اسی سال ان علمائے کرام کے ساتھ آپ فریضہ حج ادا کرنے کے لیے بھی تشریف لے گئے۔ دورانِ حج ان کی ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے رہی۔ اس دوران بشمول مولانا عبدالرشید گنگوہیؒ ان تمام حضرات نے ہندوستان واپس جانے کے بعد انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جس کے ذمہ دار شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صاحب

11 مارچ: صوبہ فاریاب.........ضلع قیصار.........صلیبی فوجی دستے پر مجاہدین کا حملہ.........صلیبی فوج کا ایک ٹینک تباہ.........4 صلیبی فوجی ہلاک

بنائے گئے، جب کہ حاجی صاحب ترنگ زئی کو اس منصوبے کے تحت امیر جہاد مقرر کیا گیا اور ان کو صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں لوگوں کو جہاد کے لیے تیار کرنے کا فریضہ سونپا گیا۔ یہ منصوبہ بھی دراصل سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد کا تسلسل تھا۔ اس منصوبے کے تحت ایک طرف ہندوستان میں وعظ ونصیحت کے ذریعے انگریزوں کے خلاف فضا ہموار کرنا تھی، اسلامی مدارس کا اجرا، انگریزی عدالتوں اور انگریزی تعلیم کا خفیہ طور پر بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دلانا تھا۔ دوسری طرف انگریزوں کے خلاف عملی جہاد کا آغاز تھا اور اس کے لیے سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد کی طرح صوبہ سرحد کو ہی منتخب کیا گیا۔ امیر جہاد کی حیثیت سے حاجی صاحب کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ سرحدی علاقوں میں دورے کرکے عوام کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تبلیغ کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو منظم کیا جائے تاکہ وہ انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے باہمی اختلافات مٹا کر اور مومنانہ شان سے متحدہ طاقت بن جائیں تاکہ جہاد آزادی کامیابی سے ہم کنار ہو سکے۔

اصلاح معاشرہ اور دعوت جہاد کی بنیاد پر حاجی صاحب ترنگ زئی نے اپنے مشن کا آغاز اپنے گاؤں ترنگ زئی سے کیا۔ آپ نے غیر اسلامی رسوم ورواج ترک کرنے، للّٰہیت پیدا کرنے اور معاشرتی برائیوں سے نجات حاصل کرنے پر زور دیا۔ قبائل میں چونکہ آپس کی دشمنیاں موجود تھیں جس کی وجہ سے وہ کسی بات پر متفق نہیں ہو پاتے تھے، لہٰذا آپ نے ان دشمنیوں کے خاتمے کے لیے محنت کی اور قبائل کی باہمی رنجشیں ختم کرکے ان میں اتحاد ویکجہتی پیدا کرنے کی سعی کی۔ ان کی محنت رنگ لائی، قبائلیوں کا انہیں اعتماد حاصل ہوتا چلا گیا۔ لوگ خوشی خوشی باقاعدہ اقرار نامہ لکھ کر حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کرتے تھے کہ وہ غیر اسلامی رسم ورواج کو ترک کرنے کا عہد کرتے ہیں، نیز اپنے تنازعات کے خاتمے کے لیے بھی ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آپ نے یہ جد وجہد جن کٹھن حالات میں کی اس کی عکاسی یوں ہو سکتی ہے۔ ''جابرانہ قوانین کے نفاذ اور انگریز حکمرانوں کے ظلم وستم نے اہل سرحد کی زندگی اجیرن کردی تھی۔ مسلمانوں کو پستی کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا تھا۔ معاشرتی برائیوں کا ہر طرف زور تھا۔ مسلمانوں کو اخلاقی لحاظ سے تباہ وبرباد کیا جا رہا تھا۔ عیسائی مشنری ادارے متحرک نظر آ رہے تھے جو غریب اور نادار مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں عیسائی بنانے میں مصروف عمل ہو چکے تھے۔ انگریز حکمرانوں کے خلاف کوئی بات منہ سے نکالنے والے کو سخت ترین سزا دی جاتی تھی۔ قدم قدم پر انگریزوں نے مخبر مقرر کر رکھے تھے جن کی جھوٹی سچی مخبری پر ہزاروں افراد ظلم کا نشانہ بنتے جا رہے تھے''۔

ان حالات میں اسلامی شعور کو عام کرنے کے لیے آپ نے جگہ جگہ اسلامی مدارس قائم کیے اور ان کے انتظام کے لیے مقامی طور پر اساتذہ اور کمیٹیاں قائم کردیں۔

ایک اندازے کے مطابق ان مدارس کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ تھی اور یہ صرف قبائلی علاقوں میں ہی نہیں بلکہ انگریزوں کے زیر انتظام اضلاع میں بھی قائم کیے گئے۔ ان تعلیمی اداروں میں طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ جہاد کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔

انگریزوں کو جب معلوم ہوا کہ عوام الناس کا رخ اسلامی مدارس کی جانب بڑھ رہا ہے تو انہوں نے بھی مشنری تعلیمی ادارے قائم کیے اور ان اداروں میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کردی۔ اس سلسلے میں دیگر عیسائی مبلغین کے ساتھ ساتھ ایڈورڈز ہربرٹ پیش پیش تھا۔ لہٰذا انگریز حکومت نے اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پشاور میں ایڈورڈز کالج قائم کیا۔

ان دنوں برطانیہ نے ترکی کی اسلامی سلطنت کا راستہ روکنے کے لیے مصر پر اور اٹلی نے طرابلس پر قبضہ کرلیا۔ افغانستان اور ایران کی حکومتوں کے خلاف بھی کام شروع کیا، لہٰذا صوبہ سرحد کے حریت پسند عوام اور قبائل کو جہاد کے لیے منظم کرنے کے لیے حاجی صاحب کو مسجد مہابت خان میں امیر المجاہدین منتخب کیا گیا۔ اس تقریب میں مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ان سے حلف لیا۔

۱۹۱۳ء کی بلقان کی جنگ میں زخمی ترکوں کی طبی امداد کے لیے کئی مراکز یہاں قائم ہوئے۔ مجاہدین کا خیال یہ بھی رہا کہ بعد میں خلافت کی افواج کو برعظیم کی آزادی کے لیے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے لیے کہا جائے گا۔ اس دوران مولانا عبیداللہ سندھیؒ کو افغانستان بھیج کر آزاد حکومت قائم کرنے کا فیصلہ ہوا اور یہ کہ وہ افغانستان میں رہ کر وہاں کے لوگوں کے درمیان کام کریں گے۔

افغانستان کے حکمران امیر حبیب اللہ خان کو مجاہدین نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کے لیے بہت کہا لیکن وہ انگریزوں کے مقابلے پر آنا نہیں چاہتا تھا، جب کہ افغانستان کے نائب امیر امان اللہ خان پوری طرح مجاہدین کے ہمراہ تھے۔ دوسری طرف اندرون ملک والئ سوات، والئ جندول اور والئ دیر مجاہدین کے مخالف اور انگریزوں کے حمایتی تھے۔

انگریزوں نے بعض علمائے سوء کو رشوت کے ذریعے اپنے ساتھ ملایا اور ان سے یہ فتویٰ حاصل کیا کہ حکمران وقت کے اعلان کے بغیر جہاد غیر شرعی ہے۔ اس فتوی کا اثر زائل کرنے کے لیے حاجی صاحب نے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ سے رجوع کیا۔ شیخ الہندؒ یہ مسئلہ لے کر حجاز کے گورنر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے اپنا خط سلطنت عثمانیہ کے خلیفہ کے لیے دیا۔ خلیفۃ المسلمین سے تو شیخ الہندؒ کی ملاقات نہ ہوسکی، البتہ عثمانی افواج کے سپہ سالار نے انہیں خلیفہ کی جانب سے اپنی مہر کے ساتھ فتویٰ لکھ کر دیا کہ برعظیم کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ انگریز حکمرانوں کے خلاف مسلح جہاد کریں، اور شیخ الہندؒ اور حاجی صاحب ترنگ زئی کا ساتھ دیں۔

12 مارچ: صوبہ لغمان ....ضلع علیشنگ .... بارودی سرنگ دھماکہ .... صلیبی فوجیوں کا ٹینک تباہ .... ٹینک میں سوار 5 صلیبی فوجی ہلاک

اس اہم فتوے کو ایک ریشمی رومال پر کاڑھا گیا تا کہ خراب نہ ہو جائے اور یہ حفاظت اسے برعظیم لایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خلافت کی افواج کے لیے افغانستان کے راستے برعظیم میں داخل ہونے کا منصوبہ بنایا گیا تھا تا کہ مجاہدین کے ساتھ مل کر انگریز کو یہاں سے نکالا جائے۔ اس ریشمی رومال کو بعد میں ایک نومسلم نوجوان نے، جو ایم اے انگریزی بھی تھا یہ حفاظت ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا ذمہ لیا، لیکن در پردہ اس کی انگریزوں سے سازباز تھی، چنانچہ وہ رومال پکڑا گیا۔ اس تحریک کو 'ریشمی رومال تحریک' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

انگریزوں کو جب خلافت کی افواج کے منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے ترکی پر اپنا دباؤ بڑھا دیا۔ گورنر حجاز کو برطرف کر دیا اور نئے گورنر نے انگریزوں کی ہدایت پر شیخ الہندؒ کو گرفتار کر لیا۔ پھر انہیں وہاں سے برعظیم لایا گیا اور بعد ازاں مالٹا میں قید کر دیا گیا۔ ان حالات میں حاجی صاحب ترنگ زئی پر دباؤ بڑھ گیا اور انگریزوں نے ان کے خلاف لشکر کشی کی۔ ان کے رشتہ داروں کو گرفتار کیا گیا، جائیدادیں ضبط کی گئیں اور عوام الناس کو ان سے تعاون کرنے پر دھمکیاں دی گئیں۔ جہاد کو جاری رکھنے کے لیے آپ نے اپنی جائیداد کو خیر باد کہا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ آزاد قبائلی علاقے میں جا کر مقیم ہو گئے اور باقاعدہ ہجرت کی۔

ان حوصلہ شکن حالات میں بھی حاجی صاحب نے مہمند ایجنسی، ضلع بونیر، ضلع سوات، مردان، چارسدہ، صوابی کے تفصیلی دورے کیے، احیائے اسلام اور آزادی کی جنگ لڑنے کے لیے لوگوں کو جان و مال کی قربانی پر آمادہ کیا۔ خود بھی انگریزوں کے خلاف کامیاب حملے کیے۔ انہوں نے چترال سے لے کر افغانستان تک لوگوں کو انگریز کے عزائم سے خبردار کیا اور وزیرستان، تیراہ اور باڑہ کے قبائل کو جہاد پر آمادہ کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

حاجی صاحب کے جہاد کے اثرات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حاجی صاحب کے عملی جہاد نے ۲۲ سال تک انگریزوں کو اطمینان کے ساتھ برصغیر میں حکومت کرنے کا موقع نہیں دیا۔ آپ کا قیام اگرچہ مہمند قبائلی علاقوں غازی آباد میں تھا مگر آپ کی تحریک جہاد میں تمام قبائلی علاقے کی مختلف قومیں شامل تھیں جو اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے خلاف برسرپیکار تھیں۔ اس لحاظ سے یہ کہنا ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سیاسی پلیٹ فارم سے مسلمانوں کے لیے علیحدہ اسلامی ریاست کے مطالبے کو حاجی صاحب کے عملی جہاد نے تقویت بخشی۔

اگر والیٔ افغانستان اور والیان دیر، سوات، جندول اور باجوڑ حاجی صاحب کی حمایت کرتے تو مجاہدین اسلام کو بڑے پیمانے پر کامیابیاں حاصل ہو سکتی تھیں۔ لیکن آج کے حکمرانوں کی طرح یہ لوگ بھی کفار کے پروردہ تھے۔ اس سب کے باوجود حاجی صاحب نے ہمت نہیں ہاری اور آزادی کے لیے جدوجہد جاری رکھی۔ کہتے ہیں کہ آخری عمر میں اگرچہ آپ ضعیف اور نحیف ہو گئے تھے مگر آپ محاذ جنگ پر مجاہدوں کو خود دعا دے کر رخصت کرتے تھے اور پھر مورچے میں بیٹھ کر جہاد کی کمان کرتے تھے۔ عالم یہ تھا کہ آپ کے مرید آپ کو ڈولی میں بٹھا کر محاذ جنگ پر لاتے تھے۔ یہ تھا آپ کا عزم اور ولولہ۔

آپ مرتے دم تک انگریزوں کے خلاف برسرپیکار رہے۔ جہاد کو ایک تسلسل کے ساتھ جاری رکھنے کے لیے آپ نے وفات سے قبل اپنے بڑے بیٹے کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کیا۔ یہ عظیم مجاہد دسمبر ۱۹۳۷ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹوں نے ۱۹۴۷ء میں قبائل کے لشکر تیار کر کے کشمیر کے آدھے علاقے کو آزاد کروایا۔ اس طرح حاجی صاحب کی یہ جدوجہد رنگ لاتی ہے۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے بھی حاجی صاحب کی خدمات اور جدوجہد آزادی کا پیش نظر خود ان سے ملاقات کی۔ ان کی شاعری میں 'محراب گل افغان' جو تذکرہ ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے حاجی صاحب ترنگ زئی ہی مراد ہیں۔

حاجی صاحب ترنگ زئی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کا جہاد، اصلاح معاشرہ اور احیائے اسلام کے لیے کوششوں کے مطالعے سے جہاں ان کی عظیم شخصیت اور تاریخ ساز کردار سامنے آتا ہے، وہاں آج امت مسلمہ بالخصوص مسلمانان پاکستان وافغانستان کو صلیبی جنگ میں جس امریکی جارحیت اور سفاکیت کا سامنا ہے، ایک نیا عزم اور ولولہ ملتا ہے کہ اگر کل بے سروسامانی کے ساتھ جارحیت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور دشمن کو پسپائی پر مجبور کیا جا سکتا ہے تو آج بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے شریعت کے نفاذ اور کفار کی بربادی کا مرحلہ بخوبی طے ہو سکتا ہے۔ امریکہ کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ملت جو حاجی صاحب ترنگ زئی جیسے تاریخ ساز کردار کی حامل ہو، اسے غلام بنانا ممکن نہیں۔

؎ جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے ادھر نکلے

☆☆☆☆☆

12 مارچ: صوبہ قندھار............ضلع ژڑئی............بارودی سرنگ دھماکے............2 امریکی ٹینک تباہ............7 امریکی فوجی ہلاک............4 زخمی

شہید ملا عبدالمتین رحمۃ اللہ تعالیٰ

ملا عبدالکریم اخوند

بطل شجاع، مشہور مجاہد اور شیروں جیسے غیور اللہ کی راہ میں ہمارے بھائی ملا عبدالمتین بن الحاج ملا عبدالظاہر بن محمد عثمان رحمہ اللہ شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہوئے۔

ولادت: شہید عبدالمتین رحمہ اللہ ۱۳۸۱ھ۔ ۱۹۶۱م میں جنوبی صوبے ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ کے ایک گاؤں تختہ بول میں پیدا ہوئے۔

نسب: ان کا تعلق مشہور پشتون قبیلے (علی زی) کے ایک معزز خاندان سے تھا۔

تعلیم و تربیت: ان کی پرورش ایک دینی اور سلجھے ہوئے خاندان میں ہوئی۔ آپ کی تربیت کی بنیاد جہاد سے محبت اور ایمان تھا۔ جب وہ سات سال کے ہوئے تو انہوں نے ابتدائی شرعی علوم امام مسجد اور علاقے کے علماء سے حاصل کیے۔ شہید عبدالمتین کی عمر ۱۸ سال ہوئی تو ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ کو افغانستان پر سوویت اتحاد نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں آپ نے مجاہدین کے قافلے میں شمولیت اختیار کی اور صبر و ثبات کے ساتھ اس راستے پر چلتے رہے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اور پاک خون میں رنگے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

سیرت: شہید عبدالمتین رحمہ اللہ گندمی رنگت کے متوسط جسم کے مالک تھے۔ آپ کا اخلاق بہت اچھا تھا، آپ بہت بہادر اور صبر کرنے والے مجاہد تھے، مومنین کے ساتھ رحم کرنے والے اور کافروں کے ساتھ شدید تھے۔ مختصراً یہ کہ آپ کی سیرت نہایت خوب صورت تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنائے (آمین)۔

خاندان: شہید عبدالمتین رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور نو بیٹے چھوڑے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا عبدالقیوم ۱۴ سال کا اور سب سے چھوٹا تین ماہ کا تھا جب انہوں نے شہادت پائی۔ اسی طرح شہید کے چار بھائی بھی ہیں جو کہ مجاہدین کے وفادار ہیں اور شہادت کی ایسی ہی طلب رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ کے دشمن زندگی کی رکھتے ہیں۔

جہاد میں حصہ: جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ شہید عبدالمتین رحمہ اللہ سوویت یونین کے حملے کے وقت صرف ۱۸ سال کے نوجوان تھے۔ وہ مجاہدین کی صفوں میں آگے بڑھتے گئے اور مشہور قائد ملا محمد نسیم (اخوندزادہ) کے مجموعے میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے سرخ انقلاب کے دور میں کئی معرکوں میں شرکت کی، مثلاً موسیٰ قلعہ، کجکی، جرشک، ناد علی، مرجہ، سنگین اور صوبہ ہلمند کے کئی دوسرے علاقوں کی کارروائیوں میں شرکت کی۔ اسی طرح فراہ، اورزگان اور قندھار کے معرکوں میں بھی شامل رہے۔ آپ کی بہادری امیر ملا غلام نبی کے لیے بہت مددگار ثابت ہوئی۔ آپ اپنی ذہانت کی وجہ سے مجاہدین کے پاس موجود ہر قسم کا اسلحہ چلانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ نے زمینی میزائل کے ذریعے دشمن کے تین طیارے مار گرائے۔ جہاد کے دوران سٹنگر آپ کے استعمال میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ روس کی شکست کے بعد ملا عبدالمتین اپنے گاؤں واپس آ گئے اور خود کو تجارت اور حصول علم میں مشغول کر لیا، اور حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا۔

مگر جب ملک میں فساد اور فتنہ ظاہر ہوا تو وہ بھی باقی مخلص مجاہدین کی طرح سخت غم کا شکار ہو گئے۔ جب انہوں نے سنا کہ امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے اس فساد کے خلاف جہاد کا آغاز کیا ہے تو شہید عبدالمتین رحمہ اللہ بھی اس جہاد میں شامل ہو گئے اور ان کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ابتدا میں تو وہ ملا عبدالسلام کے ساتھ ہرات میں معرکوں میں شریک رہے اور اس کے بعد شمالی علاقوں کی طرف چلے گئے، اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے۔ حتیٰ کی اللہ کا امر غالب آ گیا۔

۲۰۰۱ء میں افغانستان پر صلیبی طاقتوں کے حملے کے بعد ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ ایک دفعہ پھر شہید عبدالمتین نے اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے موسیٰ قلعہ میں اپنے مجاہدین ساتھیوں کو جمع کرنا شروع کیا اور اپنے بھائیوں مولوی عبدالواسع اور مولوی عبدالہادی کے ساتھ مل کر موسیٰ قلعہ پر حملہ کر دیا۔ یہاں فریقین کے درمیان شدید معرکہ ہوا جس کا اختتام ۵۰ دشمنوں کی موت اور چند مجاہدین کی شہادت پر ہوا۔ پھر آپ نے سرپل کے علاقے جبل نوزاد میں عسکری مرکز قائم کیا، جہاں سے انہوں نے ہلمند کے ضلع بگران پر حملہ کیا، اور اس کو فتح کرنے کے بعد وہاں کے حاکم کو اس کے امریکی ساتھیوں کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ پھر ملا محمد نور جان شہید کی قیادت میں ''موسیٰ قلعہ'' کا محاصرہ کیا اور اس کو فتح کر لیا۔ یہ محاصرہ تین ماہ تک جاری رہا حتیٰ کہ دشمن کو یہاں سے فرار ہونا پڑا۔ یوں یہ علاقہ مجاہدین کے کنٹرول میں آ گیا اور یہاں کا امیر ملا عبدالمتین رحمہ اللہ کو بنایا گیا۔ وہ دس ماہ تک یہاں کے ذمہ دار رہے یہاں تک کہ صلیبیوں نے ۸۰۰۰ کی کمک کے ساتھ حملہ کر کے اس علاقے کو دوبارہ اپنے قبضے میں کر لیا۔

شہادت: آخر کار ملا عبدالمتین رحمہ اللہ ۷ فروری ۲۰۰۸ کو دشمن کے ایک حملے کے دوران اپنے ساتھی ملا عبدالکریم کے ہمراہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆

قربانی کی تیاری

حارث لبیب

جب اس جگہ کے قرب وجوار سے فون آیا جہاں وہ سبق دہرانے گیا تھا تو میں نے جلدی سے فون اٹھالیا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اس سے جھگڑا کروں گا کہ دو ماہ گزر گئے مگر تمہاری کوئی اطلاع ہی نہیں ہے۔ دوسری جانب نامانوس سی آواز سن کر میں چونک گیا۔ اس کے ابتدائی الفاظ نے ہی میرے ہوش اڑا دیے۔

اب وہ نہیں رہا۔ آسمان سے برسنے والی آگ نے اسے اچک لیا۔ اس کی اہلیہ آپ کی دنیا میں آنے کے لیے تیار نہیں۔ کوڈ ورڈز میں یہ چند باتیں کر کے اس نامانوس آواز نے فون رکھ دیا۔

آنسو بہانے کی اجازت نہیں تھی مگر قابو نہ رکھ سکا اور حکم عدولی ہونے لگی۔

اس کی تیاری کا اندازہ تو مجھے اسی روز ہو جانا چاہیے تھا جب اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے اپنی اہلیہ کو پہلی ملاقات میں کیا تحائف دیے ہیں۔ ان تحائف کے متعلق جان کر میں حواس پر قابو نہ رکھ سکا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا، میں ماضی میں کھو گیا۔

بہت عجیب تھا وہ، میں اسے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ اسکول کالج اور یونی ورسٹی۔ میں نے اس کا ہر روپ دیکھا تھا اور اس کے مزاج کے سب موسموں کو پہچانتا تھا۔ اور پھر جب دنیا ''ہمارے ساتھ یا دشمن کے ساتھ؟؟؟'' کے تحت دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو میں نے اپنے لیے اس شعبہ کا انتخاب کیا جس میں قلم کے ذریعے اپنی بات دوسروں تک پہنچائی جا سکے۔ میری شدید خواہش تھی کہ وہ بھی اسی حصہ کا انتخاب کرے اور مجھے یقین تھا کہ وہ میری بات مان جائے گا۔ جب اس حوالے سے میں نے اس سے بات کی تو وہ واقعی تیار ہو گیا۔ وہ اس حصہ میں آ تو گیا مگر مجھے بہت جلد اندازہ ہو گیا کہ وہ مطمئن نہیں ہے۔

پھر جب پڑوس میں آگ لگی تو اس کی سرگرمیاں اچانک بدل گئیں اس نے میرے پاس آنا بھی کم کر دیا۔ میں جانتا تھا کہ وہ ایسا ہی کیا کرتا ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ ویسے تو سب اس کو اپنا دوست اور اپنے بہت قریب سمجھتے تھے مگر اس کا حلقہ احباب ہمیشہ مخصوص ہوتا تھا۔ جنھیں وہ اپنے رفقاء میں شمار کرتا تھا ان سے بہت کم ملتا تھا کیونکہ وہ بہت ''قیمتی'' تھے اور جو اسے دوست سمجھتے تھے وہ دن کا بیشتر حصہ اس کے ساتھ نظر آتے۔

واہ یار۔ اس شعبہ میں تمہیں میں لایا تھا مگر تم نے مجھ سے زیادہ دوستیاں بنالی ہے۔ میں اکثر اس سے کہتا۔

ہاں۔ میں ان سب کا بہت اچھا دوست ہوں۔ وہ مسکرا کر جواب دیتا۔

کیا مطلب؟۔ مجھے تجسس ہوتا، سیدھی سی بات ہے۔ ان کی ذاتی الجھنیں، گھریلو پریشانیوں سے لے کر اجتماعی مسائل تک جہاں بھی انہیں میری ضرورت ہو مجھے بلا لیتے ہیں تو میں پہنچ جاتا ہوں۔ پھر میں ان کا اچھا دوست ہی ہوا ناں۔ وہ عجیب منطق پیش کرتا۔

اور تم انہیں کیا سمجھتے ہو۔

میرے نزدیک ان کی اہمیت صرف اتنی ہے کہ یہ میرے ''دوستوں'' کے لیے کتنے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ میں نے اپنے رفقاء کے کہنے پر ہی ان سے مراسم بڑھائے ہیں۔

بہت خود غرض ہو تم...... میں نتیجہ نکالتا۔

''اِس میں کوئی شک نہیں''۔ وہ مسکرا کر جواب دیتا۔

کئی بار ایسا ہوا کہ وہ دو دو ماہ کے لیے غائب ہو جاتا تھا۔ میں جب بھی پوچھتا وہ ٹال جاتا۔ اب وہ گزشتہ ایک سال سے مسلسل میرے پاس آ رہا تھا اور ہمیشہ حالات پر بحث کرتے ہوئے کڑھتا رہتا تھا۔ اس کی بے چینی ختم نہیں ہو رہی تھی۔ فوج کی جانب سے جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد آپریشن کے بعد سے اس کی حالت انتہائی غیر ہو چکی تھی۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے اس کی غیر حاضری میرے لیے حیران کن تھی اور اس دن جب میرے پاس عبداللہ بھائی موجود تھے وہ اچانک ہی آ گیا۔

''کہاں غائب ہو گئے تھے تم۔ میں تو پریشان ہو گیا تھا''۔ اس کی غیر متوقع آمد پر میں نے اس سے سوال کیا۔

''میں نے کہاں جانا ہے۔ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر مسلسل الجھتا جا رہا ہوں اور اب تو ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ میں باغی ہو جاؤں گا''۔ اس نے انتہائی کرب سے جواب دیا۔

''ابھی تک وہی باتیں کرتے ہو، چھوڑو ان باتوں کو، آؤ میں تمہیں ایک شخص سے ملواتا ہوں''۔ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے آیا۔

عبداللہ بھائی یہ حمزہ ہے۔ میرا یونیورسٹی فیلو ہے اور حمزہ یہ عبداللہ بھائی ہیں۔ حال ہی میں ''پڑوس'' سے آئے ہیں۔ طویل عرصہ سے اللہ کی راہ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ چند دنوں کے لیے یہاں آئے ہیں۔

عبداللہ اور حمزہ کو کمرے میں چھوڑ کر میں چائے کا اہتمام کرنے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو عبداللہ بھائی اور حمزہ میں کافی بے تکلفی ہو چکی تھی۔

بھائی تمہارا یہ دوست تو بہت ذہین ہے۔ عبداللہ بھائی نے مجھ سے کہا۔

''ایسی ذہانت کا کیا فائدہ جو انسان کی قوت فیصلہ ختم کر دے''۔ میں نے عبداللہ بھائی کو جواب دیا۔

14 مارچ: صوبہ ہلمند.........ضلع کجہ.........امریکی فوجی آپریشن کا جواب.........مجاہدین کے امریکی فوجیوں پر حملے.........21 صلیبی فوجی ہلاک.........درجنوں زخمی

''کیوں حمزہ، کوئی پریشانی ہے کیا؟'' عبداللہ بھائی نے براہ راست حمزہ کو مخاطب کیا۔
نہیں، عبداللہ بھائی بس کچھ سوال پریشان کرتے رہتے ہیں۔ حمزہ کا چہرہ ایک بار پھر سرخ ہونا شروع ہوگیا تھا۔
اس کی حالت دیکھ کر عبداللہ بھائی بھی پریشان ہوگئے اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے مریض آخری اسٹیج پر ہے۔ اس کا فوری علاج ضروری ہے ورنہ بہت نقصان ہوسکتا ہے اسے کل میرے گھر لے کر آنا۔ کوشش کریں گے کہ اسکی حالت میں کچھ بہتری آجائے۔
انکی بات سن کر میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اس روز تو کچھ دیر کی بات چیت کے بعد محفل ختم ہوگئی تھی مگر اگلے ہی روز حمزہ شام کے وقت میرے پاس آگیا اور کہنے لگا کہ عبداللہ بھائی کی طرف چلنا ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس نے رات کروٹیں بدل کر گزاری ہوگی۔ مجھے اس کی بے چینی کا اندازہ تھا اسی لیے کوئی بات کیے بغیر میں اس کے ساتھ چل دیا۔ عبداللہ بھائی نے ہمارا استقبال کیا اور حمزہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔
بہت اچھے موقع پر آئے ہو۔ رات میں تمہارے متعلق سوچ رہا تھا اور پریشان بھی تھا۔ مگر اب میری پریشانی دور ہوگئی ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تمہیں تمہارے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔
عبداللہ بھائی نے حمزہ سے کہا اور اپنے کمرے میں لے گئے جہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے چہرے کا نور اپنے مالک سے اس کے ''تعلق'' کی مضبوطی اور جسمانی ساخت اس کے اپنے ''شعبہ'' میں مہارت کا پتہ دے رہی تھی۔
وہ مقامی نہیں لگتا تھا مگر اس کا چہرہ اس کے آبائی علاقہ کا پتا دینے کے لیے کافی تھا۔ کوہ قاف کا حسن اس کے چہرے میں سمٹ آیا تھا۔ اس کی عمر ۳۰ سال کے قریب ہوگی مگر چہرہ سے لگتا تھا کہ اس کا ''میدانی تجربہ'' صدیوں پر محیط ہے۔ اسے دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ دنیا کی دوسری سپر پاور کہلوانے والا ملک انہیں کبھی شکست نہیں دے سکتا۔
عبداللہ بھائی نے اس نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ میرے استاد اور بڑے بھائی ہیں۔ آپ نے ان کا نام نہیں بتایا۔ حمزہ نے عبداللہ بھائی سے سوال کیا۔
نام پہچان کے لیے ہوتا ہے، پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ہم اس سے اتنا ہی کام لیتے ہیں۔ ہماری دنیا میں نام کی نہیں پہچان کی اہمیت ہوتی ہے اور چونکہ پہچان سب کی ایک ہے اس لیے ہم نے نام پر کبھی غور نہیں کیا۔ ہاں...... جہاں کے تم باسی ہو وہاں ''نام'' ہی کی اہمیت ہے اس لیے تم اس پر زیادہ توجہ دیتے ہو......تو ایسا کرو جو تمہیں اچھا لگے اس نام سے پکارلو۔
اس نوجوان کا لہجہ انتہائی پر اثر تھا۔ مقامی نہ ہونے کے باوجود انتہائی صاف اردو بول رہا تھا۔ حمزہ تھوڑی دیر تک تو کچھ بول ہی نہ سکا اور جب سحر سے نکلا تو بولا۔
''آپ مقامی نہیں ہیں پھر؟''
وہ مسکرایا اور ایسا محسوس ہوا کہ کمرے کی ہر شے مسکرا رہی ہو۔ پریوں نے اپنا ٹھکانہ کیوں اس وادی میں بنایا یہ آج سمجھ میں آیا تھا۔ اچانک اس کی آواز گونجی جس نے اس کے حسن کے سحر کو توڑا......
اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے میں آپ کا ''پڑوسی'' ہوں۔ ''پڑوسی'' حمزہ چونکا۔
ہاں......کیوں اگر کوئی آپ کے گھر سے ایک گھر چھوڑ کر رہتا ہو تو آپ اسے پڑوسی تسلیم نہیں کریں گے۔ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
یہ کس بحث میں الجھ گئے تم حمزہ۔ یہ ۹ زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور ان زبانوں میں اس طرح بات کرتے ہیں کہ لوگ انہیں مقامی سمجھنے لگتے ہیں۔ بالآخر عبداللہ بھائی کو مداخلت کرنی پڑی۔
میں آپ کو محسن کہہ کر مخاطب کرسکتا ہوں۔
ہاں......کیوں نہیں۔
میرے حمزہ اور عبداللہ بھائی کے درمیان بے تکلف گفتگو شروع ہوگئی۔ اس دوران وہ نوجوان خاموشی سے ہماری باتیں سنتا رہا۔ ایک بار بھی اس نے مداخلت نہیں کی۔ اسی دوران مغرب کی اذان ہوگئی۔ عبداللہ بھائی کے گھر میں ہی نماز کا اہتمام کیا گیا۔ وضو کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس شخص نے افسردہ لہجے میں کہا
اسلامی جمہوریہ میں ہم مسجد جا کر نماز بھی ادا نہیں کرسکتے۔
جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو عبداللہ بھائی نے محسن کے کان میں کچھ کہا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور امامت کے لیے دو قدم آگے ہوگئے۔ جب کمرے میں انکی قرأت گونجی تو مقتدی مسحور ہوگئے۔ سورۃ الرحمٰن کئی بار پڑھی تھی اور ترجمہ کے ساتھ پڑھی تھی۔ نماز کے دوران بھی متعدد بار پڑھی اور سنی تھی۔ مگر وہ ایسے تلاوت کر رہے تھے جیسے اپنے رب سے باتیں کر رہے ہوں۔ جب یہ یقین ہو کہ اپنے رب کے حضور کھڑے ہیں تو عاجزی و انکساری کس درجہ ہوتی ہے یہ اس امام کو دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا تھا۔ اور جب وہ رندھی ہوئی آواز میں کہتا کہ ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے'' تو اطراف کی ہر شے اس بات کی تصدیق کرتی نظر آتی۔ اس وقت اندازہ ہوا کہ ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں میں تفریق کیوں کی گئی ہے۔ نماز کے بعد جب اس نے دعا کرائی تو اس کی ہر ادا اس معصوم بچے کی طرح نظر آئی جسے پتا ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کا لاڈلا ہے اور اس کی کوئی بات رد نہیں کی جائے گی۔ قبولیت کا یقین ہوجائے تو دعا مانگنے کی ادا بھی نرالی ہوجاتی ہے۔

(جاری ہے)

15 مارچ: صوبہ کنڑ............ضلع کیانوگئی............ مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............ایک امریکی ٹینک، 2 رینجر گاڑیاں تباہ............11 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک............12 شدید زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 فروری

☆صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی کے علاقے قنداز و میں مجاہدین نے امریکی فوج کے پیدل دستے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے بعد امریکی فوج اور مجاہدین کے مابین شدید جھڑپ شروع ہوگئی۔اس جھڑپ کے نتیجے میں 2 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

17 فروری

☆صوبہ فاریاب کے ضلع خواجہ ناموسی میں صلیبی فوج کا بکتر بند ٹینک مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔اس ٹینک سوار میں 9 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

18 فروری

☆صوبہ قندھار کے ضلع کے علاقہ قلعہ شاہ میر میں افغان فوج کی رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوئی۔اس کارروائی میں 7 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ کابل ضلع سروبی کے اوزبین کے علاقے میں امریکی فوج کا جنگی ہیلی کاپٹر مجاہدین نے نشانہ بنا کر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

19 فروری

☆صوبہ خوست کے ضلع صبری میں صلیبی فوج کا ٹینک بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوگیا۔جب کہ ٹینک میں سوار 2 صلیبی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

20 فروری

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں کلن کیچی کے علاقے قندھار، ہرات شاہراہ پر امریکی فوج کا ٹینک ریموٹ کنٹرول دھماکے میں تباہ ہوگیا۔جس سے 7 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع بولدک میں رباط کے علاقے میں امریکی فوجیوں نے رکاوٹیں کھڑی کر کے لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کردی، اس دوران میں ایک افغان فوجی نے امریکی فوجیوں پر مشین گن سے فائرنگ کر کے 3 امریکیوں کو ہلاک اور 2 کو شدید زخمی کر دیا۔

☆قندھار شہر میں فدائی مجاہد نور اللہ نے بارود بھری گاڑی کو اس وقت پولیس اسٹیشن نمبر 4 کے مین گیٹ سے ٹکرا دیا، جب متعدد امریکی اور افغان فوجی وہاں کھڑے تھے، جس کے نتیجے میں کم از کم 10 امریکی اور 6 افغان فوج کے اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں امریکی اور افغان فوج کے اعلیٰ آفیسرز بھی شامل ہیں۔

21 فروری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع خانشین میں تاغز کے علاقے میں امریکی فوجی ٹینک ریموٹ کنٹرول بم دھماکے سے تباہ ہوگیا۔4 امریکی فوجی ہلاک اور 1 شدید زخمی ہوا۔

22 فروری

☆صوبہ لغمان کے ضلع دولت شاہ میں افغان فوج کے پیدل دستے کے قریب مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا، جس سے 4 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر 2 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے جس کے نتیجے میں 9 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع جلال آباد میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ کے دوران مشتعل مظاہرین صلیبی فوج کے لیے تیل لے جانے والے 10 آئل ٹینکروں اور 2 فوجی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔

23 فروری

☆صوبہ ننگرہار ضلع چپرہار میں سرخ قلعہ کے مقام پر صلیبی فوج کا ٹینک مجاہدین کے نصب کردہ بم کا نشانہ بن کر تباہ ہوا اور اس میں سوار 4 صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں چرخکیان ماندہ کے علاقے میں امریکی فوج کا پیدل دستہ ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کی زد میں آگیا جس کے نتیجے میں 2 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فاریاب کے صدر مقام میمنہ میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں نے نیٹو سپلائی کے 15 ٹینکرز کو نذر آتش کر دیا۔جب کہ مظاہرین کے دستی بم حملوں کے نتیجے میں 6 صلیبی جہنم واصل ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں صلیبی فوجوں کی جانب سے قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا۔مظاہرین نے صلیبی فوج کے مرکز پر حملہ کیا، اسی دوران میں ایک باغیرت افغان فوجی مظاہرین سے آملا اور اُس نے صلیبی فوجیوں پر شدید فائرنگ شروع

کر دی،جس کے نتیجے میں 10 سے زائد صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔اس کے بعد صلیبی فوجیوں کی جوابی فائرنگ سے افغان فوجی زخمی ہوا۔بعدازاں مظاہرین کی جانب سے صلیبی فوجیوں پر مسلسل فائرنگ اور حملوں کے نتیجے میں 100 صلیبی اور افغان فوجی شدید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں کیزاخیل کے مقام سے امریکی اور افغان فوج کا قافلہ گزر رہا تھا کہ وہاں نصب بارودی سرنگ دھماکہ سے پھٹ گئی،جس کے نتیجے میں ایک امریکی ٹینک تباہ اور 4 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 7 افغان فوجی زخمی ہوئے۔

24 فروری

☆صوبہ قندھار کے ضلع اژ ژئی کے سنگ حصار کے علاقے میں امریکی فوجی گشت کر رہے تھے کہ ایک امریکی ٹینک مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے غیور مسلمانوں نے نیٹو فوج کو تیل سپلائی کرنے والے 18 آئل ٹینکروں کو نذر آتش کر دیا۔

25 فروری

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں انارجوئی کے مقام پر افغان انٹیلی جنس کے اہل کاروں اور فوجیوں کے پیدل دستے پر مجاہدین کے بارودی سرنگ حملے میں 8 افغان اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆وفاقی دارالحکومت کابل میں دو فدائی مجاہدین نے وزارت داخلہ میں امریکی فوج کے 4 اعلیٰ مشیروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع درہ بوم میں بارودی سرنگ دھماکہ میں 19 افغان فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔

26 فروری

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب کے جوبیار علاقے میں فرانسیسی فوجیوں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا،اس حملے میں 3 فرانسیسی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

27 فروری

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں واقع ننگرہار ایئرپورٹ پر فدائی مجاہد نے شہیدی حملہ کیا،جس کے نتیجے میں درجنوں صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے سرحدی شہر طورخم میں واقع صلیبی فوجیوں کے مرکز میں مجاہدین ایک باورچی کے ذریعے (جو کہ مطبخ میں ملازم ہونے کے ساتھ ساتھ طویل عرصے سے مجاہدین کے رابطے میں بھی تھا) صلیبی فوجیوں کے کھانے میں زہر ملا دیا، جسے کھا کر 5 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے جب کہ درجنوں بے ہوش ہوگئے۔

28 فروری

☆صوبہ نورستان کے ضلع دوآب میں مجاہدین نے راکٹ حملے کے ذریعے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔یاد رہے کہ چینوک ہیلی کاپٹر میں کم از کم 40 افراد سوار ہوتے ہیں۔

29 فروری

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے اینٹی ایئرکرافٹ گن سے نشانہ لے کر امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں پی،آر،ٹی (نام نہاد صوبائی تعمیر نو ادارے) کے اہل کاروں کا قافلہ امریکی افسران سمیت پولیس ہیڈکوارٹر کے قریب سے گزر رہا تھا،اس موقع پر ایک فدائی مجاہد عبدالباقی نے قافلے پر فدائی حملہ کیا۔اس فدائی حملے کے نتیجے میں دو کروزین گاڑیاں تباہ جب کہ 10 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

یکم مارچ

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ میں طورخم،جلال آباد شاہراہ پر چاردہ کے مقام پر مجاہدین نے امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا،جس کے نتیجے میں 2 امریکی ٹینک تباہ ہوئے اور 3 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

02 مارچ

☆صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امریکی مرکز میں موجود غیرت مند افغان فوجی عبدالرحمٰن عرف معلم نے امریکی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی،جس کے نتیجے میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع سپین غر کے علاقے مامندرہ میں صلیبی اور افغان افواج نے رات کے وقت مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا۔جواب میں مجاہدین نے دشمن پر شدید حملے کیے،جن کے نتیجے میں 8 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع سنگ آتش کے علاقے غرشوری میں صلیبی فوج کے پیدل دستے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا،اس حملے میں 7 صلیبی فوجی ہلاک اور 9 شدید زخمی ہوئے

☆صوبہ قندھار کے ضلع قندھار شہر میں مشکیزئی گاؤں میں امریکی فوجی مقامی لوگوں کے گھروں کی تلاشی میں مصروف تھے،اسی دوران میں ایک فدائی مجاہد عبدالشکور نے بارودی جیکٹ کے ذریعے امریکی فوجیوں پر فدائی حملہ کیا،اس حملے میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

03 مارچ

☆صوبہ قندھار کے ضلع ژڑئی میں امریکی فوجی ٹینک بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ

ہوگیا، اس کارروائی میں 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں قاری صدئی کے علاقے میں صلیبی فوج کے دستے پر مجاہدین نے حملہ کیا، بارودی سرنگ دھماکہ میں ایک امریکی ٹینک تباہ ہوا، جب کہ 8 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

04 مارچ

☆صوبہ فاریاب کے ضلع چہلگزی میں باشمول کے علاقے سے افغان سیکورٹی فورسز کا قافلہ گزر رہا تھا کہ مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر قافلے میں شامل 2 فوجی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں، ان گاڑیوں میں سوار 17 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

05 مارچ

☆صوبہ جوزجان ضلع قوش تپہ کے علاقے شیلہ خشک میں امریکی جاسوس طیارہ کو مجاہدین نے اینٹی ایئرکرافٹ گن سے نشانہ بنا کر مار گرایا۔
☆دارالحکومت کابل میں باگرام ایئربیس پر فدائی مجاہد احمد نے شہیدی حملہ کیا۔ بگرام ایئربیس کے مین گیٹ نمبر 3 میں اس وقت بارودی جیکٹ کے ذریعے امریکی فوجیوں کے درمیان فدائی کارروائی انجام دی، جب امریکی فوجی معمول کے گشت سے واپس آ کر ایئربیس کے سامنے ٹینکوں سے اتر کر نیچے کھڑے تھے۔ اللہ کی مدد اور نصرت سے فدائی مجاہد بغیر کسی رکاوٹ کے امریکی فوجیوں کے قریب پہنچا اور فدائی حملہ کیا۔ اس حملے میں 12 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں فدائی مجاہد بسم اللہ نے شہیدی حملہ کیا۔ جلال آباد شہر میں پشتونستان چوک پر پولیس اور انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی مشترکہ چوکی پر استشہادی حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 25 اہل کار ہلاک ہوئے اور چوکی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

06 مارچ

☆صوبہ اورزگان کے صدر مقام ترین کوٹ کے قریب ککرک کے علاقے میں امریکی جاسوس طیارہ نچلی پرواز کر رہا تھا، جسے مجاہدین نے اینٹی ایئرکرافٹ گن سے نشانہ بنا کر مار گرایا۔

07 مارچ

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں نہر سراج کے علاقے میں مجاہدین کی جانب سے بچھائی جانے والی بارودی سرنگ کے دھماکہ میں برطانوی ٹینک تباہ اور اس میں سوار 6 برطانوی فوجی ہلاک ہوگئے۔

08 مارچ

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں امریکی فوج کا ایک ٹینک ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں تباہ ہوگیا، ٹینک میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ غزنی کے ضلع دہ یک میں تاسنگ کے مقام پر امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں ایک امریکی ٹینک تباہ جب کہ 6 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

09 مارچ

☆صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں سالار کے مقام پر دھماکے میں امریکی فوج کا ٹینک تباہ ہوگیا، جس کے نتیجے میں 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

11 مارچ

☆صوبہ فاریاب کے ضلع قیصار میں جٹکو کے علاقے میں صلیبی فوج کا ایک دستہ گشت کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اُس پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں صلیبی فوج کا ایک ٹینک تباہ جب کہ 4 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

12 مارچ

☆صوبہ لغمان ضلع علیشنگ صلیبی فوجیوں کا ٹینک بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگیا۔ ٹینک میں سوار 5 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ قندھار کے ضلع ژڑئی میں پاشمول کے علاقے میں امریکی فوجی قافلہ گشت کر رہا تھا کہ اس دوران میں قافلے میں موجود شامل 2 امریکی ٹینک مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئے۔ ٹینکوں میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ فاریاب کے ضلع قیصار میں نارنج کے مقام پر مجاہدین نے امریکی جنگی جہاز کو اینٹی ایئرکرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

14 مارچ

☆صوبہ ہلمند کے ضلع کجہ میں امریکی فوج نے آپریشن شروع کیا جس کے جواب میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملے کیے۔ اس کے بعد مجاہدین اور صلیبیوں کے مابین شدید جھڑپیں شروع ہوگئیں جو 3 روز تک جاری رہیں۔ ان جھڑپوں میں 21 صلیبی فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔

15 مارچ

☆صوبہ کنڑ کے ضلع سیانوگئی میں کنڈوگل کے مقام پر مجاہدین نے صلیبی اور افغان فوج کے مشترکہ پیدل فوجی دستوں پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ اس حملے میں ایک امریکی ٹینک اور 2 رینجر گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ 11 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک اور 12 شدید زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں کوہ شدت کے مقام پر اطالوی فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگیا۔ ٹینک میں سوار 7 اطالوی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۷ا فروری: اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن لشکر کے ۳ رضا کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ا فروری: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ فروری: خیبر ایجنسی میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے مابین جھڑپ میں سیکورٹی فورسز کے ۴ اہل کاروں اور امن لشکر کے ۳ رضا کاروں کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۹ فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں امن لشکر کے مورچے میں دھماکے سے ۵ رضا کاروں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹ فروری: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں سیکورٹی فورس پر راکٹ حملے میں ایک فوجی کی ہلاکت اور دو کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴ فروری: پشاور میں تھانہ سی ڈویژن پر فدائی حملے میں ایس ایچ او سمیت ۳ پولیس اہل کاروں کی ہلاکت اور ۸ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۵ فروری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے مچی خیل میں طالبان نے اینٹی ایئر کرافٹ گن کے ذریعے نشانہ لے کر امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

۲۶ فروری: جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں سپلہ توئی کے علاقے میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ اس حملے میں سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۱۲ اہل کاروں کی ہلاکت اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۸ فروری: جنوبی وزیرستان کے علاقے سپلاتوئی میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کے قافلے پر حملہ کیا، اس حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق۔

۲ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں امن لشکر کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا تباہ ہوگئی، جس سے امن فورس کے ۲ رضا کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان شدید جھڑپ میں سیکورٹی ذرائع نے ۱۰ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲ مارچ: پشاور کے علاقے ورسک روڈ پر آئی بی کے انسپکٹر بشیر خان کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۴ مارچ: ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹاؤن ہال چوک کے قریب فدائی حملے میں ڈی ایس پی کلاچی صلاح الدین کنڈی شدید زخمی ہوگیا۔

۶ مارچ: مہمند ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکے میں لانس نائیک کے ہلاک اور دیگر ۲ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فوجی قافلے پر گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۹ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔ نیز ایک گاڑی بھی تباہ ہوئی اور کافی مقدار میں غنیمت بھی ہوئی۔

۸ مارچ: ضلع دیر زیریں میں تھانہ منڈہ کی حدود میں فائرنگ سے متعدد پولیس اہل کار شدید زخمی ہوئے، جن میں سے ۲ کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ مارچ: اپر اورکزئی کے علاقے ڈبوری میں ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں دو سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ مارچ: لوئر اورکزئی کے علاقے فیروز خیل میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے حکومت کی طرف سے "نشان امتیاز" حاصل کرنے والے امن لشکر کے سربراہ ملک وارث خان کو ہلاک کر دیا۔

۱۰ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑی کے علاقے علم گودر میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے غرض سے آنے والی فوجی پارٹی پر مجاہدین کے حملے میں ایک اعلیٰ فوجی افسر سمیت ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ مارچ: مہمند ایجنسی کی تحصیل خوائزئی کے علاقے طور خیل میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ کے دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری سطح پر تصدیق کی گئی۔

۱۳ مارچ: شمالی وزیرستان کے اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کو عظمت جمال کو میر علی کے علاقے میں اس کے دفتر میں گھس کر فائرنگ کر کے دو محافظوں سمیت قتل کر دیا گیا۔

۱۴ مارچ: پشاور کے نواحی علاقے متنی میں چوکی پر راکٹ حملے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۴ مارچ: باجوڑ میں امن لشکر کے رضا کار ایک بس میں جاتے ہوئے ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کی زد میں آ گئے۔ اس کارروائی میں ۶ رضا کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ مارچ: خیبر ایجنسی کے علاقے دریتوئی میں مجاہدین سے جھڑپ میں امن لشکر کے کاروں کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ مارچ: پشاور کے علاقے پشتہ خرہ چوک میں ایس پی رورل کالام خان کو ۴ دیگر پولیس اہل کاروں سمیت فدائی حملے میں ہلاک کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ کالام خان طالبان مخالف کارروائیوں میں پیش پیش رہتا تھا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۹ مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکتوئی منڈا ؤ میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر اور گاڑی پر ۸ میزائل داغے۔ جس سے ۱۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۳ مارچ: جنوبی وزیرستان میں سرہ خاور کے مقام پر امریکی جاسوس طیارے نے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے، جس سے ۱۰ افراد شہید اور ۴ شدید زخمی ہوئے۔

۱۳ مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقے برمل میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیارے نے ۲ میزائل داغے جس سے ۱۰ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امت مسلمہ کا ازلی دشمن......ایران

اگرچہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا کہ اس وقت دنیا میں شر کی تکون جو ہر فتنے کا مرکز ہے......امریکہ، اسرائیل اور ایران ہے۔ نصرانیت، یہودیت اور شیعیت اس وقت دجالیت کے تین پہلو ہیں جو بظاہر ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ دکھائی دیتے ہیں لیکن فی الحقیقت ایک ہی ہیں۔ عالمی خبر رساں ادارے اور چینل نے پاسداران انقلاب کی آفیشل ویب سائٹ کے حوالے سے نشر کیا ہے کہ موجودہ ایرانی صدر احمدی نژاد یہودیوں کے آلوسی فرقہ کا فرد ہے اور اس کا نام سابور جیان ہے۔ اور احمدی نژاد کے یہودی خفیہ تنظیموں سے روابط ہیں۔ یہودی راہ نماؤں نے اپنے بیانات میں کہا ہے کہ ایرانی 'یہودیوں سے بالکل نفرت نہیں کرتے یہ ایک حقیقت ہے۔ فاکس نیوز کے مطابق ایرانی صدر نے پاسداران انقلاب کے لوگوں کے بارے میں بتایا کہ یہ لوگ ساحلی بندرگاہوں اور ملکی شہروں سے غیر قانونی کارروائیاں کر کے اربوں ڈالر کما رہے ہیں۔

امریکی ایران کی نورا کشتی کا بھانڈا ابھی پھوٹ چکا ہے۔ ایران اور امریکہ ایک دوسرے کے فطری اتحادی ہیں۔ عراق اور افغانستان میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قدم بقدم چلتے ہوئے ظلم وعدوان کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ فلوجہ اور بامیان میں ایرانی و امریکی خوں خوار بھیڑیوں کی سفاکیت کے وہ مناظر سامنے آئے کہ انسانیت سسک کر رہ گئی۔ حال ہی میں اٹھنے والے ایٹمی ہتھیاروں کے معاملے پر امریکہ ایران کشمکش کا حقیقی منظر نامہ یہ ہے کہ امریکہ نے ایران کو گیڈر بھبکیاں دیتے ہوئے اپنا ایک بحری بیڑہ خلیج فارس مین اس کی سمندری حدود کے قریب تعینات کر دیا اور دوسری جانب ایران نے بھی بحری مشقوں کا آغاز کرتے ہوئے آبنائے ہرمز بند کر دینے کی دھمکیاں دینے کا ڈرامہ کیا۔ لیکن عملاً کیا ہوا کہ امریکی بحری بیڑے نے ایرانی ماہی گیروں کو صومالی قزاقوں سے بچانے کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے کم از کم دو بار مچھیروں کو ریسکیو کیا۔ دوسری طرف ایرانی بحریہ نے گوادر کے قریب پاکستانی ماہی گیر پکڑ لیے اور وہ بھی اس وقت جب سلالہ چیک پوسٹ پر حملے کے بعد امریکہ' پاکستان پر ہر طرف سے دباؤ بڑھانا چاہ رہا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ایران کے بارے میں امت مسلمہ کی رہنمائی کرتا ہے کہ اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے دجال کی پیروی کریں گے۔ گویا مستقبل میں دجال کے لیے مدد ومعاون اسی ایران سے ملیں گے۔ اسی لیے امت مسلمہ کو شر کی تکون کے تیسرے کونے ایران سے اسی طرح ہوشیار وخبر دار رہنا ہو گا جس طرح اسرائیل اور امریکہ سے چوکنا رہنا لازم ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکہ سے مذاکرات معطل کر دیے گئے

اسی طرح افغانستان کے مسئلہ کے دو پہلو ہیں، ایک بیرونی اور دوسرا داخلی۔ بیرونی پہلو امریکیوں سے متعلق ہے اور داخلی پہلو افغانوں سے متعلق ہے۔ جب تک بیرونی پہلو پر پیش رفت نہیں ہو گی اور اُس کا حل تلاش نہیں کیا جائے گا......جو ظاہر ہے کہ اس کا حل قابض امریکیوں کی دسترس میں ہے......اُس وقت تک داخلی پہلو کے بارے مین بحث مباحثہ فضول، بے معنی اور وقت کا ضیاع ہے۔ اسی وجہ سے امارت اسلامیہ' کابل انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کو بے سود سمجھتی ہے۔ ہم یہ بات بھی واضح طور پر بتا دینا چاہتے ہیں کہ امارت اسلامیہ ان تمام امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ دشمن کے ناپاک منصوبوں کے مقابلے میں بہت عمدہ تیاری، بلند ہمتی، طویل المعیاد جہادی منصوبے اور اپنے مومن عوام کی وسیع حمایت رکھتی ہے۔

امارت اسلامیہ، افغانستان میں امریکی موجودگی کو پورے خطے کے لیے خطرہ سمجھتی ہے اور ایک لمحے کے لیے بھی نہ تو موجودہ شکل میں اور نہ ہی عارضی یا مستقل اڈوں کی صورت میں اسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ امارت اسلامیہ ایک بار پھر پوری دنیا خاص طور پر علاقائی ممالک سے اپیل کرتی ہے کہ پورے خطے کے استحکام اور امن کی خاطر قابض افواج کو بھگانے میں امارت اسلامیہ کی حمایت وتائید کریں۔

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

افغانستان سے نکلنے کا وقت آگیا: اوباما

امریکی صدر اوباما کا کہنا ہے کہ ''اُسے افغانستان میں قرآن جلائے جانے پر تشویش ہے، یہ واقعہ ایک اشارہ ہے کہ اب امریکی افواج کے افغانستان سے نکلنے کا وقت آگیا ہے۔ ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان میں امریکی فوج کا کوئی کردار ممکن نہیں''۔

عوام افغانستان میں جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں: کیمرون

برطانیہ کے وزیر اعظم کیمرون نے کہا ہے کہ ''برطانوی عوام افغانستان میں جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ برطانوی اور امریکی فوج سال دو ہزار چودہ کے اختتام پر افغانستان سے نکل جائے گی''۔

امریکہ افغانستان جنگ ختم کررہا ہے: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے سینیٹ کی ذیلی کمیٹی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ افغانستان میں جنگ ختم اور ذمہ داریاں افغان عوام کو سونپ رہا ہے۔

فوج واپس بلانے کی باتوں سے افغان مشن خطرے میں پڑ گیا: مکین

امریکی سینیٹر جان مکین نے کہا ہے کہ اوباما کی جانب سے فوج واپس بلانے کے منصوبے اور فوج کی تعداد تیزی سے کم کرنے کی باتوں سے طالبان کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور افغانستان میں امریکی مشن مشکلات اور خطرات کا شکار ہوگیا ہے۔ اوباما افغانستان سے فوجی انخلا کے نظام الاوقات کے بارے میں باتیں کرتا رہتا ہے جو فوجی لحاظ سے انتہائی خطرناک ہے۔

افغان جنگ ناممکن ہے۔ فوج واپس بلائی جائے۔ گنگرچ

امریکی ایوان نمائندگان کے سابق سربراہ اور موجودہ ری پبلکن صدارتی امیدوار نیوٹ گنگرچ نے افغان مشن کو ناممکن قرار دیتے ہوئے اوباما انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ افغانستان سے فوج کو جلد از جلد واپس بلایا جائے۔ گنگرچ نے کہا کہ جنوبی ایشیا کی سلامتی کے حوالے سے سوچتا ہوں تو وائٹ ہاؤس سے زیادہ مایوسی کا شکار ہوجاتا ہوں۔ اب ہمیں یہ بات برملا تسلیم کر لینی چاہیے کہ افغانستان کی جنگ لڑے جانے کے قابل نہیں، اب اس جنگ کو ختم ہی کر دینا چاہیے۔

امریکی حکمت عملی تبدیل نہیں ہوگی: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا کا کہنا ہے کہ افغانستان میں قرآن کی بے حرمتی کے بعد فوجیوں پر حملوں کے باوجود امریکی دفاعی حکمت عملی تبدیل نہیں ہوگی۔ افغانستان میں تشدد کے حالیہ واقعات اور فوجیوں پر حملوں سے امریکہ خوف زدہ نہیں ہوگا۔

تعلقات پر نظر ثانی مکمل ہونے کے بعد ڈالر دیں گے: منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر منٹر نے کہا ہے کہ کولیشن سپورٹ فنڈ سے پاکستان کو اسی صورت میں رقم ادا کی جاسکے گی جب پاکستان اور امریکہ باہمی تعلقات پر نظر ثانی پوری کرنے کے بعد تعلقات آگے بڑھانے کے لیے لائحہ عمل وضع کرلیں۔

مسائل کے باوجود متفقہ امور پر تعاون جاری ہے: جیمز میٹس

امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل میٹس نے کہا ہے کہ ''اختلافات کے باوجود امریکہ پاکستان تعلقات اہم ہیں اور مشترکہ گراؤنڈز حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوگی۔ پاکستانی فورسز کو طالبان کے خلاف مہم کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ پاکستان کو یقینی طور پر نیٹو کو پہنچنے والے مشترکہ نقصان سے زیادہ جانی نقصان کا سامنا رہا ہے''۔

ڈاکٹر شکیل آفریدی کو اکیلا نہ چھوڑا جائے: ڈانا روہرابیکر

امریکی ایوان نمائندگان کے رکن ڈانا روہرابیکر نے اوباما سے کہا ہے کہ شیخ اسامہ بن لادن ؒ کی اطلاع دینے والے ڈاکٹر شکیل آفریدی کو تنہا نہ چھوڑا جائے۔ اُس نے کہا ''پاکستان میں گرفتار ڈاکٹر شکیل آفریدی نے اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کے لیے مدد کی تھی اور اس کی خدمات کا اعتراف کیا جانا چاہیے۔ اوباما شکیل آفریدی کے تحفظ کے لیے ذاتی طور پر مداخلت کرے، وائٹ ہاؤس کو شکیل آفریدی کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے''۔

شکیل آفریدی کو حراست میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے کہا ہے کہ ''پاکستان کی جانب سے ڈاکٹر شکیل آفریدی کو حراست میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ شکیل آفریدی نے امریکہ کو ایبٹ آباد آپریشن سے پہلے اہم معلومات فراہم کی تھیں۔ اُس نے پاکستان اور امریکہ مفادات کے لیے کام کیا ہے''۔

☆☆☆☆☆

15 مارچ: صوبہ ہرات.........ضلع شینڈنڈ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........اطالوی فوج کا ایک ٹینک تباہ.........ٹینک میں سوار 7 اطالوی فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

چین نے وزیرستان میں آپریشن اور فوجی اڈہ بنانے کی اجازت مانگ لی

چین پاکستان پر وزیرستان میں اپنا فوجی اڈہ بنانے کے لیے مسلسل اور سخت دباؤ ڈال رہا ہے، تاکہ وہ وہاں موجود ترکستانی مجاہدین کے خلاف کارروائی کر سکے۔ یہ وہ مجاہدین ہیں جو چین کے زیرِ قبضہ مشرقی ترکستان کی بازیابی کے لیے چین کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔اس سے قبل پاکستان چین کو گوادر میں فوجی اڈہ بنانے کی پیش کش کر چکا ہے۔ پاکستان کی جانب سے چین کو گوادر میں بحری اڈہ تعمیر کرنے کی پیشکش کے مقابلے میں بیجنگ پاکستانی قبائلی علاقے فاٹا یا وفاق کے زیرِ انتظامی شمالی علاقوں فاٹا میں فوجی ٹھکانے بنانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے ایک آن لائن جریدے میں کیا گیا ہے۔ اخبار کے مطابق چین کی اس دلچسپی کی وجہ مشرقی ترکستان میں کام کرنے والی اسلامی تنظیم ترکستان اسلامک موومنٹ کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور اس کے خلاف آپریشن کرنا ہے۔ اخبار کے مطابق چین کا ماننا ہے کہ امریکہ کی طرح پاکستان میں چینی فوج کی موجودگی سے وہ قبائلی علاقوں میں کام کرنے والے ترکستانی مجاہدین کی مشرقی ترکستان میں کارروائیوں کو روک سکتا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان کی تمام مقتدر شخصیات نے چین کا دورہ کیا ہے جن میں سب سے پہلے حنا ربانی کھر، اس کے بعد زرداری اور پھر آئی ایس آئی کا سربراہ لیفٹیننٹ جنرل احمد شجاع پاشا بیجنگ کا دورہ کر چکے ہیں۔ چین کی جانب سے اس سلسلے میں نائب وزیرِاعظم ینگ جیان زو پاکستان آیا۔ رپورٹ کے مطابق چین کا ماننا ہے کہ پاکستانی قبائلی علاقے میں موجود ترکستان اسلامک موومنٹ کے القاعدہ سے روابط ہیں، جو انہیں تربیت کے ساتھ ساتھ فنڈز بھی فراہم کر رہی ہے۔

پاکستان میں چین کے بارے میں عمومی تاثر ایک دوست ملک کا پایا جاتا ہے اور جب بھی امریکہ یا بھارت پاکستان کو آنکھیں دکھاتے ہیں تو فوراًمدد طلب نظروں سے چین کی طرف دیکھا جاتا ہے۔یہاں تک کہ پاکستان کے مذہبی حلقے اور وہ لوگ بھی جو امریکہ مخالف طبقات کے طور پر جانے جاتے ہیں 'چین کے بارے اس کے کفر کو جانتے ہوئے بھی مثبت رائے رکھتے ہیں حالانکہ اللہ کا واضح حکم ہے کہ کفار کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔چین کے مشرقی ترکستان(صوبہ سنکیانگ) کے مسلمانوں پر مظالم اور مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ کی تفصیل کے لیے دیکھئے: 'چین ،ایک دوست ملک ؟!(مجلہ حطین ، شمارہ ۵)اورنوائے افغان جہاد مارچ ۲۰۱۱ء میں شائع ہونے والا مضمون''مشرقی ترکستان''۔

حمید گل امریکی انٹیلی جنس ایجنسی کا رکن تھا: وکی لیکس کا انکشاف

وکی لیکس کے مطابق ایک امریکی نجی انٹیلی جنس ایجنسی اسٹراٹفور نے پاکستانی آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل کو اعزازی رکنیت دے رکھی تھی۔ وکی لیکس نے ۲۷ فروری سے اس امریکی انٹیلی جنس کمپنی سے متعلق لاکھوں خفیہ ای میلز کو عام کرنا شروع کر دیا ہے۔ وکی لیکس کے مطابق یہ ای میلز جولائی ۲۰۰۴ء تا دسمبر ۲۰۱۱ء کے دورانیے کی ہیں۔ یہ انٹیلی جنس کمپنی سیاسی و عسکری امور کے ماہر امریکی شہری جورج فرائڈ مین کے زیرِ انتظام ہے اور جیو پولیٹیکل تجزیات سے متعلق خدمات فراہم کرنے کی فیس وصول کرتی ہے۔

حمید گل اور اسلم بیگ جیسے ریٹائرڈ جرنیل جو کہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بدستور آئی ایس آئی کا اثاثہ رہتے ہیں، عرصہ دراز سے پاکستان کے کفریہ نظام سے برسرپیکار مجاہدین کے خلاف اس پراپیگنڈے کو ہوا دیتے رہے ہیں کہ یہ امریکہ اور بھارت کے ایجنٹ ہیں۔ اللّٰہ کا شکر ہے کہ اس نے امریکہ کی شکست کے اسباب مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے غلام ان منافقین کے چہروں پر پڑے نقاب بھی الٹ دیے ہیں اور مجاہدین فی سبیل اللّٰہ کو ایجنٹ کہنے والے خود اپنی غلامانہ شناخت چھپانے میں بے بس نظر آتے ہیں۔

پاکستانی فوج کا اپنے زیر قبضہ ایک ہزار ایکڑ سے زائد ریلوے اراضی کو لیز پر لینے کا فیصلہ

پاکستانی فوج نے اپنے زیرِ قبضہ ایک ہزار ایکڑ سے زاید ریلوے اراضی کو لیز پر لینے کا فیصلہ کیا ہے، اس حوالے سے فوج نے وزارتِ داخلہ کو بھی مطلع کر دیا ہے اور اپنے زیرِ قبضہ زمین کو''ریگولرائز'' کروانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

پاکستانی فوج نے ریلوے کی زمین کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا ہے جو گزشتہ ۶۵ سال سے پاکستان کے ساتھ کر رہی ہے یعنی پہلے قبضہ

15 مارچ: صوبہ قندھار..................قندھا شہر..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..................انٹیلی جنس سروس کے 4 اہل کار ہلاک..........2 زخمی

اور پھرخود ہی اسے ''ریگولرائز'' کرنا۔ان شاء اللّٰہ وہ وقت قریب ہے جب ایسے تمام ناجائز قبضے واگزار ہوں گے اور اللّٰہ کی زمین پر اللّٰہ کا حکم اور اللّٰہ کے بندوں کی حکومت ہو گی۔

اسلام میں کلاشن کوف کلچر کا کوئی جواز نہیں: کور کمانڈر پشاور

کورکمانڈر پشاور لیفٹیننٹ جنرل خالد ربانی نے کہا ہے کہ'' اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے اوراس میں کلاشنکوف کلچر کا کوئی جواز نہیں''۔

دین کی ابجد سے بھی ناواقف اس احمق جرنیل نے یقیناً یہ حدیث مبارکہ نہیں پڑھی ہو گی کہ ''اسلحہ مومن کا زیور ہے'' اور یہ کہ ''میرا رزق میرے نیزے کی انی میں رکھ دیا گیا ہے''۔اگر خالد ربانی کے دین میں کلاشنکوف کلچر کی کوئی گنجائش نہیں تو اسے چاہیے کہ خود بھی اور اپنے ماتحت تمام فوجیوں سے اسلحہ گروی رکھوا کر چوڑیاں پہن لیں۔

پاکستانی فوج میں افسروں کی کمی

پاکستانی فوج میں افسروں کی کمی کے پیش نظررواں سال ریٹائر ہونے والے میجرز کورضا کارانہ طور پرایک سال کی توسیع کی پیش کش کی گئی ہے۔کیانی کی منظوری کے بعداس سال ریٹائر ہونے والے میجروں کوپیش کش کی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی ملازمت ایک سال مزید جاری رکھنا چاہتے ہیں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں،اس حوالے سے اُنہیں جی ایچ کیو کی متعلقہ برانچ کوآ گاہ کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

طاہر القادری کا گجرات فسادات بھول جانے کا مشورہ

طاہر القادری نے اپنے دورۂ بھارت کے دوران میں مسلمانوں کو گجرات فسادات بھول جانے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ'' ماضی کےفسادات کوبھول جاؤاورآ گے بڑھو''،جس پرریاست گجرات سمیت بھارت بھر کے مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا ہے۔

گجرات کے مسلمانوں کو غصہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ طاہر القادری بے چارے کا ذہنی تواز ن ٹھیک نہیں ہے ، اسی لیے یہ اکثر الٹی سیدھی حرکتیں کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامیان پاکستان بھی اس کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتے اور کافی سالوں سے اسے علاج کے کینیڈا بھجوا رکھا ہے۔

شادی سے پہلے بچے،امریکہ میں بڑھتا ہوارجحان

امریکی اخبار'نیویارک ٹائمز' نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں غیرشادی شدہ خواتین سے ہونے والے بچوں کی تعداد میں خطرناک حدتک اضافہ ہوگیا ہے۔۳۰ سال سے کم عمر امریکی عورتوں میں آدھی سے زیادہ شادی کے بغیر ہی پیدا کرتی ہیں۔رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ'' پہلے یہ ناجائز سمجھا جاتا تھالیکن اب یہ معمول کی بات ہے۔

پاکستان میں ہم جنس پرستی کے فروغ کے لیے ۲امریکی تنظیمیں سرگرم

پاکستان میں ہم جنس پرستی کے حق میں کام کرنے والی ۲امریکی تنظیمیں جی ایل ایس ای این گےلزبین اینڈ اسٹریٹ ایجوکیشن نیٹ ورک اور جی ایل آئی ایف اے اے گےلزبین ان فارن افیئر ز ایجنسیز'غیرمحسوس طریقے سے سرگرم ہوگئی ہیں،جو پاکستانی لوگوں بالخصوص نوجوان لڑکےلڑکیوں کوجنسی بے راہ روی میں مبتلا کررہی ہیں۔جی ایل ایس ای این زیادہ تیزی سے فعال ہورہی ہے اور یہ تنظیم پاکستان میں بے انتہا فنڈنگ کررہی ہے۔تنظیم اپنی ویب سائٹ کے ذریعے پاکستان میں ہم جنس پرستی کے حامیوں سے بات چیت کرتی ہے اوراگر متعلقہ افراد ان کی شرائط پر پورااترتے ہیں تو انہیں تنظیم کا رکن بنالیا جاتا ہے۔یہ تنظیم اپنے ہر رکن کو۵۰۰ سے ۲۵۰۰ ڈالر ماہانہ ادا کررہی ہے۔پاکستان میں اس وقت ۵ سے ۶ مختلف این جی اوز اس امریکی تنظیم کے لیے کام کررہی ہیں۔

جنسی زیادتی پر پاکستانی فوجیوں کو سزا

۱۳مارچ ۲۰۱۲ءکوافریقی ملک ہیٹی میں تعینات اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل دو پاکستانی فوجیوں کوجنسی زیادتی کے جرم میں ایک سال قید کی سزا سنا دی گئی۔ان دونوں فوجیوں کوامن فوج سے بھی برطرف کردیا گیا ہے۔ان پر رواں سال جنوری کے مہینے میں گونیوز کےعلاقے میں ایک چودہ سالہ لڑکے سے جنسی زیادتی کاالزام ثابت ہوا۔

فرانس میں بے روزگاروں کی تعداد۲۸ لاکھ۶۰ ہزار ہوگئی

یورپ کے'ترقی یافتہ' ملک فرانس میں بےروزگاری کی شرح ۱۲سال کی بلند ترین سطح پرپہنچ گئی۔گزشتہ ۹ ماہ سے بےروزگاری کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔اب یہ تعداد ۱۲اعشاریہ۸۶ ملین ہوگئی ہے۔

موجودہ ڈرون حملوں سے پہلے پاکستان کو آگاہ کیا گیا

سلالہ چیک پوسٹ پرحملے کے بعدڈرون حملےدوبارہ شروع کرنے سے پہلے امریکی حکام نے پاکستان کوآ گاہ کردیا تھا۔جنوری میں حملےدوبارہ شروع کرنے سے پہلے امریکی نائب صدر جو بائیڈن اوروزیرخارجہ ہیلری سمیت کئی سینئیر حکام نے اپنے پاکستانی ہم منصبوں سےاس سلسلے میں بات چیت کی تھی۔

☆☆☆☆☆

15مارچ:صوبہ پلمد..................ضلع سنگین..................بارودی سرنگ دھماکہ..................امریکی ٹینک تباہ..................4امریکی فوجی ہلاک

اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ صفا کی بستی
اہلِ غیرت اسے کہتے ہیں انا کی بستی

دن گزرتا ہے یہاں معرکہ آرائی میں
رات ڈھلتی ہے تو سجتی ہے دعا کی بستی

اہلِ ہجرت کے لیے جن کے کشادہ سینے
اہلِ نصرت کی یہ بستی ہے وفا کی بستی

اپنے مہمان کے اکرام میں واریں جاں بھی
کیوں نہ ہم اس کو کہیں جود و سخا کی بستی

گرچہ ہر سمت ہیں سفاک عدو کے لشکر
اس کا ہر گھر ہے مگر صبر و رضا کی بستی

حافظ احسان الحق

فرضیت امر بالمعروف ونہی عن المنکر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو بھی باقی فرائض کی مانند قرار دیا ہے۔ یعنی (جس طرح کسی دوسرے فرض کو یہ کہہ کر چھوڑنا جائز نہیں کہ چونکہ مجھ سے فلاں فلاں واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے، اس لیے یہ فرض میں ادا نہیں کروں گا، بالکل اسی طرح) کچھ واجبات کی ادائیگی میں کمزوری کے سبب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا بھی جائز نہیں۔

خلف وسلف کے علما اور فقہا میں کسی ایک نے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرضیت میں اختلاف نہیں کیا۔ البتہ گروہ حشویہ کے بعض لوگوں نے اور بعض جاہل اصحاب حدیث نے باغیوں سے قتال اور مسلح قوت کے ذریعے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کو غلط کہا ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر ضرورت پڑنے پر بھی ہتھیار اٹھائے جائیں تو یہ فتنہ ہوگا۔ اسی طرح یہ لوگ باغی گروہ کے خلاف قتال کو بھی فتنے سے تعبیر کرتے ہیں حالنکہ اس کی بابت یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبارک بھی سن چکے ہیں کہ فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْءَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہ'' پس بغاوت کرنے والے گروہ سے قتل کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں'، یہ آیت صراحت کے ساتھ تلوار اور دیگر ذرائع سے قتال کرنے کو واجب قرار دے رہی ہے۔

اسی طرح ان کا موقف ہے کہ حاکم اگر ظلم و جبر کرے اور لوگوں کو ناحق قتل کرے تب بھی اسے ٹوکنا درست نہیں۔ البتہ حاکم کے سوا دیگر لوگوں کو زبان اور ہاتھ سے روکا جائے گا۔ لیکن ان کے خلاف بھی یہ تلوار اٹھانے کے قائل نہیں۔

پس یہ لوگ اس امت کے حق میں اُس کے کھلے دشمنوں سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امت کو باغی گروہ کے خلاف قتال اور بادشاہوں کے ظلم و جبر پر انکار سے روک دیا ہے۔ ان کے اس باطل موقف کے نتیجے میں فساق وفجار غالب آئے، مجوس اور دیگر دشمنانِ اسلام کے تسلط کی راہ ہموار ہوئی، اسلامی سرحدات پامال ہوئیں، ظلم پھیل گیا، بستیاں برباد ہوئیں، دین دنیا لٹ گئے اور زندقہ غلو اور مذاہب ثنویہ اور خرمیہ اور مزدکیہ پروان چڑھے۔ مسلمانوں پر یہ تمام مصائب مسلط ہونے کا سبب یہی تھا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ظالم بادشاہ کو ظلم سے روکنا چھوڑ بیٹھے تھے، واللہ المستعان''۔

امام ابوبکر جصاص الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

(احکام القرآن للجصاصؒ، سورۃ آل عمران باب فرض الأمر المعروف ونہی عن المنکر ص ۳/۴۶۷-۴۶۸)